رومیوں کے نام

مقدس پولس رسُول کا خط

تفسیر

مصنف:۔ ایف۔ وین۔ میکلائیڈ

مترجم:۔ عمانوایل دیوان

Light To My Path Book Distribution..Canada

Sydney Mines. Nova Scotia. CANADA.

جُملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

چونکہ اِس کتاب کے تمام جُملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں۔اِس لئے اِس کتاب کا کوئی بھی حصہ مترجم کی تحریری اجازت کے بغیر شائع نہ کیا جائے۔

پبلشر سے پہلے تحریری منظوری کے بغیر کسی سسٹم میں محفوظ کرنا یا کسی بھی مقصد کی خاطر کہیں منتقل کرنا یا کسی برقیاتی یا مشینی طریقہ سے اِس کی عکاسی کرنا سخت منع ہے۔

مگر قارئین کرام اور خادم الدین چھوٹا اقتباس کہیں تبصرہ یا جائزہ کے طور پر استعمال کر سکتے ہیں۔

نام کتاب	رومیوں کا خط
مصنف	ایف۔ وین۔ میکلائیڈ
مترجم	عمانوایل دیوان
پرُوف ریڈنگ	مسز رضیہ عمانوایل / مس ثنا ایوب
تعداد	ایک ہزار
اشاعت اوّل۔	اگست 2019
ہدیہ کتاب۔	تین سو روپے

رابطہ۔ عمانوایل داؤد

Mathewforjesus7@gmail.com

فون# 03351470565

Whatsap #03164656552

فہرست مضامین

پیش لفظ	صفحہ نمبر
1۔ تعارف	10
2۔ نعمتوں کا دیا جانا	18
3۔ ایمان سے راستبازی	25
4۔ غضب کا مکاشفہ	32
5۔ دوسروں کی عدالت کرنا	39
6۔ کامل اِنّعام	46
7۔ دل کا ختنہ	52
8۔ یہودی ہونے کی قدر و قیمت	62
9۔ شریعت کے بغیر راستبازی	69
10۔ مردِ خدا ابرہام، داؤد اور ایمان سے نجات	77
11۔ ایمان سے۔۔۔۔۔ مردِ ایمان ابرہام	83
12۔ خدا کے جلال کی اُمید	90

13۔ جب ہم کمزور ہی تھے	96
14۔ ایک آدمی	101
15۔ کیا ہم گناہ کریں؟ (حصہ اوّل)	107
16۔ کیا ہم گناہ کریں؟(حصہ دوئم)	115
17۔ شریعت کے اعتبار سے مر گئے	120
18۔ کیا شریعت گناہ کا باعث ہے؟	123
19۔ باطن میں لڑائی	129
20۔ اب سزا کا حکم نہیں	136
21۔ روح القدس کے اختیار میں ذہن	141
22۔ اس جہان کے دُکھ	151
23۔ ان سب باتوں میں	158
24۔ حقیقی اسرائیل	167
25۔ مقدس پولس رسول کی تعلیمات پر اعتراضات	175
26۔ ایمان سے راستبازی	185

27۔ کوئی فرق نہیں	192
28۔ کیا خدا نے اپنے لوگوں کو رد کر دیا؟	198
29۔ فخر کی کوئی گنجائش ہی نہیں	202
30۔ اسرائیل کی اُمید	209
31۔ تابعدار اور تبدیل شدہ	217
32۔ ایک بدن۔ بہت سی نعمتیں	224
33۔ بدن کے ساتھ ہم آہنگ رہیں	231
34۔ اختیار والوں کے تابع رہنا	242
35۔ قرض نہیں محبت	249
36۔ بیدار ہوں	252
37۔ عدالت کرنا	257
38۔ ٹھوکریں	265
39۔ یگانگت میں قائم رہنا	273
40۔ غیر اقوام میں پولس رسول کی خدمت	283

41۔ میرے لئے دُعا کریں 291

42۔ سلام دُعا 298

پیش لفظ

رومیوں کے نام پولس رسول کا خط مسیحی زندگی کے بارے میں ایک زبردست خط ہے۔ مقدس پولس رسول ہمیں ایک روحانی سفر پر اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔ وہ ازّل سے خدا کے منصوبے سے شروع کرتے ہیں جس میں خدا نے لوگوں تک رسائی کر کے اُنہیں اپنے پاس لانے کا منصوبہ بنایا۔ مقدس پولس رسول ہمیں گناہ اور شریعت کی وادی سے گزارتے ہوئے راستبازی کے پہاڑ پر لا کھڑا کرتے ہیں جو ایمان سے ملتی ہے۔ مقدس پولس رسول واضح طور پر بیان کرتے ہیں کہ جب ہم گناہ اور شریعت کے ماتحت تھے تو ہم کس قدر مایوس اور نااُمید تھے۔ وہ نجات کے الٰہی منصوبے کی طرف ہماری رہنمائی کرتے ہیں جس کی جڑیں یہودیت میں ہیں اور یہ دُنیا کی انتہاہ تک پھیلی ہوئی ہے۔

مقدس پولس رسول یہاں تک ہی نہیں ٹھہرتے بلکہ وہ مسیح میں نئی زندگی کا شخصی تجربہ بھی بیان کرتے ہیں۔ ہمیں یہاں پر یہ تعلیم بھی دی گئی ہے کہ ہم نے کس طرح گناہ آلودہ جسم اور روح کے کاموں کے درمیان فرق کرنا ہے۔ مقدس پولس رسول ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ مسیح میں زندگی بسر کرنے سے آپ کو اس دُنیا میں دُکھوں کا سامنا بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن پھر مقدس پولس رسول مسیح کے وسیلہ سے معافی اور اُس کی حضوری میں ابدی اُمید کی طرف بھی ہمیں لے جاتے ہیں۔

کتاب کے آخری حصہ میں، پولس رسول ہمیں نصیحت کرتے ہیں کہ خدا کے خادم ہوتے ہوئے ہم پورے طور پر اپنے آپ کو اُس کے تابع کر دیں۔ وہ ہمیں یہ انتباہ بھی کرتے ہیں کہ ہم

مسیحی زندگی کے اِس سفر پر اکیلے ہی نکل کھڑے نہ ہوں بلکہ ہمیں اِس راہ پر گامزن بہت سے مسافر ملیں گے جو طرح طرح کی لیاقتوں اور خوبیوں سے نوازے گئے ہیں۔ وہ ہمیں نصیحت کرتے ہیں کہ ہم اُن ہمسفروں کے ساتھ مل جُل کر زندگی بسر کریں۔ پولس رسول ہمیں باہم مل کر سفر کرنے کے فوائد ہی نہیں بتاتے بلکہ وہ ہمیں یہ تعلیم بھی دیتے ہیں کہ کس طرح گناہ بھری دُنیا میں ہم دوسرے ایمانداروں اور خادموں کے ساتھ مل جل کر اس سفر میں آگے بڑھ سکتے ہیں۔ پولس رسول اس خط میں مسیحی زندگی کے نشیب و فراز، دُکھوں اور برکات کو بڑی خوبصورتی سے بیان کرتے ہیں۔ اس خط میں ہمیں مسیح کے ساتھ چلتے ہوئے ترقی کی منازل طے کرنے کے لئے بنیادی اصول بھی سیکھنے کو ملتے ہیں۔ زیرِ نظر کتاب کوئی ایسی کتاب نہیں کہ آپ بس جلدی جلدی اس کتاب کو پڑھ لیں۔ بلکہ پولس رسول کی تعلیمات پر غور و خوص کریں۔ ہر باب کے شروع میں دیئے گئے حوالہ جات کا بغور مطالعہ کرنا ہر گز نہ بھولیں۔ جو کچھ سیکھیں اِس کے لئے دُعا بھی کریں کہ وہ تعلیم آپ کے کردار اور روّیوں اور ایمان کا حصہ بن جائے۔ روح القدس سے کہیں کہ وہ تفسیر کی اس کتاب کو استعمال کرتے ہوئے آپ کو اور زیادہ مسیح کی قُربت اور رفاقت میں لے آئے۔ اِس خط کی تفسیر لکھنے والے اور بھی مصنفین ہیں جو بلاشبہ مجھ سے زیادہ پڑھے لکھے اور ماہرِ علم الہیات ہیں۔ تو بھی میں نے ایک عاجزانہ کاوّش کرتے ہوئے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ قارئین کرام اپنے نجات دہندہ کے اور قریب آ جائیں۔ بے شک پولس رسول کی بھی یہی آرزو تھی۔ میری دُعا ہے کہ جب آپ رومیوں کے نام پولس رسول کے اِس خط کی تفسیر کو پڑھتے ہیں تو خداوند آپ کو برکت دے!

مصنف۔ ایف۔ وین۔ میکلائیڈ

باب 1

تعارف

رومیوں 1:1-7

بنیادی طور پر مقدس پولس رسول نے یہ خط روم میں موجود کلیسیا کو لکھا تھا۔ یہاں پر یقینی طور پر کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ روم میں مسیح پر ایمان کی تعلیم کب اور کیسے پہنچی۔ لیکن جب مقدس پولس رسول نے ان ایمانداروں اور اس علاقہ میں رُوح القدس کے کام کے تعلق سے سنا تو اُس نے اُنہیں خط لکھنے کا فیصلہ کیا۔ مقدس پولس رسول کا مقصد اُنہیں مسیحی ایمان کے تعلق سے بنیادی رہنمائی اور تعلیم دینا تھی۔ تاکہ خداوند کے ساتھ چلنے میں اُنہیں درپیش مشکلات دشواریوں اور مشکلات سے نبرد آزما ہونے کے لئے فہم وادراک حاصل ہو۔

غور کریں کہ کس طرح مقدس پولس رسول اپنا تعارف قارئین کو کراتے ہیں۔ ابتدائی آیات میں وہ اپنے تعلق سے تین چیزیں بیان کرتا ہے۔ سب سے پہلے وہ اپنے آپ کو مسیح یسوع کا بندہ کہتا ہے۔

انگریزی بائبل" نیو امیرکن سٹنڈرڈ ورژن خادم کے لئے لفظ" بندہ یا غلام" استعمال کرتی ہے۔ اسی طرح اس متن کو یونانی زبان میں بھی دیکھیں تو آپ کو لفظ" غلام" دیکھنے کو ملے گا۔ یہاں پر یہی خیال ذہن میں آتا ہے کہ پولس رسول اپنی زندگی کو اب اپنی ملکیت نہیں سمجھتا۔

اَب یہ زندگی خداوند اپنے خدا کے مقصد کے لئے مخصوص ہو چکی ہے۔ مسیح نے اُسے خرید لیا تھا اور اب وہ اپنا نہیں تھا۔ اُس کا دل اور اُس کی زندگی اب خداوند کے ہاتھوں میں تھی تاکہ وہ جیسا بھی چاہے اُسے اپنے مقصد اور منصوبے کے لئے استعمال کرے۔ اب پولس رسول اپنے آپ کو اُسی نظر سے دیکھتا تھا۔ اُس کی ساری پہچان خداوند یسوع کے مقصد اور منصوبے سے ہی تھی۔

دوسری بات۔ غور کریں کہ کس طرح سے مقدس پولس رسول اپنی زندگی کے لئے خدا کے مقصد کو بیان کرتا ہے۔ خدا نے اپنے فضل سے اسے اپنا رسول ہونے کے لئے بلایا تھا۔ بطور ایک رسول، اُس کی زندگی کے لئے خدا کا یہی منصوبہ تھا کہ وہ کلیسیائیں قائم کرکے اُن کی بنیاد ٹھوس سچائی پر قائم کرے۔ ایسا کرنے کے لئے ضروری تھا کہ پولس رسول رُوح القدس سے معمور ہوتا اور اُس کی زندگی میں روح القدس کی نعمتیں کام کرتیں۔ خدا نے پولس رسول کو روح کی قوت اور قدرت سے بھرپور کرکے کلیسیائیں قائم کرنے کے لئے استعمال کیا۔ مقدس پولس رسول نے اپنی زندگی کے لئے خدا کے مقصد کو قبول کرلیا تھا۔ صرف یہی نہیں اُس نے اپنے آپ کو خدا کے مقصد کے لئے پورے طور پر وقف بھی کردیا تھا۔

آخری بات۔ پولس رسول اپنے قارئین کو بتاتے ہیں کہ وہ خدا کی انجیل کے لئے دُنیا سے الگ کرلیا گیا ہے۔ انجیل سے مراد یسوع مسیح اور اس کے صلیبی کام کے تعلق سے خوشخبری ہے۔ مقدس پولس رسول کے پیغام اور خدمت کا یہی مرکزی نکتہ ہے۔ اس کا پیغام خداوند یسوع مسیح کے تعلق سے ہے۔ اُس کی خدمت بھی لوگوں کو یسوع کے پاس لانا ہی تھی۔

6-2 آیات میں، مقدس پولس رسول بیان کرتے ہیں کہ جس خوشخبری کی وہ منادی کرتا ہے، وہ اصل میں ہے کیا۔ آئیں غور کریں کہ مقدس پولس رسول ان آیات میں خوشخبری کے تعلق سے کیا بیان کرتے ہیں۔

پہلی بات۔ خوشخبری کا پہلے سے وعدہ کیا گیا تھا۔ (2) پرانے عہد نامہ کا بنیادی مقصد ہم پر یہی واضح کرنا تھا کہ ہمیں ایک نجات دہندہ کی کس قدر ضرورت ہے۔ پرانا عہد نامہ بیان کرتا ہے کس طرح بنی نوع انسان خدا کے ساتھ ہم آہنگ زندگی بسر کرنے سے قاصر رہے۔ آدم اور حوا گناہ میں گر گئے اور یوں گناہ تمام بنی نوع انسان میں پھیل گیا۔ خدا نے موسیٰ کی معرفت شریعت عطا کی۔ لیکن خدا کے لوگ اُس کی پابندی کرنے میں ناکام ہوئے۔ خدا نے قاضی اور بادشاہ اپنے لوگوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے بھیجے۔ لیکن اُنہوں نے باغیانہ روّش اختیار کی اور درُست راہ سے بھٹک گئے۔ خدا کے نبیوں نے اُنہیں نافرمانی کے نتائج سے بھی آگاہ کیا۔ لیکن بنی اسرائیل نے اُن کی بات پر کان نہ لگایا۔

خدا کے لوگ خدا کے معیار پر پورا اُترنے سے قاصر رہے۔ خواہ اُنہوں نے کتنی بھی کوشش کی لیکن وہ گناہ آلودہ فطرت پر غلبہ پانے میں ناکام رہے۔ وہ پاک خدا سے الگ ہو گئے۔ پرانا عہد نامہ ایسے وعدوں سے بھرا ہوا ہے جس میں خدا نے ایسا نجات دہندہ مہیا کرنے کا قصد کیا جو اُس کے لوگوں کو آزاد کر کے اُن کا خدا کے ساتھ درُست رشتہ قائم کرے گا۔ پرانے عہد نامہ میں خدا کے لوگوں کی توجہ ایک نجات دہندہ پر مرکوز کی گئی ہے جس نے آکر ہمیں گناہ اور اُس کے بھیانک اور ہولناک نتائج سے آزاد کرنا تھا۔ انجیل (، خوشخبری) کوئی نئی بات نہیں ہے۔ جس

انجیل کی پولس رسول نے منادی کی وہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ یہ خوشخبری جو مسیح یسوع میں ظاہر ہوئی ہے اس کو پرانے عہد نامہ میں بہت مدت پہلے ظاہر کر دیا گیا تھا۔

انجیل کے پیغام کا آغاز اس سچائی کے ساتھ ہوتا ہے کہ یسوع خدا کا بیٹا ہے۔ انجیل کے فہم و ادراک کے لئے اس بات کو سمجھنا انتہائی ضروری ہے۔ چونکہ یسوع خدا کا بیٹا تھا اس لئے وہ گناہ سے مبرّہ تھا۔ کیونکہ ایک کامل قربانی ہی ہمارے گناہوں کے لئے کفارہ ہو سکتی تھی تا کہ ہم اپنے گناہوں سے ابدی خلاصی پائیں۔ خدا نے اپنے بیٹے یسوع کو ہمارے گناہوں کے کفارہ کے لئے دے دیا۔ اس حقیقت کو بھی واضح کرتی ہے کہ خدا ہم سے کس قدر محبت رکھتا ہے۔ اُس نے اپنے بیٹے کو ہی قربان کرنے سے گریز نہ کیا تا کہ ہم بحال ہو کر خدا کے ساتھ اپنا تعلق اور رشتہ درُست کر سکیں۔

مقدس پولس رسول مزید بیان کرتا ہے کہ یسوع نے انسانی جامہ پہنا اور داؤد کی نسل سے اس دُنیا میں آیا۔ اُس نے آسمانی جلال کو چھوڑ کر خادم کی صورت اختیار کی۔ انسان ہوتے ہوئے ہر طرح سے اُس نے انسانی کمزوریوں کا تجربہ کیا۔ وہ انسان بن کر اِس دُنیا میں رہا اور ایک ایسی زندگی کا نمونہ پیش کیا جس کا تقاضا خدا ہم سب سے کرتا ہے۔

مقدس پولس رسول یہ بھی بیان کرتا ہے کہ اس نے روح القدس کی قوت اور قدرت سے معمور زندگی بسر کی۔ اگرچہ آدمیوں نے اُسے مصلوب کیا اور ظلم و ستم سہتے ہوئے وہ صلیب پر مر گیا۔ تو بھی مردوں میں سے زندہ ہو کر اُس نے ثابت کر دیا کہ وہ خدا کا بیٹا ہے۔ اُس کے مردوں میں زندہ ہو جانے سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ خدا نے ہمارے لئے اُس کی قربانی کو قبول کر لیا ہے۔ اُس نے زندہ ہو کر موت پر فتح پائی۔ یسوع نے موت پر فتح پائی اور اسے نیست کر

دیا۔ اُس نے موت کے زور کو برباد کر دیا۔ ہمارے گناہوں کا کفارہ دے کر وہ فاتح اور غالب کی حیثیت سے باپ کے پاس واپس چلا گیا۔

انجیل کا خوبصورت پیغام جو ہم دوسروں کو پیش کر سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ ہم مسیح میں گناہ پر غلبہ اور فتح پا سکتے ہیں۔ پولس رسول کو انجیل کا خادم بھی کہا گیا ہے۔ تاکہ وہ گناہ کی تاریکی میں سے دُنیا کے لوگوں کو ایمان کی روشنی میں بلا سکے تاکہ لوگ یسوع کے صلیب پر کئے گئے کام کے وسیلہ سے گناہ پر غالب آ کر فاتح زندگی بسر کر سکیں۔

چونکہ یسوع نے گناہ پر فتح پائی ہے۔ ہم بھی غالب زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ اب گناہ کا ہم پر اختیار نہیں کہ ہمیں پاک خدا سے جدا کر سکے۔ ہم اپنے جانی دشمن ابلیس پر مکمل فتح حاصل کر سکتے ہیں۔ خداوند یسوع مسیح میں اُمید اور زندگی پائی جاتی ہے۔

6 آیت پر غور کریں کہ جن لوگوں کو پولس رسول نے یہ خط لکھا وہ بلائے گئے تھے اور اب وہ مسیح یسوع کے ہو چکے تھے۔ پولس رسول کی طرح وہ بھی ظالم دشمن کی گرفت سے رہائی پا چکے تھے۔ اب اُن کا ایک نیا مالک اور بادشاہ تھا۔ اب وہ بھی مسیح کے خادم بن چکے تھے۔

مقدس پولس رسول نے روم کے مقدسین کو یہ خط لکھا تھا۔ اس نے 7 آیت میں اُن مقدسین سے بہت سے باتیں کہیں۔ اُس نے اُنہیں بتایا کہ خدا اُن سے محبت رکھتا ہے۔ خط کے آغاز کا یہ کس قدر حوصلہ افزا طریقہ ہے۔ کائنات کے خالق اور مالک نے روم کے ایمانداروں کے لئے اپنے بیٹے کو بھیجا کہ وہ اُن کے لئے قربان ہو تاکہ وہ گناہ کے نتائج سے آزاد ہو کر اُس کے حضور ابدی زندگی حاصل کریں۔

دوسری بات۔ پولس رسول نے روم کی کلیسیا کو بتایا کہ وہ مقدس ہونے کے لئے بلائے گئے ہیں۔ایک مقدس وہ شخص ہوتا ہے جس نے اپنے آپ کو خداوند اور اُس کی خدمت کے لئے الگ اور مخصوص کر دیا ہوتا ہے۔ روم کے مقدسین کے نہ صرف گناہ معاف ہو گئے تھے بلکہ وہ خدا کی بادشاہی میں ایک خاص مقصد کے تحت دُنیا سے الگ بھی کر لئے گئے تھے۔

مقدس پولس رسول روم کی کلیسیا کے نام اپنے خط کے تعارفی حصہ کو ان الفاظ کے ساتھ اختتام پذیر کرتا ہے۔اُس نے روم کے مقدسین کے لئے خدا کے فضل کو مانگا۔(فضل سے مراد ایسی مہربانی ہے جس کے ہم مستحق بھی نہیں ہوتے۔) وہ خدا کے فضل ہی سے آسمان کی بادشاہی کا حصہ بن کے خدا کے فرزند ٹھہرے تھے۔ پولس رسول کے دل کی یہی لالسا تھی کہ وہ خدا کے فضل میں بڑھتے ہوئے خداوند کے ساتھ وفاداری سے چلتے رہیں۔

خداوند یسوع مسیح کے کام کے سبب سے، روم کے مقدسین اپنے دلوں میں خدا کے گہرے اطمینان کو محسوس کرتے تھے۔ پولس رسول یہی تو چاہتا تھا کہ وہ گناہ پر غالب اور فاتح زندگی بسر کرتے ہوئے خدا کے اطمینان میں زندگی بسر کرنا جاری رکھیں۔

گناہوں کی معافی کے شخصی تجربہ سے جو بیان سے باہر اطمینان ملتا ہے۔ کیا آپ نے اس کا تجربہ کیا ہے؟ کیا آپ بھی روم کے مقدسین کے طرح خدا کے ارادے اور مقصد کے لئے اس دُنیا سے الگ کر لئے گئے ہیں؟ کیا آپ اس فتح میں ہر روز زندگی بسر کرتے ہیں جو خداوند یسوع ہمیں دینے کے لئے اس دُنیا میں آئے تھے۔ خدا کرے ہم جو گناہ سے چُھڑا لئے گئے ہیں ہم اپنے نئے مالک اور بادشاہ کے لئے وفادار اور جانثار زندگی بسر کرنے والے بنیں۔

چند غور طلب باتیں

☆۔مقدس پولس رسول اس حوالہ میں خداوند کے خادم ہونے کی بات کرتے ہیں۔کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ آپ واقعی مسیح کے خادم ہیں؟ کیا کوئی ایسی چیز یا زندگی کا کوئی ایسا پہلو ہے جسے ابھی تک خداوند کے تابع کرنے کی ضرورت ہے؟

☆۔آپ کو اس حقیقت سے کیا تسلی اور اطمینان ملتا ہے کہ یسوع خدا کا بیٹا ہونے کے باوجود آپ کی طرح انسان بن گیا؟

☆۔یسوع نے جو کچھ آپ کے لئے صلیب پر سرانجام دیا ہے، کیا آپ نے اُسے قبول کر لیا ہے؟اس سے آپ کی زندگی میں کیا فرق پڑا ہے؟

☆۔پولس رسول کو اپنی بلاہٹ کی بڑی واضح سمجھ بوجھ تھی۔آپ کی زندگی میں خدا کی کیسی بلاہٹ پائی جاتی ہے؟

☆۔مقدس پولس رسول اس حوالہ میں انجیل کے پیغام کے کون سی بنیادی باتوں کو بیان کرتا ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔از سرِ نو اپنی زندگی کو خداوند کے تابع کرتے ہوئے یہ دُعا کریں کہ وہ آپ کی زندگی کا کوئی ایسا حصہ آپ پر ظاہر کرے جسے ابھی بھی پورے طور پر اس کے تابع کرنے کی ضرورت ہے؟

☆۔اس بات کے لئے خداوند کی شکر گزاری کریں کہ وہ خدا کا بیٹا ہوتے ہوئے اس دُنیا میں آپ کی زندگی پر گناہ کے زور اور بندھن توڑنے کے لئے آ گیا۔

☆۔خدا سے کہیں کہ وہ آپ کی زندگی پر اپنی بلاہٹ کو بالکل واضح کرے۔

☆۔خداوند سے ایسے مواقع مانگیں جس میں آپ دُوسروں کو انجیل کا پیغام سنا سکیں۔

باب 2

نعمتوں کا دیا جانا

رومیوں 1:8-12

روم کی کلیسیا کو اپنا تعارف کروانے اور بلاہٹ کے مفہوم کو بیان کرنے کے بعد مقدس پولس اب خدا کی شکر گزاری میں وقت صرف کرتے ہوئے اپنی اس تمنا کو ظاہر کرتا ہے کہ وہ روم کے ایمانداروں کے پاس رفاقت کے لئے جا سکے۔ 8 آیت پر غور کریں کہ پولس رسول نے روم کے ایمانداروں کے تعلق سے کیا کہا۔

وہ خدا کی شکر گزاری کرتا ہے کہ مسیح یسوع پر ان کے ایمان کا چرچا پوری دُنیا میں ہو رہا ہے۔ اس بات سے ان ایمانداروں کے تعلق سے بڑی اہم بات سامنے آتی ہے۔ ان کا یسوع مسیح پر ایمان لاجواب اور لازوال تھا۔ اُن کے ایمان کو اب پوری دُنیا جانتی تھی۔ لوگ اُن کے ایمان سے اس قدر متاثر ہوئے کہ وہ ایک دوسرے سے اُن کے ایمان کا چرچا کرنے لگے تھے۔ یہ کس قدر زبردست اور حیرت انگیز گواہی ہے۔

ہمارے لئے اس بات کو سمجھنا بہت اہم ہے کہ یہ کلیسیا ایک ایسی جگہ پر قائم تھی جو اس زمانے میں مسیحیت کے مخالفین کی آبادی تھی۔ اس دَور میں ایسی جگہ پر مسیح کا پیروکار ہونا خطرے سے خالی نہیں تھا۔ یقیناً یہ اس دَور میں اُن کا زندہ اور سرگرم ایمان ہی تھا جس نے اُنہیں

دوسروں سے منفرد بنا رکھا تھا۔ مقدس پولس رسول ان کے ایمان کے باعث اُن کی تعریف کرتا ہے۔

مقدس پولس رسول روم کے ایمانداروں کو یاد دلاتا ہے کہ وہ اُن کے لئے دُعا گو ہے۔

(9آیت) اُس نے اُنہیں یاد کرایا کہ وہ اُن کے لئے مسلسل دُعا کر رہا ہے۔ یہ بات ان لوگوں کے لئے کس قدر حوصلہ افزا ثابت ہوئی ہوگی جو کبھی پولس رسول سے ملے بھی نہیں تھے۔

مقدس پولس رسول کی یہ دُعا اور تمنا تھی کہ خدا اُس کے لئے روم جانے کا دروازہ کھولے۔

(10) یہ بات قابلِ غور ہے کہ اگرچہ ان ایمانداروں کے پاس جانا اُس کی تمنا تھی تو بھی اُس نے اس خواہش اور تمنا کو بھی خدا کے ہاتھوں میں دے دیا۔ وہ" خدا کی مرضی اور ارادہ " کے تحت اُن کے پاس جانا چاہتا تھا۔ وہ خدا کے ٹھہرائے ہوئے وقت اور مقصد کے تحت اُن کے پاس جانا چاہتا تھا اور وہ بھی خدا کی اجازت کے تحت نہ کہ اپنی مرضی کے مطابق۔ مقدس پولس رسول نے اپنی مرضی کو خدا کے بڑے مقصد اور ارادے کے تابع کر دیا تھا۔ اُس نے زبردستی کسی دروازے کو کھولنے کی کوشش نہ کی بلکہ اپنے دل کی آرزو کے لئے خدا سے دُعا کی۔

11ویں آیت پر غور کریں کہ پولس رسول کیوں کر روم کے مقدسین کے پاس جانا چاہتا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ وہ اُنہیں کوئی روحانی نعمت دے تاکہ وہ مزید مضبوط بنتے چلے جائیں۔

ہم پہلے ہی یہ دیکھ چکے ہیں کہ روم شہر اپنے ایمان کی وجہ سے جانا اور پہچانا جاتا تھا۔ دُنیا بھر سے لوگ اُن کے ایمان کا تذکرہ کر رہے تھے۔ تاہم پولس رسول نے غور کیا تو اس نے یہی سمجھا کہ

ابھی انہیں مزید ترقی کرنے، نشو نما پانے اور آگے بڑھنے کی ضرورت ہے۔اُس کی یہی خواہش تھی وہ ایماندار مزید اور درجہ بدرجہ اپنے ایمان میں ترقی کرتے جائیں۔ یہاں پر لفظ" نعمت " کے لئے یونانی لفظ" کرزمہ " استعمال ہوا ہے۔ عہدِ جدید میں یہ لفظ روح کی نعمتوں کے لئے استعمال ہوا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ پولس رسول چاہتا تھا کہ روم کے ایماندار ایسی تمام روحانی نعمتوں سے معمور ہو جائیں جو اُن کے ایمان میں ثابت قدم رہنے کے لئے ضروری تھیں، صرف یہی نہیں بلکہ وہ یہ بھی چاہتا تھا کہ قوت اور قدرت سے معمور ہو کر خدمت کے کام کو جاری رکھیں۔ وہ اُن کی وفاداری کو دیکھ کر خوش اور شادمان تھا۔ لیکن اُس نے خدا کے حضور فریاد کی کہ وہ اُس کی مرضی کے مطابق ڈھل اور بن جائیں۔ خدا کے ساتھ چلنے کے لئے ان دو پہلوؤں کو سمجھنا ہمارے لئے کس قدر ضروری ہے۔ بہت سے ایسے لوگ ہیں جو انجیل کی سچائی کے تعلق سے بڑے وفادار ہیں لیکن اپنی خدمت کے لئے اُنہیں قوت اور قدرت کا بہت کم تجربہ ہوتا ہے۔ کچھ ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو بظاہر ایسے دکھائی دیتے ہیں جیسے بڑی قوت اور قدرت سے معمور ہیں لیکن وہ لوگ آزمائش میں گر جاتے ہیں۔ خدا کی یہ خواہش ہے کہ ہم صرف وفادار ہی نہیں بلکہ پھل دار بھی ہوں۔

مقدس پولس رسول روم میں ایمانداروں کے ترقی اور نشو و نما پر خدا کا شکر گزار تھا۔اُس نے اس حقیقت کے لئے خدا کی شکر گزاری کی کہ اُن کے ایمان کا دُنیا بھر میں چرچا ہو رہا ہے۔ لیکن وہ اس بات پر مطمئن نہیں تھا کہ وہ جس مقام پر ہیں وہ اُنہیں وہیں پر چھوڑ دے۔ وہ چاہتا تھا کہ وہ اپنے ایمان میں ترقی کر کے اور کلام کے گہرے فہم وادراک کو حاصل کر کے پختہ اور مضبوط

ایماندار بن جائیں۔ مقدس پولس رسول نے روم کے ایمانداروں کو اُبھارا کہ وہ خداوند، اور اُس کی قدرت کو اور بھی گہرے طور پر جانیں۔

یہ بات بھی دلچسپی کی حامل ہے کہ مقدس پولس رسول نے شخصی طور پر بھی ان ایمانداروں سے ملنے کی ضرورت کو پہچانا تاکہ وہ اُنہیں روحانی نعمت دے سکے۔ اس کی چند ایک وجوہات ہیں۔ پہلی وجہ۔ پولس رسول نے بعد ازاں جب تیمتھیس کو خط لکھا تو اُسے یاد کرایا کہ وہ اُس نعمت کو چمکا دے جو اُسے ہاتھ رکھنے کے وسیلہ سے ملی تھی۔ (2 تیمتھیس 1:6)

نئے عہد نامہ کے متن میں، ایماندار اس بات کو سمجھ گئے تھے کہ جب روحانی قائد اُن پر ہاتھ رکھتے ہیں تو پھر ایک روحانی کام واقع ہوتا ہے۔ جب خداوند یسوع نے بیماروں پر اپنے ہاتھ رکھے تو وہ شفا پا گئے۔ جب رسُولوں نے عام لوگوں پر ہاتھ رکھے تو وہ آزاد ہو گئے اور اُنہیں بڑے زبردست طریقہ سے قوت اور قدرت کا تجربہ ہوا۔ اس تعلق سے کوئی جادوئی کمال نہیں ہے۔ اور یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ شفا دینے اور قدرت سے معمور کرنے کا یہی ایک واحد طریقہ کار تھا۔ پولس رسول کے نزدیک ہاتھ رکھنے کا یہ طریقہ محض ایک رسم یا کوئی دستور نہیں تھا۔ بلکہ ایسا کرنے سے یہ توقع کی جاتی تھی کہ خدا اس طریقہ سے کام کرے گا۔ جب ایماندار ایک دوسرے پر ہاتھ رکھتے تھے تو لوگوں کو قوت ملتی تھی۔ شفا ظاہر ہوتی اور بندھن اور جوئے ٹوٹتے تھے۔

ایمانداروں کو روحانی نعمت دینے کے علاوہ بھی روم کی کلیسیا کو ملنے کی ایک وجہ تھی۔ پولس رسول کی یہ خواہش تھی کہ ایمان کی سچائی کی گہرائیوں کے تعلق سے وہ اُنہیں مزید ہدایت اور رہنمائی دے سکے۔ وہ چاہتا تھا کہ اُن کے سوالات کے جوابات دے۔ اُن کی ضروریات کے

لئے خاص اور واضح دُعا کرے تاکہ خدا کی نعمت و برکات میں حائل رکاوٹیں ٹوٹ جائیں اور وہ خداوند میں مضبوط اور پختہ ہوتے چلے جائیں۔

پولس رسول صرف اُن کے لئے محض دُعا نہیں کرنا چاہتا تھا بلکہ وہ چاہتا کہ روم کی کلیسیا کو ہدایت اور رہنمائی بھی دے سکے۔ وہ چاہتا تھا کہ باہمی طور پر وہ اپنے ایمان کو ایک دوسرے کے ساتھ بیان کریں۔ وہ چاہتا تھا کہ باہم مل کر وہ ترقی کرتے اور بڑھتے چلے جائیں۔ یہ اس قدر ضروری تھا کہ پولس رسول نے روم کی کلیسیا کے لئے دُعا کی۔ اور یہ دُعائیں اُن کے ساتھ مل کر ہی کی جاسکتی تھیں۔ وہ شخصی طور پر اُن میں سے ہر ایک کے لئے ہاتھ رکھ کر دُعا کرنا چاہتا تھا۔ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ جب کلیسیا نے اُن نعمتوں میں ترقی کی تو بہت سے سوالات بھی پیدا ہوئے ہوں گے۔ ہمارے دَور میں تو بہت سے ایسے مبشر حضرات دکھائی دیتے ہیں جو کئی ایک چیزیں اور کام اپنے مفاد کے لئے کرتے ہیں۔ لیکن مقدس پولس رسول کا کوئی ایسا مقصد اور منشا نہیں تھا۔ وہ ایسے لوگوں کے ہاں جانا اور اُن کی ہدایت اور رہنمائی کرنا چاہتا تھا جن کے دلوں کو خدا نے اس کی خدمت کے وسیلہ سے چُھوا تھا۔

چند غور طلب باتیں

☆۔روم کے ایماندار اپنے ایمان کے باعث جانے اور پہچانے جاتے تھے۔آپ کس حد تک اپنے ایمان اور خدا کے ساتھ ساتھ چلنے کے باعث جانے اور پہچانے جاتے ہیں؟

☆۔اس حوالہ میں ہم وفاداری اور خدمت میں قوت اور قدرت کی اہمیت کے بارے میں کیا سیکھتے ہیں؟ یہ دونوں چیزیں کس طرح ایک دوسرے سے مختلف ہیں؟

☆۔چند لمحات کے لئے وفاداری اور قوت اور قدرت سے معمور ہونے کے بارے سوچیں۔کیا آپ کی زندگی میں ان دونوں میں سے کسی ایک کی کمی پائی جاتی ہے؟

☆۔خدا نے آپ کو خدمت کے لئے کون سی روحانی نعمت عطا کی ہوئی ہے؟آپ اس نعمت کا استعمال کس طرح سے کرتے چلے آئے ہیں؟

☆۔آپ روحانی طور پر جس مقام اور معیار پر ہیں کیا آپ اس سے مطمئن ہیں؟ کیا پولس رسول روم کے ایمانداروں کے تعلق سے مطمئن تھا کہ وہ جس مقام پر ہیں وہ ٹھیک ہیں؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔خدا سے دُعا کریں کہ وہ آپ پر اس روحانی نعمت کو ظاہر کرے جو اُس نے آپ کو دے رکھی ہے۔ خدا سے دُعا کریں کہ وہ آپ کو صرف وفادار ہی نہیں بلکہ آپ کو پھل دار بھی بنائے۔

آپ جہاں کہیں رہائش پذیر ہیں وہاں کے لوگوں کو خوشخبری کا پیغام سنانے کے لئے خدا سے دلیری مانگیں۔

باب 3

ایمان سے راستبازی

رومیوں 1:-13-17

مقدس پولس رسول کی یہ آرزُو تھی کہ وہ روم کے ایمانداروں سے ملے۔ 13 آیت میں وہ اُنہیں بتاتا ہے کہ کاوشوں کے باوجود وہ اُن سے ملنے سے قاصر رہا۔ کوئی نہ کوئی رکاوٹ آڑے آتی رہی۔ تاہم اُس نے اُمید کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا تھا۔ وہ دُعا کر رہا تھا کہ خدا بالآخر اُس کے لئے موقع مہیا کرے کہ وہ روم جاسکے۔(10)

مقدس پولوس رسول منصوبے بنا رہا تھا لیکن خدا اُن منصوبوں کو ناکام کر رہا تھا تاکہ وہ ابھی روم نہ جاسکے۔

اس کے باوجود پولس رسول دُعا کرتا رہا تاکہ خدا اس کے روم جانے کے لئے دروازے کھولے۔ اس کے دل کی گہرائیوں میں یہ آرزُو تھی کہ وہ روم کے ایمانداروں سے جا کر ملے۔ بلا شبہ یہ خواہش خداوند نے ہی اس کے دل میں پیدا کی تھی۔ صورتحال بالکل موسیٰ جیسی ہے۔ جو کہ اس وقت 40 برس کا تھا اور اپنے لوگوں کو مصر کی غلامی سے رہائی دلانا چاہتا تھا۔ اس کے باوجود، خدا اسے مدیان کے بیابان میں لے گیا۔ جب مردِ خدا موسیٰ کی عمر 80 برس کی ہو گئی تو پھر خدا نے اُس کے لئے ممکن کیا کہ وہ اپنے دل کی تمنا کو پورا کر سکے۔

مقدس پولس رسول کبھی بھی اپنے منصوبوں کی ناکامی پر بُڑ بُڑایا نہیں۔ صرف یہی نہیں اس نے دُعا کرنا ترک نہیں کیا۔ وہ مسلسل اپنی درخواست خداوند کے پاس لاتا رہا۔

اگرچہ یہ انتہائی اہم ہے کہ ہم منصوبہ سازی کریں۔ لیکن بہت ہی ضروری ہے کہ ہمارے تمام منصوبے خداوند کے ہاتھوں میں دے دئے جائیں۔ تاکہ اس کے ٹھہرائے ہوئے وقت پر اور اس کی مرضی اور منشا سے سب کچھ پایہ تکمیل کو پہنچے۔ ہمارا وقت خدا کا وقت نہیں ہوتا۔ اس وقت بُڑ بُڑاہٹ کا شکار ہو جانا کس قدر آسان ہوتا ہے جب نظر آرہا ہو کہ خداوند کو اس وقت ہمارے منصوبوں کی تکمیل کی اجازت دینی چاہیئے لیکن وہ ایسا نہیں کر رہا۔ مقدس پولس رسول نے اپنے منصوبے خدا کے تابع کر دیئے اور توکل کیا کہ وہ مناسب وقت پر دروازے کھولے گا۔

اگر خدا فوری طور پر جواب نہ دے تو اس کا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ وہ جواب ہی نہیں دے گا۔ اگر خدا نے ہمارے دل پر ایک خاص قسم کا بوجھ رکھا ہوا ہے تو پھر لازم ہے کہ ہم دُعا میں ہمت نہ ہاریں اور رکاوٹوں کے باوجود خدا کی طرف سے مناسب وقت پر دروازے کھلنے کی توقع کریں۔ لازم ہے کہ ہم دُعا میں ثابت قدم رہیں اور صبر سے خدا کی طرف سے جواب کے منتظر رہیں۔ اس وجہ پر غور کریں جس کی بنا پر پولس رسول روم کے ایمانداروں کو ملنا چاہتا تھا۔ جس طرح اس نے غیر قوموں کے درمیان فصل کی کٹائی کی تھی اسی طرح سے وہ اُن کے درمیان بھی کرنا چاہتا تھا۔ مقدس پولس رسول کسی ذاتی دلچسپی یا مفاد کی بنا پر روم نہیں جانا چاہتا تھا۔ بلکہ وہ اس کلیسیا میں خدا کو جنبش اور گہرے طور پر کام کرتے ہوئے دیکھنا چاہتا تھا۔

غور کریں کہ مقدس پولس رسول یونانیوں اور غیر یونانیوں کے تعلق سے خدا کے سامنے ایک جوابدہی اور فرض کی تکمیل اپنے اُوپر واجب سمجھتا تھا۔ بالکل ایسے ہی جیسے کسی قرضدار نے کسی کا قرض چکانا ہو اور وہ اپنے اوپر ایک بوجھ اور ذمہ داری محسوس کرتا ہو۔ جس طور سے خدا نے پولس رسول کو نجات بخشی تھی اور راہ حق اُسے دکھائی تھی، اس وجہ سے پولس رسول خود کو خدا کا مقروض سمجھتا تھا۔ وہ اس بات کو پہچان گیا تھا کہ خدا نے اُسے غیر قوموں کے درمیان رسول ہونے کے لئے بلایا ہے اور اُس پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور لازم ہے کہ وہ اُس ذمہ داری سے نبرد آزما ہو۔ جب خدا ہمیں کوئی نعمت، صلاحیت (توڑا) دیتا ہے تو اُس کے ساتھ ایک ذمہ داری بھی ہم پر عائد ہو جاتی ہے اور جہاں ذمہ داری ہوتی ہے وہاں پر جوابدہی بھی ہوتی ہے۔ بطور ایک ایماندار خدا نے آپ کو کون سا توڑا یا نعمت دے رکھی ہے؟ اس نے آپ کو کس کام کی انجام دہی کے لئے بلایا ہے؟ آپ بھی خدا کے حضور ذمہ دار اور جوابدہ ہیں۔

مقدس پولس رسول نے اپنی بلاہٹ اور نعمت کو سنجیدگی سے لیا تھا۔ اُس کی یہی تمنا تھی کہ وہ ایک پھلدار زندگی بسر کرے۔ پولس رسول ایک پُرجوش آدمی تھا۔ وہ خدا کی محبت کا اسیر ہو چکا تھا۔ اُس کے اندر اپنے فرض کی تکمیل کا جذبہ اور شعور کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ وہ روم میں خدا کی باشادہی کے لئے ایک فصل دیکھنے کا آرزومند تھا۔ پولس رسول انجیل کے اُس پیغام سے شرماتا نہیں تھا جو اس کے سپُرد کیا گیا تھا۔ (16) وہ خداوند یسوع نجات دہندہ کے تعلق سے خوشخبری ہر خاص و عام تک پہنچانا چاہتا تھا۔ جب کوئی خوشخبری کے پیغام کو رد کر دے تو اُس وقت پیچھے ہٹ جانا کس قدر آسان ہوتا ہے۔ جب ہمارا مضحکہ اُڑایا جاتا ہے یہ ہمیں اپنے

ایمان اور عقیدے کی بنا پر بیوقوف خیال کیا جاتا تو ہم کس قدر بے دل ہو کر پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔

پولس رسول اس وجہ سے بھی انجیل سے نہیں شرماتا تھا کیونکہ یہ یہودیوں اور غیر اقوام کی نجات کے لئے خدا کی قدرت تھی۔ غور کریں کہ کس طرح مقدس پولس رسول نے نجات کے لئے خدا کی قدرت کو کیسے بیان کیا ہے۔ یہ سادہ سا پیغام دشمن کے قلعوں کو مسّمار اور برباد کر سکتا ہے۔ شیطان جو کہ جھوٹوں کا باپ ہے۔ وہ اس پیغام کی قدرت سے شکست خوردہ ہو چکا ہے۔ اُس کی جھوٹ و فریب کی قید کی دیواریں گر چکی ہیں۔ اور سچائی کو جاننے کے سبب سے اسیر رہائی پا چکے ہیں۔ جب کوئی شخص دشمن کے جھوٹ سے دُور بھاگ کر انجیل کی صداقت کو قبول کر لیتا ہے۔ تو پھر ایک زبردست کام ظہور پذیر ہوتا ہے۔ جی ہاں انجیل کے پیغام کو قبول کرنے والے شخص کی زندگی یکسر بدل جاتی ہے۔ انجیل کا پیغام محض لفظ اور عبارت نہیں ہے۔ انجیل کا پیغام قدرت سے بھرپور ہے۔ تبدیل کر دینے والی قدرت انجیل کے پیغام میں پائی جاتی ہے۔ شفا دینے کی قدرت اور نئی زندگی عطا کرنے کی قدرت انجیل کے پیغام میں پائی جاتی ہے۔ پولس رسول نے انجیل کے پیغام کی قدرت سے زندگیوں کو تبدیل ہوتے دیکھا تھا۔ وہ اس قدر زبردست اور قوت اور قدرت سے معمور چیز سے کیسے شرما سکتا تھا؟ 17 ویں میں مقدس پولس رسول نے روم کی کلیسیا کو انجیل کے بارے میں جو کچھ بتاتا اس پر غور کریں۔ ایسی انجیل جس نے ایک ایسی راستبازی ظاہر کی جو ایمان لانے سے ملتی ہے۔ ہمیں پولس رسول کے اس اہم بیان کو سمجھنے اور اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ تاریخ کلیسیا کے اوّراق اُٹھا کر دیکھیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے ایسے لوگ تھے جنہوں نے اپنی کاوّشوں اور

کاموں سے خدا کی مہربانی کو حاصل کرنا چاہا۔ مقدس پولس رسول روم کے ایمانداروں کو بتاتا ہے کہ جس راستبازی کا انجیل کے پیغام میں ذکر کیا گیا ہے وہ انسانی کاوّشوں سے نہیں ملتی۔ وہ انجیل کے پیغام میں موجود خوشخبری کے تعلق سے دو باتیں کرتا ہے۔ پہلی بات۔ یہ راستبازی خدا کی طرف سے ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اُس کی ابتدا یا آغاز انسان کی طرف سے نہیں یا انسانی کاوّشوں سے یہ راستبازی نہیں ملتی کہ ہم خدا کی خوشنودی کا باعث ہو سکیں۔ بلکہ خوشخبری کے پیغام سے ملنے والی راستبازی خدا کی طرف سے ملنے والی راستبازی ہے۔

دوسری بات۔ پولس رسول یہاں پر یہ نکتہ اُجاگر کرتا ہے کہ یہ راستبازی ایمان سے قبول کی جاتی ہے۔ باالفاظ دیگر، خدا کی راستبازی اُن لوگوں کو دی جاتی ہے جو ایمان سے یقین کرتے ہیں۔ ہم کبھی بھی اپنی کاوشوں سے راستباز نہیں ٹھہر سکتے۔ یسعیاہ نبی ہماری راستبازی کو گندی دھجیوں کے طور پر بیان کرتا ہے۔ (6:64) اگر ہمیں خدا کے حضور راستباز ٹھہرنا ہے تو پھر اس کا یہی حل ہے کہ ہم خدا کی طرف سے راستبازی کو ایک نعمت اور بخشش کے طور پر قبول کر لیں۔ خدا کی راستبازی کا اس سے کوئی تعلق نہیں کہ ہم کس طرح سے زندگی بسر کرتے یا کیسے خدا کی خدمت کرتے ہیں۔ اس راستبازی کا ہمارے اعمال و افعال سے بھی کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ خدا کی طرف سے ایک فیصلہ اور اعلان ہے کہ ہمارا اُس کے ساتھ تعلق اور رشتہ درست ہو گیا ہے۔ یہ راستبازی خداوند یسوع کے صلیب پر مکمل شدہ کام میں پنہاں ہے جسے ہم یسوع مسیح پر ایمان لانے کے سبب سے خدا کی طرف سے ایک بخشش کے طور پر قبول کرتے ہیں۔ جس چیز کا آغاز ایمان سے ہوتا ہے۔ وہ چیز ایمان ہی سے پروان چڑھتی ہے اور پختگی کے درجہ تک پہنچتی ہے۔ مقدس پولس رسول نے روم کے ایمانداروں کو یہ بتایا کہ جن کو خدا

نے ایمان لانے کے سبب سے راستباز ٹھہرایا ہے لازم ہے کہ وہ ایمان سے زندگی بسر کریں اور آگے بڑھتے رہیں۔ بالفاظ دیگر، جس لمحہ ہم خدا کی بخشش کو قبول کرنے کے لئے اپنے دلوں کو کھولتے ہیں، اسی روز ہم مر جاتے ہیں۔ لازم ہے کہ خدا پر توکل کرتے ہوئے ہم ایمان سے زندگی بسر کریں۔ بھروسہ کریں کو جو کچھ بھی خدا کر رہا ہے ہماری بھلائی اور بہتری کے لئے ہے۔

ہمارا اعتماد اور بھروسہ خدا پر ہی ہونا چاہئے۔ جس چیز کا آغاز ایمان سے ہوا اُس کا اختتام بھی ایمان پر ہو۔ آسمان کی بادشاہی میں جانے کے لئے اپنی کاوشوں اور اعمال وافعال پر بھروسہ اور اعتماد کرنے کا ہم تو سوچ بھی نہیں سکتے۔ جس راستبازی کا مقدس پولس رسول یہاں پر ذکر کرتا ہے وہ خدا کی طرف سے ایک مفت بخشش یا انعام ہے۔ آج اگر ہم دوسروں کی بہ نسبت اچھی، نیک اور منفرد زندگی بسر کرتے ہیں وہ روح القدس کے ہماری زندگی میں کام کرنے کے سبب سے ہے۔ آغاز سے اختتام تک، ہماری زندگی میں خدا کے کام کا عمل دخل دیکھنے کو ملتا ہے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ اپنے منصوبے خدا کے سپرد کرنے کے تعلق سے یہ حوالہ ہمیں کیا سکھاتا ہے؟

☆۔ آپ کی زندگی میں خدا نے کونسی نعمت رکھی ہوئی ہے؟ اس بلاہٹ یا نعمت کے باعث آپ اپنے اُوپر کیسی ذمہ داری محسوس کرتے ہیں؟

☆۔ کیا آپ کبھی انجیل سے شرمائے ہیں؟ اس تعلق سے پولس رسول ہمیں یہاں پر کیا بتاتا ہے؟

☆۔ راستبازی سے کیا مراد ہے؟ یہ کیسے حاصل کی جاتی ہے؟

☆۔ جب پولس رسول ہمیں آغاز سے انجام تک ایمان سے زندہ رہنے کے لئے کہتا ہے، تو اس سے اس کا کیا مطلب ہے؟ خداوند یسوع کو ایمان سے قبول کرنا اور اپنی کاوشوں سے مسیحی زندگی بسر کرنا کس قدر آسان ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔ خداوند کی شکر گزاری کریں کہ اس نے ہمارے لئے ایسے ذرائع پیدا کر دیئے ہیں کہ ہم باپ کے ساتھ درست رشتہ اور تعلق پیدا کر سکتے ہیں۔

☆۔ خداوند سے فضل مانگیں تاکہ آپ اپنے سبھی منصوبے خداوند کے سپُرد کر سکیں۔ خداوند سے دُعا کریں تاکہ وہ آپ کو روح القدس کی رہنمائی اور ہدایت کے لئے مزید حساس بنائے۔

☆۔ خداوند کی شکر گزاری انجیل کے پیغام کے لئے کریں جس سے آپ کی زندگی میں تبدیلی پیدا ہوئی ہے۔ جس طور سے خدا نے آپ کو راستبازی کی نعمت بخشی ہے۔ اُس کے لئے خداوند کی شکر گزاری کریں۔

باب 4

غضب کا مکاشفہ

رومیوں 1:18-32

ہر کوئی انجیل کی اس خوبصورت سچائی کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ خداوند یسوع ہمارے لئے دروازہ کھولنے کے لئے آیا تاکہ ہم آسمانی باپ کی حضوری میں داخل ہو سکیں۔ بہت سے ایسے لوگ ہیں جو گناہ کی راہ پر گامزن رہنے کا چناؤ کرتے اور خداوند یسوع کی نجات کو رد کر دیتے ہیں۔

چونکہ خدا پاک ہے۔ گناہ اُس کے دل کو رنجیدہ کرتا ہے۔ خدا گناہ کو کسی طرح سے برداشت نہیں کر سکتا، اس بات کا ثبوت ہمیں اس حقیقت میں دیکھنے کو ملتا ہے کہ اُس نے اپنے ہی بیٹے سے اُس وقت منہ پھیر لیا جب وہ ہمارے گناہوں کو لے کر صلیب پر گیا۔ خدا گناہ کو قبول نہیں کرتا۔ خدا اُن سب کی عدالت کرتا ہے جو گناہ سے لپٹے رہتے ہیں۔ اس حوالہ میں مقدس پولس رسول اس بات کی وضاحت کرتے ہیں کہ خدا کا غضب آسمان سے اُن لوگوں کی بے دینی اور بے راہ رویوں پر ظاہر ہوا ہے جو سچائی کو رد کر دیتے ہیں۔ اس بیان کی اہمیت یہ ہے کہ پولس رسول ہمیں بتاتے ہیں کہ خدا کا غضب پہلے ہی ہر طرح کی ناراستی اور بدی پر ظاہر ہو چکا ہے۔ اگرچہ یہ بات سچ ہے کہ گناہ اور بدی کے لئے عدالت کا ایک ہولناک اور بھیانک دن باقی ہے۔

تاہم خدا اس وقت بھی گناہ کی عدالت کرتا ہے۔ جیسا کہ ہم موجودہ دَور میں بھی اپنے دلوں میں آسمانی اطمینان اور شادمانی کا تجربہ کر سکتے ہیں۔ جب ہم گناہ اور بغاوت میں چلتے رہتے ہیں تو پھر ہم جہنم کی تاریکی اور دہشت کا بھی تجربہ کر سکتے ہیں۔ بہت سے لوگ ہر روز اسی تاریکی میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ شکستہ اور کشیدہ تعلقات، ناراضگیاں، تلخیاں اور بہت سی دیگر ایسی ہی چیزیں ہیں جو ہمیں جہنم کی جھلک پیش کرتی ہیں۔ ہمارے معاشرے میں شکستگی اور کشیدگی دیکھنے کو ملتی ہے۔ اور واضح طور پر ایسی صورت حال میں خدا کا غضب دیکھنے کو ملتا ہے۔ ہمارے ہسپتالوں اور قید خانوں میں گناہ کا نتیجہ واضح طور پر دیکھنے کو ملتا ہے۔ بیماری اور ہر طرح کے جرائم اس دُنیا پر قہر و غضب کے ہی نتائج ہیں۔ ہم تو پہلے ہی گناہ کے خلاف خدا کے قہر و غضب کا تجربہ کر رہے ہیں۔ یہ سب کچھ ہمارے لئے آنے والے بڑے قہر و غضب کے دن کے لئے یک تنبیہ ہونا چاہیئے۔

پولس رسول ہمیں بالاتاخیر یاد کرواتے ہیں کہ کسی کے پاس کوئی عُذر نہیں ہے۔ خدا اپنے آپ کو اور اپنے مقصد کو فطرت کے ذریعہ سے بھی ایک عمومی طریقہ سے ظاہر کرتا ہے۔ خدا کی یہ نادیدنی صفات تخلیق میں بھی دیکھنے کو ملتی ہے۔ (20 آیت) وہ شخص جس نے تُند و تیز ہواؤں، طوفانوں اور گرد باد کو دیکھا ہے وہ خدا کی قدرت کا انکار نہیں کر سکتا۔ کوئی شخص بھی جس نے طوفانی موجوں، انتہائی خراب موسم میں بادلوں کی گھن گرج اور بجلیوں کا چمکنا اور کڑکنا دیکھا اور سُنا ہے، وہ اپنے خالق خدا کی حکمت کا انکار نہیں کر سکتا۔ حتیٰ کہ چھوٹے سے پھول کی خوبصورتی بھی ہم پر ظاہر کرتی ہے کہ اس کا خالق اس پھول کی بھی کس قدر حفاظت اور نگہبانی کرتا ہے۔ فطرت خدا کے قہر و غضب اور اُس کی محبت کو ظاہر کرتی ہے۔ جب ہم

جلالی اور مہیب خدا کے قہر و غضب کو فطرت میں دیکھتے ہیں تو کیا ہمیں خدا اور اُس کی قوت و قدرت کی تعظیم اور تکریم نہیں کرنی چاہیئے ؟ جب ہم اپنے اِرد گرد فطرت کی رعنائیوں اور خوبصورتی کو دیکھتے ہیں اور ہمیں دکھائی دیتا ہے کہ خدا نے ایک چھوٹے سے پھول کو بھی مختلف رنگوں اور خوشبو سے کس طرح سجایا اور بنایا ہے تو کیا ہمیں آسمانی کلاکار/فنکار کی ستائش نہیں کرنی چاہیئے جس نے اُس میں مختلف رنگ بھرے ہیں؟

کوئی بھی درست ذہن رکھنے والا شخص ایسے خدا کی تذلیل نہیں کرے گا جو تند و تیز طوفانوں، سمندر کی بپھرتی اور اپنے غضب سے ساحل سے ٹکرانے والی موجوں سے اور تند و تیز اور ہولناک طوفانوں میں اپنے قہر و غضب کو ظاہر کرتا ہے۔ مقدس پولس رسول نے رومیوں کی کلیسیا کو یاد دلایا کہ بہت سے لوگ ہیں جنہوں نے فطرت میں خدا کی قوت و قدرت اور اُس کے قہر و غضب کو دیکھا ہے تو بھی خالق خدا کے جلال کا انکار کرتے ہیں۔ ایسا کرنے والے مقدس پولس رسول کے نزدیک بیوقوف اور دانش سے خالی ہیں۔ (21 آیت)

یہ بات بہت ہی مضحکہ خیز ہے کہ ایسے لوگ جو خدا کو نظر انداز کرتے اور گناہ میں زندگی بسر کرتے ہیں اپنے آپ کو بہت ہی عقلمند سمجھتے ہیں۔ دنیا دار ذہنیت رکھنے والے لوگ خدا کی حکمت کو سمجھنے سے قاصر ہوتے ہیں۔ دنیا بھر کی یونیورسٹیاں اہلِ دانش سے بھری پڑی ہیں۔ لیکن یہ وہ لوگ ہیں جو خدا کے وجود کا انکار کرتے بلکہ اس سوچ اور خیال کا بھی مذاق اُڑاتے ہیں۔ ایسے بے دانش لوگ (روحانی طور پر) خدا کے کلام کی تعلیمات کو بھی حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایسے لوگ انسانی تصورات کی پوجا اور پرستش کرنے کے لئے خدا کے وجود کے تصور کو ہی رد کر دیتے ہیں۔ (23 آیت) وہ کائنات کے خالق خدا کو رد کر دیتے ہیں اور اپنی

سوچ اور خواہش کے مطابق ایک معبود کو تخلیق کر لیتے ہیں۔ پولس رسول کے دور میں یہ معبود انسان، پرندوں، حشرات (کیڑے مکوڑے) اور کُھدی ہوئی مورتوں اور صُورتوں کی شکل میں منظرِ عام پر آئے۔ لوگ اُن بتوں کے سامنے جھک کر اُنہیں سجدہ کرتے تھے۔ حکمت نے یہ ظاہر کر دیا کہ یہ ساری چیزیں بے کار ہیں اور اُن سے کچھ فائدہ نہیں اور یہ کسی طور پر بھی عبادت اور پرستش کے لائق نہیں ہیں۔ حکمت تو ظاہر کرتی رہی کہ یہ معبود اپنے اندر کوئی قوت اور قدرت نہیں رکھتیں۔ لیکن شیطان نے اُن لوگوں کے ذہنوں کو تاریک کر دیا اور بے شک ابلیس آج بھی ایسا کرنے میں مصروفِ عمل ہے۔

ہو سکتا ہے کہ آج ہمارے تخلیق کردہ معبود اُس دَور کے معبُودوں سے مختلف ہوں۔ آج لوگ اپنی دولت، خوشی و خُرمی اور طرح طرح کی خواہشوں کے سامنے جھکنا پسند کرتے ہیں۔ یہ معبود بھی لکڑی اور پتھر کے بتوں کی طرح قوت اور قدرت سے خالی ہیں۔ اُن کے پاس گناہ کے مسئلہ کا کوئی حل نہیں ہے۔

ایسے لوگ خدا سے منحرف ہوئے اور خدا کی طرف اپنی پشت پھیر دی۔ خدا نے بھی اُنہیں ناپسندیدہ عقل اور گناہ آلودہ فطرت کے اختیار میں دے دیا۔ (24آیت) اور اُنہیں کھلی چھٹی دے دی کہ نالائق حرکتیں کریں۔ آج بھی ہمیں اس چیز کے شواہد ایسے لوگوں کی ناپاک حرکتوں اور اعمال و افعال میں دیکھنے کو ملتے ہیں جو اپنے دل کی گندی اور ناپاک خواہشوں کے اسیر ہیں۔ قتل و غارت۔ بدی، بدکاری، لالچ، جسمانی خواہشیں یہ سبھی کچھ اُن کے گناہ آلودہ دل اور فہم و ادراک سے خالی ذہن کا پھل ہیں۔ ہمارے ملکوں کے قید خانے ایسے لوگوں سے بھرے ہوئے ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو گناہ کے ہاتھوں بیچ دیا ہے۔

اگر خدا ہمیں گناہ آلودہ خواہشوں سے محفوظ نہ کرتا تو آج ہم کہاں پر ہوتے؟ ہم سب برے خیالات اور دل میں پیدا ہونے والی بُری خواہشات سے اچھی طرح واقف اور آگاہ ہیں۔ بُری خواہشوں کے اسیر ہو جانا اور گناہ کے ہاتھوں بک جانا بڑی ہولناک چیز ہے۔

جب لوگ اپنی ہی بُری خواہشوں کے اسیر بن جاتے ہیں تو پھر کیا نتائج سامنے آتے ہیں؟ اس وقت کیا واقع ہوتا ہے جب خدا کی محافظت ہم سے جاتی رہتی ہے؟ مقدس پولس رسول ہمیں بتاتے ہیں اس دَور میں لوگ جنسی ناپاکی کے اسیر ہو چکے ہیں۔ وہ اپنے بدنوں کو خود ہی ذلیل و حقیر کر رہے ہیں۔ وہ اپنی ہی جنسی خواہشوں کے اسیر ہو چکے ہیں۔(26) ہم جنس پرستی اور دیگر جنسی بے راہ رویاں اور کجرویاں جنسی خواہشوں کے اسیر ہونے کا نتیجہ ہی تو ہیں۔ مرِد مرِدوں کے ساتھ اور عورتیں عورتوں کے ساتھ اپنی ہوس کی تسکین کرتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں۔ وہ ایک دوسرے کے ساتھ نالائق حرکتیں کرتے ہیں۔ جنسی بدکاری ایک بھیانک گناہ کا حصہ تھی جس کے نتیجہ میں خدا نے اپنی حضوری کو اُن سے الگ کر لیا۔ مرد وزّن اور بھی کئی طرح کی بُرائیوں کا شکار ہو گئے۔ لالچ، حسد، قتل و غارت، لڑائی جھگڑے، فسادات۔ مکر و فریب، کینہ، غیبت اور تہمت بازی یہ سب کچھ خدا کی حضوری اُٹھ جانے کے سبب سے اُن میں پیدا ہو گیا۔

جب انہیں کھلی چھٹی مل گئی، وہ خدا سے نفرت کرنے لگے۔ وہ خود سر، ضدی، ڈھیٹ اور گھمنڈی بن گئے۔ بچے والدین کی نافرمانی کرنے لگے۔ اور لوگ اختیار والوں کو ناچیز جاننے لگے۔ بے وفا، بیوقوف، بے رحم اور ظالم نسل پیدا ہوئی۔ مقدس پولس رسول ہمیں بتاتا ہے کہ اُنہوں نے بدی کرنے کے نئے نئے طریقے دریافت کر لیے۔ یہاں پر پولس رسول ایک ہولناک بدی

کا ذکر کرتے ہیں۔ وہ بدی، قتل و غارت اور مکر و فریب سے بھر گئے۔ وہاں کے لوگ خود غرض، لالچی اور تلخ مزاج ہو گئے۔ اُنہوں نے اپنے دلوں کو خدا کی طرف سے پھیر لیا جس کے نتیجہ میں وہ بربادی اور تباہی کی راہ پر چل نکلے۔ نہ صرف اُنہوں نے بدی کی بلکہ اُنہوں نے بُرے کام کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کی۔ خدا کا قہر و غضب اُن پر تھا اور اُن کا معاشرہ اُن کی بدکاریوں کا خمیازہ بھگت رہا تھا۔ وہ زمین پر رہتے ہوئے گویا جہنم میں زندگی بسر کر رہے تھے۔ وہ پاک خدا کی ہولناک عدالت کے نیچے تھے۔ آنے والے وقت میں آگ کی جھیل اُن کی منتظر تھی۔

ہم پولس رسول کے دَور میں لوگوں کی گناہ آلودہ صورتِ حال کو دیکھتے ہیں۔ ہمارے دَور میں بھی صورتحال کسی طور پر کم نہیں ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ بُرائی ہر طرف پھیلی ہوئی ہے۔ اگر ہماری زندگیوں میں مسیح کا کام نہ ہوتا تو آج ہم بھی خدا کی عدالت کے نیچے ہوتے۔ ہمیں کس قدر شکر گزار ہونے کی ضرورت ہے کہ مسیح نے آکر ہمیں نئی زندگی عطا کر دی ہے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ کائنات میں خدا کی موجودگی کا کیا ثبوت ہے؟ خدا کی تخلیقات کے وسیلہ سے ہم اس کے تعلق سے کیا سیکھتے ہیں؟

☆۔ آپ کے پاس اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ خدا نے آپ کے معاشرے کو اُن کی بُری راہوں پر چھوڑ دیا ہے۔ اور اس کے کیا نتائج دیکھنے کو ملتے ہیں؟ کیا آپ کو اپنی گناہ آلودہ

☆۔ فطرت کا ثبوت نظر آتا ہے؟ یہ کیسے شواہد ہیں؟ خداوند یسوع نے کس طرح آپ کی زندگی کو تبدیل کر دیا ہے؟

☆۔ مقدس پولس رسول ہمیں خدا کے قہر و غضب کے بارے میں کیا تعلیم دیتا ہے؟ مرد و زّن کے لئے قہر و غضب والے خدا کو قبول کرنا کیوں کر مشکل ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔ خداوند کی شکر گزاری کریں کہ اس نے فطرت میں خود کو آپ پر ظاہر کیا ہے۔

☆۔ خداوند سے ایسے لوگوں کے ذہن اور دل کھولنے کے لئے دُعا کریں جو خدا کے وجود کا انکار کرتے ہیں۔ خدا سے شفاعت کریں کہ ہر طرح کے بندھن اور تاریکی کا پردہ ختم ہو جائے تاکہ وہ سچائی کو جانیں۔

☆۔ خداوند کی شکر گزاری کریں کہ وہ گناہ اور بدی کی عدالت کرے گا۔

☆۔ کیا آپ ایسے لوگوں سے واقف ہیں جس نے ابھی تک خداوند یسوع اور اُس کے صلیب پر انجام دیئے گئے کام کو قبول نہیں کیا؟ خداوند سے اُن کے لئے معافی کی درخواست کریں۔ دُعا کریں کہ خدا اُن کے دلوں کو اپنی نجات کے لئے کھول دے۔

☆۔ خداوند کی شکر گزاری کریں کہ اُس نے آپ کو نیا دل بخشا ہے۔

باب 5

دُوسروں کی عدالت کرنا

رومیوں 2:1-4

پچھلے باب میں مقدس پولس رسول بیان کرتے ہیں کہ کسی کے پاس خدا کی عزت اور تکریم نہ کرنے کا کوئی عُذر اور جواز نہیں ہے۔ فطرت زبردست طریقہ سے خدا اور اُس کے تقاضوں کے تعلق سے بات کرتی ہے۔تاکہ کسی کے پاس کوئی عُذر اور بہانہ ہی نہ رہے۔

مقدس پولس رسول اب اپنی توجہ اس" مذہبی" شخص کی طرف مبذول کرتے ہیں جو خدا کی عزت کرنے کا دعویٰ کرتا ہے۔"مذہبی شخص" کے نزدیک ایسے لوگوں کی عدالت کرنا بہت آسان ہوتا ہے جو خدا کے خلاف باغیانہ زندگی بسر کر رہے ہوتے ہیں۔ جس دُنیا میں ہم زندگی بسر کر رہے ہیں وہ اپنے طرزِ زندگی سے خدا کی عزت اور تکریم کرنے کی ضرورت ہی محسوس نہیں کرتی۔ ہم اکثر یہ سنتے ہیں لوگ اپنی بے دینی اور بدی پر فخر کرتے ہیں۔ کاروباری دنیا بددیانتی کو معمول کی بات سمجھتی ہے۔ ہمارا ٹیلی ویژن بھی بے راہ روّی اور بداخلاقی پر مبنی عادات و اطوار کو ہوا دیتا اور اُن کی تشہیر کرتا ہے۔ کہنا یہ چاہتا ہوں کہ اس جہاں میں نہ صرف بدی، بدکاری، بے راہ روّی اور ناراستی کو نہ صرف ہوا دی جاتی ہے بلکہ ٹی وی کے ذریعہ سے اس کی تشہیر بھی کی جاتی ہے۔

بطور کلیسیا ہم ایسی چیزوں کی مذمت کرتے ہیں۔ گرجہ گھروں میں، ہم دُنیاداری کے نظام میں ہر طرح کی بدی اور ناراستی کی مذمت کرتے ہیں۔ ہم ان چیزوں کے پیچھے بیمار ذہنیت کو بھی رد کرتے ہیں۔ اب مقدس پولس رسول "روحانی" چیز کا ذکر کرتے ہیں۔ جن لوگوں سے پولس رسول مخاطب ہے وہ ایسے لوگوں کی عدالت کرنے میں بڑے جلد باز تھے جو خدا اور اس کے مقاصد کے بالکل متضاد اور کھلم کھلا باغیانہ روّیہ اختیار کر کے زندگی بسر کر رہے ہوتے تھے۔ مقدس پولس رسول ہمیں یاد دلاتے ہیں جس طرح ہم دوسروں کی عدالت کرتے ہیں، اسی طرح ان باتوں کے تعلق سے ہماری بھی عدالت ہوگی۔ کسی ایسے ہمسایہ کی عدالت کرنا اور اس کے تعلق سے کوئی رائے قائم کرنا کس قدر آسان ہوتا ہے جو کسی خاتون کے ساتھ بغیر ازدواجی رشتہ سلام دُعا رکھتا ہو۔ یا پھر کوئی ایسا شخص جو رنگے ہاتھوں کسی جُرم میں پکڑا جائے؟ کیا ہم نے کبھی اپنے دلوں میں جھانکا ہے؟ خدا کے کلام کی تو تعلیم ہے کہ کسی گناہ سے اجتناب کے پیش نظر اچھا ہے کہ کوئی مرد کسی عورت کو نہ چھوئے۔ خداوند یسوع نے تو کہا کہ اگر کوئی شخص کسی عورت کو بُری نظر سے دیکھ بھی لے تو سمجھیں کہ وہ اپنے دل میں اس کے ساتھ زنا کر لیتا ہے۔ قتل کے جرم کا مرتکب ہونے کے لئے ضروری نہیں کہ آپ کسی شخص کو موت کے گھاٹ اُتاریں۔ دل ہی دل میں کسی شخص کے تعلق سے ایسا سوچ لینے سے بھی آپ قتل کے مجرم ٹھہرتے ہیں۔

مجھے یاد آرہا ہے کہ ایک دفعہ میں اپنے ایک دوست کے ساتھ محوِ گفتگو تھا جو مجھے اپنے ایک خواب کے تعلق سے بتا رہا تھا جو اس نے کچھ عرصہ قبل ایک رات دیکھا تھا۔ اُس نے خواب میں دیکھا کہ وہ کسی غیر عورت کے ساتھ ہے۔ وہ رات کے وقت بیدار ہوا اور خدا کے حضور

معافی کے لئے چلایا اور توبہ کی۔ میں اس کی بات سن کر ہکا بکا رہ گیا۔ اپنے خیالات اور سوچوں کے تعلق سے اپنی صفائی پیش کرنا کس قدر آسان ہے۔ جی ہاں کسی بھی گناہ کا تصور اور سوچ ہی ہمیں مجرم ٹھہرا دیتا ہے۔ ہم ٹیلی ویژن دیکھتے ہوئے کئی ایسی چیزیں دیکھ جاتے ہیں جو دیکھنا بالکل رواں نہیں۔ انٹرنیٹ کے استعمال کا حال بھی کچھ ایسا ہی ہے۔ کئی طرح کی فحش تصاویر اور ویڈیوز ہماری نظروں کے سامنے سے گزرتی ہیں۔ اگر زیادہ نہیں تو ہم تھوڑا بہت ضرور دیکھ ہی لیتے ہیں۔ ایسی چیزوں کو دیکھنے سے اجتناب کریں کیوں کہ یہ چیزیں ہمارے اندر ناپاکی، بدی، لالچ اور بُری خواہشوں کو جنم دیتی ہیں۔ کئی دفعہ ہم غصے اور بُری خواہشوں سے بھرے ہوتے ہیں تو بھی ایسے روّیوں اور طرزِ زندگی پر پردہ ڈالتے رہتے ہیں۔ خداوند یسوع نے ہمیں تعلیم دی کہ ہمیں اپنی سوچوں اور اپنے بدن کو پاک رکھنے کی ضرورت ہے کیوں کہ ہم پاک روح کا مقدس ہیں۔ جب ہم اپنی سوچوں میں زنا کو واقع ہونے کا موقعہ دیتے ہیں، ہم اس مقدس کو ناپاک کرتے ہیں۔ جب ہم قتل و غارت اور غصے کو اپنے دلوں اور خیالوں میں آنے کی اجازت اور موقعہ دیتے ہیں تو ہم پاک روح کو رنجیدہ کرتے ہیں۔ خدا جانتا ہے کہ ہمارے دل کس قدر بے قیام اور ڈانواڈول ہیں۔ اگر ہم دوسروں کی عدالت کرتے ہیں تو خیال رکھیں کہ ہم بھی اُن ہی کاموں کے سبب سے مجرم نہ ٹھہریں۔

جب لوگ ہماری سوچ اور خیال کے مطابق کچھ نہیں کرتے تو اُن پر فردِ جرم عائد کرنا کس قدر آسان ہوتا ہے۔ پولس رسول نے روم کی کلیسیا کو یہ تعلیم دی کہ جب وہ دوسروں کی عدالت کرتے ہیں تو گویا وہ خود پر بھی عدالت لا رہے ہوتے ہیں۔ ایک دن اُن کی بھی اسی طرح سے عدالت ہو گی۔

خداوند یسوع نے اس بات کی وضاحت اس وقت کی جب اُنہوں نے ایک ایسے شخص کی کہانی سنائی جس نے بادشاہ کا ایک بہت بڑا قرض دینا تھا۔ (متی 18 باب) وہ شخص جس نے بادشاہ کا قرض دینا تھا منت کرنے لگا کہ اُس کا قرض معاف کر دیا جائے۔ بادشاہ نے اُس پر ترس کھا کر اُس کا قرض معاف کر دیا۔ وہی شخص باہر نکلا تو اُسے اپنا ایک نوکر دکھائی دیا جس نے اُس کا تھوڑا بہت قرض دینا تھا۔ جب وہ نوکر ادا نہ کر سکا تو اُس نے اُسے قید خانہ میں ڈال دیا۔ جب بادشاہ کو اس ماجرے کا پتہ چلا تو اُس نے اُس شخص کو قید خانہ میں ڈال دیا جس کا اُس نے قرض معاف کیا تھا کہ وہ جب تک ایک ایک پیسہ قرض واپس نہ کرے قید خانہ میں رہے۔ جب اس شخص نے جسے قرض معاف کر دیا گیا تھا، اپنے نوکر کی عدالت کی تو اپنی عدالت کے لئے بھی موقع پیدا کر دیا۔

جب ہمارے دل میں بھی وہی گناہ موجود ہے تو پھر ہمارے پاس دُوسروں کی عدالت کرنے یا اُن پر الزام لگانے کا کوئی جواز نہیں رہتا۔ خداوند یسوع نے فقیہوں اور فریسیوں پر یہی الزام لگایا تھا کہ جب ان میں کوئی اچھائی موجود نہیں ہے تو وہ اپنے بھائیوں اور بہنوں پر کیوں الزام تراشی کرتے ہیں۔ جب ہم دوسروں پر الزام لگاتے ہیں تو یاد رکھیں کہ ہم بھی ایسے الزامات سے بچ نہیں پائیں گے۔

کسی کی غلطیوں کو بے نقاب نہ کرو

خدا بیٹھا ہے تم حساب نہ کرو

خدا ہمارے دل کی گہرائیوں میں دیکھتا ہے۔ دوسری آیت میں، مقدس پولس رسول روم کی کلیسیا کو یاد کراتے ہیں کہ خدا کی عدالت سچائی پر مبنی ہے۔ وہ ہماری ریاکاری اور اس نقاب کو دیکھتا ہے جو ہم پہنے ہوتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ہم دوسروں سے اپنے عیب چھپانے میں کامیاب ہو جائیں لیکن خدا کو ہم فریب نہیں دے سکتے۔ وہ سچائی سے واقف ہے اور ہماری اصل فطرت کو بے نقاب کرتا ہے۔

جب ہم اپنے بھائیوں اور بہنوں پر الزام لگاتے ہیں، مقدس پولس رسول ہمیں یاد کراتا ہے کہ ہم اس وقت خدا کہ مہربانی، تحمل اور صبر کے بدلے نفرت اور حقارت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اگر خدا ہم سے مہربانی اور صبر و تحمل سے پیش نہ آتا تو آج ہم کہاں ہوتے ؟ کیا ہم اُس کے حضور قصور وار نہیں ہیں ؟ کیا ہم سب خدا کے معیار اور مقام سے کم نہیں ہیں ؟ کیا خدا نے ہم سے مہربانی نہیں کی ؟ کیا وہ ہمارے ساتھ صبر و تحمل سے پیش نہیں آیا؟ جب ہم آگے بڑھ کر اپنی کسی بہن یا بھائی پر الزام لگاتے ہیں جس کے تعلق سے خدا نے ہمارے ساتھ تحمل اور مہربانی کی ہوتی ہے تو اس وقت ہم خدا کی جگہ لے رہے ہوتے ہیں۔ ہم خدا کے صبر و تحمل کے لئے نفرت اور حقارت کا مظاہرہ کر رہے ہوتے ہیں۔ ہم خدا کے صبر و تحمل کو شک کی نگاہ سے دیکھ رہے ہوتے ہیں اور اپنے بھائی پر الزام تراشی کرنے کا چناؤ کرتے ہیں۔ در حقیقت، ہم یہ کہہ رہے ہوتے ہیں کہ ایسے لوگوں پر مہربانی اور صبر و تحمل کر کے خدا غلطی کر رہا ہے۔ ہم عدالت کرنے والے، الزام تراش اور اس مقام کو لینے والے بن جاتے ہیں جو صرف اور صرف میرے خداوند کے لئے ہی واجب اور مناسب ہے۔ جب ہم اپنے لئے تو خدا کی مہربانی کو قبول کر لیتے ہیں اور دوسروں کے ساتھ تلخی اور الزام تراشی کا روّیہ اپناتے ہیں تو در اصل ہم خدا کی مہربانی کا

مذاق اُڑا رہے ہوتے ہیں۔ ذرا تصور کریں آپ کسی کو کوئی چیز تحفہ میں دیں اور وہ شخص اسی چیز کو آپ کے خلاف استعمال کر رہا ہو۔ جب ہم کسی کی عدالت کرتے یا اس پر الزام تراشی کرتے ہیں تو اصل میں ہم ایسا ہی کر رہے ہوتے ہیں۔ معاف شدہ گنہگار اب اپنے بھائی اور بہن کی عدالت کر رہا ہے۔ جس پر رحم کیا گیا اُس نے رحم کرنا عزیز نہ رکھا۔ یہ ایک سنجیدہ معاملہ ہے جو ہمارے اُوپر خدا کے قہر و غضب کو لاتا ہے۔

یہاں پر ہمارے لئے ایک اہم سبق پایا جاتا ہے۔ مسیح کے بدن میں دوسروں پر الزام تراشی کی بجائے، ایک دوسرے کے لئے برکت چاہیں، ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی کریں اور ایک دوسرے کی محبت سے اصلاح کاری کریں۔ دوسروں پر الزام تراشی سے قبل، ہمیں اپنے دلوں پر بھی نگاہ کرنی چاہئے۔ ہم جو خدا کی عدالت سے بچ گئے ہیں، لازم ہے کہ ہم دوسروں کے ساتھ مہربانی، تحمل اور رحم کے ساتھ پیش آئیں۔ ہم گرے ہوؤں پر ایسے ہی رحم کریں جیسے ہم پر رحم کیا گیا۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ کیا آپ نے کبھی کسی پر الزام لگایا ہے؟ اس حوالہ میں پولس رسول ہمیں اس تعلق سے کیا سکھاتے ہیں؟

☆۔ کسی پر الزام لگانے اور کسی کو ہلاکت کی راہ سے خبردار کرنے میں کیا فرق ہے؟ دوسروں پر الزام لگانے سے پہلے اپنے دلوں میں بغور جھانکنے کے تعلق سے یہ حوالہ ہمیں کیا تعلیم دیتا ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔خداوند سے دُعا کریں کہ وہ آپ کے دل کو کھولے تاکہ آپ اس مہربانی کو جان سکیں جو اُس نے آپ پر کی ہے۔

☆۔خداوند کی شکر گزاری کریں کہ وہ آپ کو معاف کرنے کے لئے تیار ہے۔خداوند کی شکر گزاری کریں کہ وہ بغاوت اور گناہ کی صورت میں آپ کے لئے بڑی مہربانی، صبر و تحمل اور رحم سے پیش آتا ہے۔ گرے ہوئے بھائیوں اور بہنوں کے لئے خداوند سے اُس کے صبر و تحمل اور برداشت کو مانگیں۔

ہم اپنی غلطیوں کے بہترین وکیل

اور دوسروں کی غلطیوں کے بہترین جج ہوتے ہیں

باب 6

کامل اِنّعام

رومیوں 2:5-10

پچھلے باب میں، پولس رسول نے روم کی کلیسیا کو یاد کرایا کہ جب وہ دوسروں پر الزام لگاتے ہیں تو وہ خود بھی خدا کی عدالت کے نیچے آجاتے ہیں۔ پولس رسول اس باب میں بھی اسی موضوع کو زیرِ بحث لاتے ہیں۔ خوشخبری کا بہت بڑا حصہ جس کی پولس رسول نے منادی کی اس کا تعلق عدالت کے ساتھ بھی ہے۔ بہت ضروری تھا کہ روم کے ایماندار اس پیغام کو سمجھتے۔ جب تک وہ گناہ اور بدی کے لئے خدا کی عدالت کو نہ سمجھ لیتے، اُنہیں اُس وقت تک خدا کی نجات اور اُس کے فضل کا مکمل فہم و ادراک حاصل نہیں ہونا تھا۔

یہاں پر پولس رسول ایسے لوگوں سے بات کرتے ہوئے آغاز کرتا ہے جو ہٹ دھرم اور غیر تائب دل تھے۔ وہ خدا اور اُس کے مقاصد کی راہ میں حائل ہو رہے تھے۔ وہ ایسے لوگوں کو یاد کرا رہا ہے کہ وہ اپنے خلاف خدا کے قہر و غضب کو جمع کر رہے ہیں۔ اگرچہ وقتی طور پر اُنہیں خدا کی عدالت نظر نہیں آرہی تھی۔ تاہم روز عدالت قریب تھا۔ اور اُنہیں اپنی حماقت اور بغاوت سے باز آنے کی ضرورت تھی۔ بہت سے لوگ گناہ اور بغاوت کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ کیونکہ خدا فوری طور پر عدالت کر کے اُنہیں سزا نہیں دیتا۔ اس لئے وہ بغاوت اور ہٹ دھرمی میں اور

بھی آگے چلے جاتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ وہ خدا کی عدالت سے بچ نکلے ہیں۔ایسا بالکل بھی نہیں کہ انہیں اُن کے گناہ کی سزانہیں ملے گی۔ان کے خلاف خدا کا قہر وغضب جمع ہو رہا ہے۔ اپنے گناہوں کے سبب سے وہ خدا کے قہر وغضب کو زیادہ کرتے چلے جارہے ہیں۔ ایک دن اُنہیں قدوُس خدا کے رُوبرو کھڑے ہو کر اُنہیں اپنے اعمال وافعال کا جواب دیناپڑے گا۔

خداوند یسوع کی بات غور سے سنیں۔" اور میں تم سے کہتا ہوں کہ جو نکمی بات لوگ کہیں گے عدالت کے دن اُس کا حساب دیں گے۔ کیونکہ تو اپنی باتوں کے سبب سے راستباز ٹھہرایا جائے گا۔اور اپنی باتوں کے سبب سے قصوروار ٹھہرایا۔(متی 12 باب 36اور 37 آیت)

وہ ہر بات جو یونہی ہم اپنے منہ سے نکال دیتے ہیں روزِ عدالت ہمیں اُس کا حساب دیناپڑے گا۔ پولس رسول غیر تائب اور ہٹ دھرم لوگوں کو یاد کراتا ہے کہ ہر ایک فعل، لفظ اور باغیانہ روّیے سے کیا گیا ہر ایک کام ان کے خلاف خدا کے قہر وغضب کو زیادہ کرتا چلا جارہا ہے۔ بالکل ایسے ہی جیسے ہم آسمان پر اپنے لئے خزانہ جمع کر سکتے ہیں۔اسی طرح سچائی کو رد کرنے والے اپنے آسمان پر خدا کی عدالت اور اُس کے قہر وغضب کو آسمان پر زیادہ کرتے چلے جاتے ہیں۔

(متی 6 باب 19-20 آیات)

مقدس پولس رسول 6 آیت میں روم کی کلیسیا کو مزید بتاتا ہے کہ خدا ہر ایک شخص کو اُس کے کام کے موافق بدلہ دے گا خواہ برا خواہ بھلا کام ہو۔ بُرائی کے لئے سزا جب کہ بھلے کاموں کے لئے انعام ملے گا۔ایسا بالکل نہیں کہ خدا کو ہماری نافرمانی، بغاوت یا گناہ نظر نہیں آرہا۔اُس کی بادشاہت کے لئے ہم جو کوشش کرتے ہیں، جو قربانیاں دیتے ہیں وہ ہر ایک چیز سے واقف اور

آگاہ ہے۔ وہ لوگ جو اچھے کام کرنے میں لگے رہتے ہیں وہ جلال اور عزت اور غیر فانی چیزوں کے طالب ہوتے ہیں اُنہیں خدا کی طرف سے ابدی زندگی ملے گی(7آیت)

وہ لوگ جو دانستہ طور پر سچائی کو رد کرتے ہیں، بُرائی کی راہ پر چلتے ہیں، اُنہیں خدا کے قہر و غضب کا سامنا کرنا پڑے گا(8آیت) کچھ اور بھی تفصیلات ہیں جن پر ہمیں غور کرنے کی ضرورت ہے۔ 7ویں آیت پر غور کریں کہ جو لوگ اچھے کاموں میں لگے رہتے ہیں، جلال اور ابدی چیزوں کے طالب ہوتے ہیں اُنہیں ابدی زندگی ملے گی۔ اگر ہم خدا کے کلام کو اُس کے سیاق و سباق سے نہ دیکھیں تو ہم یہ سمجھ سکتے ہیں کہ نیک اعمال کے بغیر ہم خدا کی بادشاہی میں داخل نہ ہو پائیں گے۔ ہمیں قطعاً ایسا خیال نہیں کرنا چاہئے۔ مقدس پولس رسول پہلے ہی روم کی کلیسیا کو یہ بتا چکے تھے کہ نجات کے لئے خوشخبری اُن سب کے لئے خدا کی قدرت ہے جو ایمان لاتے ہیں۔(16آیت)

یہاں پر مقدس پولس رسول کیا کہنا چاہتے ہیں جب وہ یہ کہتے ہیں کہ نیک اعمال میں ثابت قدم رہنے والے ابدی زندگی کے وارث ہوں گے ؟ اگرچہ نجات خداوند یسوع مسیح پر ایمان لانے اور اس کے صلیب پر سر انجام دیئے گئے کام پر بھروسہ اور توکل کرنے سے ہے، لیکن یاد رکھیں حقیقی، اصلی اور زندہ ایمان کی پرکھ ہمارے اعمال ہی سے ہوتی ہے۔ وہ لوگ جو اقعی خداوند یسوع مسیح کے صلیب پر انجام دئے گئے کام پر توکل کرتے ہیں اُن کے طرزِ زندگی سے اُن کے ایمان کا اظہار ہے۔

خداوند یسوع نے اپنے شاگردوں کو بتایا کہ اگر اُنہوں نے اُس کی پیروی کرنی ہے تو اُنہیں اپنی صلیب اُٹھا کر اُس کے پیچھے آنا ہوگا۔(مرقس 34:8) یعقوب رسول ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ

ایمان بغیر اعمال کے مردہ ہے۔(یعقوب 20:2) ان اعمال سے مراد نجات کا پھل ہے یعنی جو کام ہم نجات پانے کے بعد اپنی فطرت تبدیل ہو جانے کے بعد کرتے ہیں۔ یہاں ان اعمال سے مراد ایسے کام نہیں جو ہم نجات پانے کے لئے نیک کاموں کے طور پر کرتے ہیں۔ ایمان لانے والوں کے دل کی لالسا یہی ہوتی ہے کہ وہ خدا کی عزت اور تعظیم کے لئے زندگی بسر کریں۔ چونکہ اُن کے دل تبدیل ہو چکے ہوتے ہیں۔ وہ اپنے نیک اعمال اور تبدیل شدہ طرزِ زندگی سے ثابت کرتے ہیں کہ اُن کا ایمان حقیقی ہے۔

مقدس پولس رسول اس بات کا بالکل واضح کر دینا چاہتا تھا کہ خود غرض لوگ جو سچائی کو رد کر دیتے ہیں ایک دن خدا کے قہر و غضب کا سامنا کریں گے۔ بدی کرنے والوں کو مصیبت اور تباہی کا سامنا کرنا پڑے گا۔(9آیت)مصیبت اور عدالت سب سے پہلے یہودیوں پر آئے گی لیکن غیر قوم والے بھی اس سے بچ نہ پائیں گے۔ کیونکہ خوشخبری کا پیغام سب سے پہلے یہودیوں کو ہی ملا تھا۔ اور اُنہوں نے ہی سب سے پہلے انجیل کا پیغام رد کیا تھا۔ اس لئے سب سے پہلے وہ اس پیغام کو رد کرنے کے لئے جوابدہ بھی ہوں گے۔ غیر قوم والے بھی اُن سے کسی طور پر اچھے تو نہ تھے۔ اُنہوں نے بھی انجیل کے پیغام سے منہ پھیر لیا تھا۔ اُنہوں نے دیکھا تھا کہ کس طرح خدا نے یہودی لوگوں کے ساتھ برتاؤ کیا تھا پھر بھی اُنہوں نے نجات دہندہ کو رد کر دیا۔ اُنہیں بھی اپنے اعمال و افعال کے لئے خدا کے حضور جوابدہ ہونا پڑے گا۔

مقدس پولس رسول یہاں پر جس خوشخبری کی منادی کر رہے ہیں وہ گناہ اور بغاوت پر آنے والی عدالت کا بھی ذکر کرتی ہے۔ مقدس پولس رسول نے انجیل کے اس پہلو کو چھپایا نہیں۔ انجیل

کے پیغام کا یہی وہ پہلو اور حصہ ہے جسے لوگ سننا نہیں چاہتے۔ لیکن ضرور ہے کہ ہم اس حصہ کی بھی منادی کریں۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ خداوند یسوع کو اپنا شخصی نجات دہندہ قبول کر لینے کے بعد آپ کی زندگی میں کیسی تبدیلیاں واقع ہوئیں؟

☆۔ حقیقی ایمان آپ کے اعمال وافعال سے نظر آتا ہے۔ آپ کی سوچوں، خیالوں اور روّیوں سے آپ کے حقیقی ایمان کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔ کیا آپ اس بیان سے متفق ہیں؟

☆۔ ہمارے لئے یہ سمجھنا کیوں کر اہم ہے کہ خدا گناہ کی عدالت کرے گا؟ ہمارے دَور میں اس تعلیم کو کیوں کم اہمیت دی جاتی ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔خداوند سے دُعا کریں کہ وہ آپ کو اس حقیقی ایمان کا مظاہرہ اپنے روّیے، اعمال وافعال سے کرنے کا فضل اور توفیق بخشے۔

☆۔خداوند کی شکر گزاری کریں کہ اُس نے آپ کو ایسا دل بخشا ہے جو خدا کے جلال اور عزت کا طالب ہے۔

☆۔خداوند کی شکر گزاری کریں کہ ہمارے خلاف آسمان پر جمع شدہ خدا کا قہر و غضب یسوع کے خون سے ٹل گیا ہے۔ کیونکہ آپ نے خداوند یسوع اور اُس کے صلیب پر انجام دیے گئے کام کو قبول کر لیا ہے۔

☆۔کیا آپ کسی ایسے شخص سے واقف ہیں جو ابھی تک گناہ کی رسیوں میں جکڑا اور پکڑا ہوا ہے ؟اُس کے لئے شفاعت کریں کہ خداوند اُس پر اپنے آپ کو ظاہر کرے۔

باب 7

دل کا ختنہ

رومیوں 2:11-29

رومیوں کے خط کے دو ابواب میں پولس رسول روم میں موجود کلیسیا سے آنے والی عدالت کے بارے میں بات کرتا رہا۔ پولس رسول کے دَور میں، یہودیوں اور غیر اقوام میں ایک بڑا فرق پایا جاتا تھا۔ یہودی خدا کی چنیدہ قوم تھی۔ تاہم خدا نے یہودیوں پر یہ ظاہر کیا کہ خدا غیر قوموں کے لئے بھی اپنے دل میں محبت رکھتا ہے۔

کچھ ایسے لوگ بھی تھے جو اس غلط فہمی یا پھر خوش فہمی کا شکار تھے کہ یہودی ہونے کی وجہ سے خدا ان کی عدالت نہیں کرے گا۔ یہ بات کس قدر مضحکہ خیز معلوم ہوتی ہے۔ لیکن اس بات سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ آج بھی ایسی ذہنیت اور سوچ رکھنے والے لوگ موجود ہیں۔ کیا آپ کی ملاقات ایسے لوگوں سے ہوئی ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ اگر اُن کی رُکنیت کسی اچھی کلیسیا کی ہے اور وہ نیک اعمال کرنے اور خیر خیرات میں بھی حصہ لیں تو وہ روزِ عدالت خدا کے قہر و غضب سے بچ جائیں گے؟ ایسے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ خدا نیک اور بد اعمال کو ترازُو میں تولے گا اور اگر اُن کی زندگی میں بد اعمال کی بہ نسبت اچھے اعمال ہوں گے تو پھر وہ محفوظ رہیں گے۔ ایسے لوگ

اپنے نیک اعمال پر بھروسہ کرتے ہیں یا پھر اپنی کلیسیائی رُکنیت پر اعتماد کہ وہ روزِ عدالت بچ جائیں گے۔ یہاں پر اسی اہم معاملے کو مقدس پولس رسول نے بیان کیا ہے۔

مقدس پولس رسول یہ بتانے سے آغاز کرتا ہے کہ خدا کسی کا طرفدار نہیں ہے۔ اس متن میں، یہاں پر وہ یہودیوں اور غیر اقوام کا ذکر کرتا ہے۔ پولس رسول نے 12 ویں آیت میں روم کے ایمانداروں کو بتاتا ہے۔

"اور اس لئے کہ جنہوں نے بغیر شریعت پائے گناہ کیا۔ وہ بغیر شریعت کے ہلاک بھی ہوں گے۔ اور جنہوں نے شریعت کے ماتحت ہو کر گناہ کیا اُن کی سزا شریعت کے موافق ہو گی۔

یہودی شریعت کے ماتحت زندگی بسر کرتے تھے۔ غیر اقوام تو خدا کی شریعت سے الگ تھلگ زندگی بسر کرتی تھیں۔ یہودی اور غیر اقوام دونوں کی عدالت ہونی ہے، کسی کو بھی استثنیٰ حاصل نہیں ہے۔ اس حوالہ میں ایک بہت ہی اہم چیز جو قابلِ غور ہے۔ شاید آپ کی پرورش مسیحی کلیسیا میں نہ ہوئی ہو۔ ہو سکتا ہے کہ آپ نے کبھی خداوند یسوع کا نام بھی نہ سنا ہو۔ تو بھی آپ کی عدالت ہو گی بالکل ایسے ہی جیسے غیر اقوام روزِ عظیم خدا کی عدالت کے زیرِ عتاب آئیں گے۔ وہ لوگ جو شریعت کے بغیر گناہ کرتے ہیں۔ پولس رسول کے مطابق ایسے لوگ بھی تباہ و برباد ہوں گے۔ ایسے لوگ جنہوں نے خدا کے تقاضوں کے بارے سنا تک نہیں، وہ بھی برباد ہوں گے ۔ ہم سب کو بلا امتیاز رنگ و نسل، قوم اور قبیلہ ایک نجات دہندہ کی ضرورت ہے۔ مقدس پولس رسول نے روم کے ایمانداروں کو بتایا کہ تخلیق کائنات خالق خدا کے رحم و ترس، قوت اور قدرت اور اُس کے فضل کی گواہ ہے۔ کائنات کی ایک ایک چیز خدا کے وجود اور اُس کی صفات کی گواہ ہے۔ اس کائنات میں جو کچھ ہم نے دیکھا ہے، اس سے بھی

کہیں زیادہ ایسا کچھ ہے جو ہم دیکھ نہیں پائے اور شائد دیکھ بھی نہ پائیں۔ یہ کائنات ہمارے وہم و گمان سے زیادہ وسیع و عریض اور خوبصورت ہے۔ دُور بینیں اور خُورد بینیں اس خوبصورت تخلیق کی کھوج میں لگی رہتی ہیں۔ یہ کائنات اس قدر پیچیدہ اور باریک بینی سے بنائی گئی ہے کہ ہم اس کے چھوٹے سے چھوٹے عنصر کو بھی پورے طور پر سمجھنے سے قاصر ہیں۔ بالعموم مفروضوں سے ہی کام چلایا جاتا ہے۔ ہر وہ شخص جو بڑی احتیاط سے تخلیق کائنات کا مطالعہ کرتا ہے وہ اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ انسان سے بڑی کوئی ہستی ہے جس نے اس کائنات کی ایک ایک چیز کو ترتیب دیا ہے۔ وہی خالق، وہی ہستی اور مالک پرستش اور ستائش کے لائق ہے۔ ہم اُس کو چٹانوں، انسان کے بنائے ہوئے بتوں اور پتھروں میں دریافت نہیں کر سکتے ہیں۔ وہ مالک ان چیزوں سے بڑا بلکہ بے انتہا بڑا ہے۔ وہ سورج، چاند اور حتیٰ کہ ستاروں میں بھی نہیں ملتا۔ وہ تو ان سب چیزوں کا خالق ہے۔

کائنات کی تخلیق اور قدرت خدا کی صفات اور اوصاف کی گواہ ہے۔ وہی پاک اور قادرِ مطلق خدا ہے۔ وہ ایک شخصیت رکھنے والا اور رحم و ترس سے بھرا ہوا خدا ہے۔ لازم ہے کہ ان حقائق کی روشنی میں ہم بت پرستی سے باز رہیں اور اُسی کے سامنے جھکیں اور اُس کو سجدہ کریں جو خالق خدا ہے۔ ہم سب اس کی صورت اور شبیہ پر خلق کئے گئے ہیں۔ اُس نے ہمارے دلوں میں اپنے قوانین کا فہم و ادراک رکھا ہے۔ جو روشنی خدا نے ہمیں بخشی ہے اس کے لئے بھی وہ ہم سے جواب طلب کر سکتا ہے۔ اگرچہ ہم نے کبھی کلام نہ سنا ہو تو بھی ہمارے دلوں میں، تخلیق اور پاک روح کی گواہی موجود ہے۔ یہ حقائق ہماری عدالت کے لئے کافی ہیں۔ ہمارے پاس عدالت سے بچنے کا کوئی عذر ہی نہیں۔

اس کے بر عکس، اگر ہم نے خوشخبری کا پیغام سنا بھی ہوا ہے۔ اور ہمیں خدا کے کلام کی تعلیم دی بھی گئی ہے۔ تو پھر ہماری ذمہ داری اور بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ خدا نے جو کچھ اپنے کلام میں ظاہر کیا ہے۔ خدا ہم سے جواب طلب کرے گا کہ ہم نے اُس کی تابعداری میں زندگی بسر کیوں نہ کی۔

پولس رسول 13 آیت میں ہمیں یاد کراتا ہے کہ شریعت کو سننے والے ہی راستباز نہیں ٹھہرتے بلکہ اس پر عمل کرنے والے۔ شریعت کی تعلیم پانے والوں کے لئے یہ ایک بہت بڑا چیلنج تھا۔ پولس رسول کے دَور کے یہودی اس بات پر ناز کرتے تھے کہ وہ خدا کی چنیدہ قوم ہیں۔ ہمارے لئے اس بات کو سمجھنا بہت ضروری ہے کہ کلیسیا میں بھی آج ایسی ذہنیت اور سوچ رکھنے والے لوگ موجود ہیں۔ وہ موسیٰ کی شریعت کے تحت زندگی بسر کرتے تھے لیکن ان کا طرزِ زندگی خدا کے لوگوں جیسا نہیں تھا۔ ہم بعض دفعہ کئی لوگوں اور معاملات کو اس طور سے دیکھ نہیں پاتے جس طور سے خدا نہیں دیکھ رہا ہوتا ہے۔ لوگوں کے سامنے بڑے نیک، پاک صاف اور پارسا بننا اور بڑے پاک اور مقدس لوگ دکھائی دینا تو بڑا آسان ہے۔ لیکن خدا ہمارے دلوں اور نیتوں سے بخوبی واقف ہے۔

ہر طرح کی بدی، بددیانتی اور دُنیا کی چیزوں کی محبت، یہ سب کچھ ہمارے دَور کی کلیسیاؤں کے لوگوں کے دلوں میں موجود بلکہ بسیرا کئے ہوئے ہے۔ کئی دفعہ ہمیں فخر ہوتا ہے کہ ہم فلاں کلیسیا کے رُکن یا لیڈر ہیں۔ لیکن خدا ہمارے تعلق سے سب کچھ جانتا بلکہ اچھے طریقہ سے جانتا ہے۔ ہم اپنے تعلق سے کیا سوچتے یا اپنے تعلق سے کیا کہتے ہیں۔ اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ جو کچھ ہمارے تعلق سے خدا جانتا اور کہتا ہے اصل میں وہی کچھ ہم ہیں۔

14 ویں آیت میں مقدس پولس رسول نے روم کی کلیسیا کو بتایا کہ کچھ ایسے لوگ بھی تھے جنہوں نے کبھی شریعت کی تعلیم پائی ہی نہیں تو بھی وہ شریعت کے اصولوں کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں۔ مقدس پولس رسول نے کہا کہ ایسے لوگ اپنے دلوں پر خدا کی شریعت لکھی ہوئی دکھاتے ہیں۔ اُنہیں دُرست اور غلط کا اس لئے بھی فہم و ادراک تھا کیونکہ وہ خدا کی صورت اور شبیہ پر خلق کئے گئے تھے۔

صرف یہ نہیں کہ خدا نے ثابت کر دیا تھا کہ وہ تخلیق کائنات میں موجود ہے۔ بلکہ اُس نے ہمارے باطن سے بھی کلام کیا ہے۔اُس نے ہمیں ایک روح کے ساتھ پیدا کیا ہے جو خدا کے ساتھ گفتگو کے لئے تڑپتی ہے۔اس نے ہمیں ایک ضمیر بھی عطا کیا ہے۔ جواُس کے تقاضوں کو سمجھتا ہے۔ مقدس پولس رسول 15 ویں آیت میں ہمیں یاد دلاتا ہے کہ ہمارے اپنے خیالات ہم پر الزام لگاتے ہیں اور کئی دفعہ ہماری اپنی سوچیں ہمارا دفاع کر رہی ہوتی ہیں۔ کئی دفعہ جب ہم سے غلطی ہوتی ہے تو ہمارا ضمیر ہمیں ملامت کرتا ہے کہ ہم سے کچھ غلط ہو گیا ہے۔ جب ہم کسی کو کوئی نقصان یا دُکھ پہنچاتے ہیں، تو پھر بھی ہمارا ضمیر ہمیں ملامت کرتا ہے۔ پولیس والے جب جھوٹ پکڑانے کے لئے ایک آلہ کا استعمال کرتے ہیں تو اُنہیں اس اصول کا فہم ہوتا ہے۔ جب کوئی شخص جھوٹ بولتا ہے تو اس کے اندر جسمانی طور پر کچھ واقع ہوتا ہے۔ جھوٹ کو دریافت کرنے والا آلہ اس ہونے والی تبدیلی یا کام کو دریافت کر لیتا ہے۔اس سے ثابت ہوا کہ بے دین لوگ بھی اپنے اندر ایک ضمیر رکھتے ہیں۔ جو غلط بات پر ایک تکلیف کے عمل سے گزرتا ہے۔ جب ہم کوئی اچھا کام کرتے ہیں تو بالکل اسی طرح ہماری زندگی میں جسمانی طور پر کچھ نہ کچھ واقع ہوتا ہے۔ تو پھر ایک تسلی، اطمینان اور شادمانی ہمارے اندر سے پھوٹنے لگتی

ہے۔ حتیٰ کہ غیر ایماندار بھی جب کسی پر کوئی مہربانی کرتے یا کسی محتاج کی مدد کرتے ہیں تو ایک خوشی اور شادمانی کا تجربہ کرتے ہیں۔ مقدس پولس رسول یہاں پر یہ بتا رہے ہیں کہ خدا کا وجود ہماری ہستی کے ایک ایک حصے میں دکھائی دیتا ہے اور اسے محسوس بھی کیا جا سکتا ہے۔ خدا نے ہم میں ایک ضمیر رکھا ہے۔ ہم چاہیں تو اس ضمیر کو نظر انداز کر کے ایک احساسِ جرم اور شرم کی زندگی بسر کرتے رہیں۔

وہ دن قریب ہے جب خدا ہماری عدالت اس روشنی کے مطابق کرے گا جو اس نے ہمیں عطا کی ہے۔ شریعت رکھنے والے، اُس کی فرمانبرداری یا نافرمانی میں زندگی بسر کرنے کے مطابق جزا یا سزا پائیں گے۔ ان لوگوں کی عدالت بھی ہو گی جن کے پاس شریعت یا کلام تو نہیں لیکن خدا نے اپنی تخلیق میں اپنی ہستی کے شواہد چھوڑے ہیں جن کو دیکھ کر انسان خدا کی طرف رجوع لا سکتا ہے۔ انسان کا ضمیر بھی اُس کو نیکی یا بدی اور اچھائی برائی کا فہم عطا کرتا ہے۔ لہٰذا عدالت تو سبھی کی ہو گی۔

17 آیت سے 23 آیت میں، مقدس پولس رسول پھر اپنی توجہ یہودیوں کی طرف مبذُول کرتے ہیں۔ (یہ کلام صرف یہودیوں کے لئے نہیں بلکہ ہم سب کے لئے بھی ہے جن کے پاس خدا کا کلام پہنچا ہے۔) یہ کلام ہمیں یاد دلاتا ہے کہ ہم کس قدر مغرُور ہو سکتے ہیں۔ ممکن ہے کہ ہم فخر کریں کہ ہم خدا کے کلام کو جانتے اور اُس کے ساتھ ایک رشتہ اور تعلق رکھتے ہیں۔ عین ممکن ہے کہ آپ ایک عرصہ سے خدا سے ہدایت اور راہنمائی پا رہے ہیں اور خدا کے کلام سے اچھی طرح واقف ہوں۔ شاید یہ بھی ممکن ہو کہ آپ دوسروں کو خدا کے کلام کی تعلیم دیتے اور اپنے آپ کو ایک ایسے شخص کے طور پر دیکھتے ہوں جو اندھوں کے لئے روشنی

ہو۔اور خدا کے کلام کی منادی اور تعلیم دینے کے وسیلہ سے لوگوں کو تاریکی سے سچائی کی روشنی سے واقف کراتے ہوں۔ دوسروں کو سچائی کی تعلیم دینا اچھی بات ہے۔ لیکن اور بھی اچھی بات ہے کہ ہم اس سچائی کو روزمرہ زندگی کا حصہ بنائیں۔

منادی کرنا بہت آسان ہے۔ لیکن اس منادی کے مطابق زندگی بسر کرنا بہت مشکل کام ہے۔ پولس کے دَور میں کچھ ایسے لوگ تھے جو چوری، زناکاری اور دیگر بُرے کاموں کے خلاف بولتے تھے لیکن خود ان میں مبتلا تھے۔ وہ دُرست طریقہ سے خدا کے کلام کے منادی کرتے تھے۔ لیکن وہ اس سچائی کو اپنی زندگی میں قبول کر کے اس کے مطابق طرزِ زندگی اختیار نہیں کرتے تھے۔ خدا اُن کی باتوں سے فریب کھانے والا نہیں تھا۔ خدا نے اُن کے دلوں میں جھانک کر اُن کی ریاکاری کی عدالت کی۔

ریاکاری کا گناہ آج بھی ہمارے دَور میں بے نقاب ہو رہا ہے۔ خدا کے کلام کی منادی کرنے اور تعلیم دینے والے لوگوں کے گناہ بے نقاب ہو رہے ہیں۔ معزز خادم اور کلیسیاؤں کے قائد گناہ میں گرے ہوئے ہیں۔ اُنہوں نے بڑی زبردست منادی کی اور خدا کے کلام نے اُن کے دلوں کو چھوا۔ لیکن وہ خود خدا کے کلام کی سچائی کو اپنے دل میں قبول کر کے پاک اور راست طرزِ زندگی بسر نہیں کرتے۔ ایسے لوگ خدا کے نام کے لئے عزت کا باعث نہیں ہوتے جب منادی کرنے والے اور گرجہ گھروں میں جانے والے خدا کے کلام کی سچائیوں کے بالکل متضاد طرزِ زندگی اپناتے ہیں تو پھر خدا کے نام پر کفر بکا جاتا ہے۔ اپنے دَور کے یہودیوں سے مخاطب ہوتے ہوئے، جو فخر کرتے تھے کہ یہودی ہوتے ہوئے وہ ختنہ شدہ ہیں۔ پولس رسول نے اُنہیں وضاحت کی کہ اُن کا ختنہ ایک محدود قدر و قیمت رکھتا ہے۔ ختنہ تو اس بات کی علامت

تھا کہ وہ شخص خدا کے گھرانے سے تعلق رکھتا ہے۔ مسیح کے بدن کا حصہ ہونے کی بھی اپنی قدر و قیمت اور اہمیت ہے۔ آج خدا ایسی ظاہری علامات کو نہیں دیکھتا۔ بلکہ وہ ہمارے دل کی گہرائیوں میں جھانکتا ہے۔ اور جو کچھ اُسے ہمارے دل میں دکھائی دیتا ہے اُس کے مطابق وہ ہماری عدالت کرتا ہے۔

پولس رسول کے مطابق، حقیقی ایماندار وہ شخص نہیں ہے جو ختنہ شدہ ہے۔ یا وہ شخص جو کسی خاص کلیسیا سے منسلک ہے۔ بلکہ حقیقی ایماندار وہ شخص ہے خدا کے کلام کے اصولوں کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے۔ 29 ویں آیت میں پولس رسول کے نزدیک ظاہری علامت نہیں بلکہ باطنی علامت ضروری ہے۔ جسمانی ختنہ اب کسی اہمیت کا حامل نہیں ہے۔ بلکہ آج دل کے ختنہ کی اہمیت ہے۔ جب دل کا ختنہ ہو جاتا ہے تو جسمانی طرزِ زندگی بدل جاتا ہے۔ وہ شخص جس کے دل کا ختنہ ہو چکا ہو، وہ گناہ سے منہ موڑ کر سچائی کی روشنی میں چلنا شروع ہو جاتا ہے۔

پولس رسول یہاں پر خالص نیت کی بات کر رہے ہیں۔ وہ یہاں پر تقاضا کر رہے ہیں کہ دل کا ختنہ ہونا چاہیئے۔ ساری جسمانی خواہشیں ختم ہونی چاہیئے۔ لازم ہے کہ ہر طرح کا غصہ، جسمانی خواہشیں اور بُرے خیالات آپ کی زندگی کا حصہ نہ رہیں۔ یہ حقیقت انتہائی اہم ہے کہ خدا دل کے ختنے کا تقاضا کرتا ہے۔ جب خدا دل کی بات کرتا ہے تو اصل میں خدا ہماری اصل فطرت اور دلی روّیوں کی بات کرتا ہے۔ یہ ہمارے جذبوں، خواہشوں، روّیوں اور احساسات کا مرکز ہے۔ ہمیں اپنی نیت، بنیادی سوچ اور روّیوں میں بالکل پاک اور خالص ہونے کی ضرورت ہے۔ جب دل کا ختنہ ہو جاتا ہے تو یہ خدا کے کلام کی باتوں اور روحانی چیزوں کے لئے نرم اور قبول کرنے کے لائق ہو جاتا ہے۔ مذہبی ہونا ایک الگ بات ہے۔ خدا تو ایسے لوگوں کی تلاش

میں ہے جو دل سے اُس کی فرمانبرداری کریں۔ حقیقی ایماندار دل سے ایمان لاتا ہے۔ اور اپنے ایمان کا اظہار خدا کی فرمانرداری میں زندگی بسر کرنے سے کرتا ہے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ خدا کی عدالت سے بچنے کے لئے آج کے دَور میں لوگ کن چیزوں پر عمل پیرا ہیں؟ ایسی چیزوں پر بھروسہ کرنے کی حماقت کے تعلق سے ہم کیا سیکھتے ہیں؟

☆۔ جس طرح ہم ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں۔ اس کی بہ نسبت خدا ہمیں کس طرح سے دیکھتا ہے؟

☆۔ اپنے آپ کو ایسی سوچ اور خیال سے فریب دینا آسان ہوتا ہے کہ خدا اور آپ کے درمیان سب کچھ ٹھیک ہے جب کہ ایسا بالکل بھی نہیں ہوتا۔

☆۔ یہاں پر ہم اس تعلق سے کیا سیکھتے ہیں کہ خدا نے کائنات اور ہمارے ضمیر کے وسیلہ سے خود کو ہم پر ظاہر کیا ہے؟

☆۔ دلوں کا ختنہ کروانے سے کیا مراد ہے؟ کیا آپ کی زندگی میں ایسا واقع ہو چکا ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔خداوند کی شکرگزاری کریں کہ اُس نے فطرت، ہمارے ضمیر اور اپنے کلام کے وسیلہ سے خود کو ہم پر اور اس دُنیا پر ظاہر کیا ہے۔

☆۔خداوند سے دُعا کریں کہ وہ آپ کے دل کو کھولے اور خداوند کو موقع دیں کہ وہ آپ کے دل کو ٹٹولے اور پوشیدہ گناہوں اور بُرے روّیوں کو آپ پر ظاہر کرے۔

☆۔چند لمحات دُعا میں ٹھہریں اور خدا سے فضل اور توفیق مانگیں تاکہ آپ خدا کے کلام اور زندہ ایمان کے مطابق طرزِ زندگی اپنا سکیں۔

باب 8

یہودی ہونے کی قدر و قیمت

رومیوں 3:1-8

مقدس پولس رسول روم کے ایمانداروں کو یاد دلاتا رہا کہ خدا اس بنیاد پر کسی کی عدالت نہیں کرتا کہ کسی شخص کی شہریت کہاں کی ہے۔ اُس نے اُنہیں آخری حصہ میں بتایا کہ یہُودی ہوتے ہوئے سچائی کو رد کرنے کی بہ نسبت بہتر ہے کہ غیر قوم جیسے ہوں کیونکہ اُنہوں نے درُست اور واجب کام کیئے

موجودہ دَور کی صور تحال کے مطابق ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہمارا تعلق کس کلیسیا سے ہے، ہم بپتسمہ یافتہ ہیں۔ ان باتوں سے ہمیں خدا کے حضور بالکل قبولیت یا مقبولیت حاصل نہیں ہوتی اگر ہم دل سے خدا اور اس کے مقصد کو قبول کر کے اس کی مرضی کے مطابق طرزِ زندگی نہیں اپناتے۔ آپ کا رتبہ، مقام، تعلیم، کلیسیائی رکنیت۔ شہریت اور معاشرے میں آپ کی عزت اور مقام، ان سب چیزوں سے خدا متاثر نہیں ہوتا۔ خدا تو دل پر نظر کرتا ہے کہ آیا وہ اُس کے حضور درست ہے یا نہیں۔ اسی سوال کے پیش نظر اگلے حصہ میں پولس رسول ایک سوال پوچھتا ہے۔ یہودی ہونے کا کیا فائدہ اگر اس سے ہم خدا کے حضور مقبول ہی نہ ٹھہریں؟ اگر خدا

نے ایسے لوگوں کو بچا لیا جنہوں نے موسیٰ کی معرفت ملنے والی شریعت پر عمل نہیں کیا تھا۔ تو پھر ختنہ کرانے کا کیا فائدہ؟ اس حصہ میں پولس رسول انہی معاملات کو زیرِ بحث لاتے ہیں۔

پولس رسول کے نزدیک یہودی ہونے کے بڑے فوائد تھے۔ پہلی بات۔ اس نے اپنے قارئین کرام کو دوسری آیت میں بتایا کہ یہودیوں کے سپرد خدا کا کلام کیا گیا۔ یہودی قوم کے وسیلہ سے ہی خدا نے اپنے مقصد اور منصوبے کو بنی نوع انسان پر ظاہر کیا۔ یہودیوں کے وسیلہ سے ہی خدا نے خود کو دُنیا پر ظاہر کیا۔ عہدِ عتیق میں نبیوں نے ایک مسیح کا ذکر کیا جس نے آ کر اپنے لوگوں کو رہائی دینی تھی۔ عہدِ جدید میں بھی خدا نے یہودی قوم کو اپنے دَور کی دنیا کو خوشخبری سنانے کے لئے استعمال کیا۔ عہدِ عتیق اور عہدِ جدید کے لئے ہم یہودی قوم کے کس قدر ممنون ہیں۔ دُنیا میں کسی بھی قوم کو خدا نے اپنے مقصد کو ظاہر کرنے کے لئے اس قدر قوت اور قدرت سے ظاہر نہیں کیا جس قدر یہودی قوم کو استعمال کیا۔ ایسی ذمہ داری اور شرف عطا ہونا کس قدر عزت کی بات ہے۔ دُنیا میں اس سے بڑھ کر اور کیا عزت اور شرف ہو سکتا ہے کہ بادشاہوں کا بادشاہ کسی کو اپنے مقصد اور خدمت کے لئے مخصوص اور الگ کر لے اور اُسے اپنے ترجمان اور نمائندہ کے طور پر استعمال کرے۔

ہر ایک یہودی نے خدا کے خادم ہونے کی ذمہ داری کو ایک شرف اور قدر کی نگاہ سے نہیں دیکھا۔ در حقیقت، بطور ایک قوم وہ بے وفا تھے اور اُنہوں نے خدا کے مقصد اور منصوبے کی راہ میں رکاوٹیں حائل کی۔ خدا کی خدمت کرنے کی بجائے اُنہوں نے خدا کے خلاف بغاوت کی۔ مقدس پولس رسول روم کے ایمانداروں کو یاد کراتا ہے کہ یہودی قوم کی بے وفائی اور بغاوت خدا کے مقصد اور منصوبے کی تکمیل میں رکاوٹ حائل نہ کر سکی۔ اُس نے دُنیا کی

نجات کے لئے اسی بے وفا قوم کو اپنے مقصد اور ارادے کی تکمیل کے لئے استعمال کیا۔ (3،4آیت)

جب میں اپنی زندگی کا جائزہ لیتا ہوں تو حیرت میں ڈوب جاتا ہوں کہ خدا جو سبق مجھے سکھانا چاہتا تھا اسے سیکھنے میں کتنا عرصہ لگ گیا۔ کتنی ہی بار میرا تکبر رکاوٹ بنا؟ میں تابعداری کرنے میں کس قدر سست تھا۔ خدا اپنی بادشاہی کی وسعت کے لئے اپنی فوج میں مجھ اور آپ جیسے سپاہیوں کو استعمال کر کے کس طرح فتح کو یقینی بنا سکتا ہے۔ مقدس پولس رسول 4 آیت میں یقین دلاتا ہے کہ خدا کی وفاداری کرنے سے ہی خدا کی بادشاہی میں وسعت پیدا ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ جب ہم ناکام ہو جاتے ہیں۔ خدا پھر بھی اپنے وعدوں کی تکمیل کے لئے ہم سے وفادار ہی رہتا ہے۔ ہماری کمزوریوں اور خامیوں کے باوجود، خدا کا مقصد اور ارادہ پایہ تکمیل کو پہنچتا ہے۔ خدا ناکام نہیں ہوتا۔ وہ اپنے مقصد کی تکمیل کے لئے ہماری کمزوریوں کو بھی استعمال کر لے گا۔ وہ ہماری ناکامیوں سے بھی اپنے نام کو جلال دینے کی قدرت رکھتا ہے۔ وہ دشمن کے قلعوں کو مسمار کرنے کے لئے ہماری خامیوں اور خستہ حالیوں کو بھی استعمال کر لیتا ہے۔ خدا کی بادشاہت کے تعلق سے یہ ایک زبردست بات ہے۔ خدا کی بادشاہت ہماری ناکامیوں اور خامیوں کے باوجود بڑھتی اور وسعت پاتی رہتی ہے۔ بنی اسرائیل اس کی ایک اچھی اور زبردست مثال ہے۔

پرانا عہد نامہ بنی اسرائیل کی ناکامیوں اور خامیوں سے بھرا ہوا ہے۔ پھر بھی اسی قوم کے وسیلہ سے دنیا کا نجات دہندہ اس دُنیا میں متعارف ہوا اور اُنہی کے وسیلہ سے خدا کی بادشاہی کو وسعت ملی۔ اس سے مقدس پولس رسول اور اُس کے قارئین کے سامنے ایک اور سوال کھڑا

ہو گیا۔ مقدس پولس رسول 5 آیت میں اس سوال کو اُٹھاتے ہیں۔ "اگر ہماری ناراستی خدا کی راستبازی کی خوبی کو ظاہر کرتی ہے تو ہم کیا کہیں؟ کیا یہ کہ خدا بے انصاف ہے جو غضب نازل کرتا ہے؟ قادرِ مطلق خدا کو ہماری عدالت کا کیا اختیار ہے جو ہماری کمزوریوں کو بھی اپنے جلال اور اپنی بادشاہت کی وسعت کے لئے استعمال کر سکتا ہے۔ اگر آخر پر ہر ایک بُرائی کا نتیجہ بھلائی کی صورت میں ہی نکلنا ہے، تو کیا خدا کو اس بات سے خوش نہیں ہونا چاہیے؟ کیا ایسی صورتحال میں خدا کو ہماری عدالت کا خیال ترک نہیں کر دینا چاہیئے؟

مقدس پولس رسول کے نزدیک تو یہ تصور بھی نہیں کیا جا سکتا کہ خدا گناہ کے لئے بنی نوع انسان کی عدالت ہی نہ کرے۔ 6 آیت میں، وہ بیان کرتا ہے کہ اگر خدا نے اپنے لوگوں کی عدالت ہی نہ کی ہوتی تو کیسے وہ دُنیا کی عدالت کر سکتا تھا۔ اگر وہ گناہ کرنے پر دُنیا کی عدالت نہ کرے تو پھر وہ کیسا خدا ہو گا؟

مقدس پولس رسول جانتا تھا کہ خدا ہر طرح کی ناراستی اور بے وفائی کی عدالت کرے گا۔ اسے یہ بھی معلوم تھا کہ خدا انسان کے برے مقاصد کو بھلائی کے لئے استعمال کر سکتا ہے۔ چونکہ وہ ہماری ناکامیوں کو استعمال کرنے کی قدرت رکھتا ہے، اس کا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ وہ ہمیں گناہ کرنے اور ناراست زندگی بسر کرنے پر سزا نہیں دے گا۔ ذرا تصور کریں کہ آپ کا بچہ غیر ذمہ داری سے کوئی کام کرتا ہے۔ اور جان بوجھ کر گھر میں کسی چیز کو توڑ ڈالتا ہے، شاید آپ اس چیز کو دوبارہ سے جوڑ بھی سکتے ہیں، لیکن کیا ایسی حرکت کرنے پر آپ کے بچے کو سزا نہیں ملنی چاہیئے؟ کیا بچے سے جواب طلب نہیں کیا جانا چاہیئے کہ اس نے ایسی حرکت کیوں کی ہے؟

خدا بڑے رحم و ترس سے ہماری توڑی ہوئی چیزوں کو جوڑتا اور دوسروں کو دئے ہوئے دکھوں کا مداوہ کرتا ہے۔ پھر بھی وہ ہم سے جواب طلب کرے گا۔ کسی چیز کی بحالی، مرمت اور دوبارہ سے درست حالت میں آجانے کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ہمیں ہمارے اعمال اور بُری حرکتوں کی سزا نہیں ملے گی۔ جو کچھ ہم توڑتے ہیں، خدا اُس کو مرمت کرنے کے لئے تیار اور رضامند ہے۔ جو دکھ ہم دوسروں کو دیتے ہیں، خدا اُن کی شفا اور بحالی کے لئے کام کرنے کے لئے تیار ہے۔ لیکن یاد رکھیں کہ وہ ہماری خطاؤں اور گناہوں کو نظر انداز کر کے بے انصافی کا مظاہرہ نہیں کرے گا۔

جب ہم رومیوں کے اس حصہ کا جائزہ لیتے ہیں، تو یہ بات ہمارے سامنے آتی ہے کہ خدا کی بادشاہی ہماری کمزوریوں، خامیوں اور ناکامیوں کے باوجود بڑھتی اور وسعت پاتی رہتی ہے۔ خدا کمزور اور ناتواں لوگوں کے وسیلہ سے بھی اپنے کام کو وسعت بخشتا ہے۔ چونکہ خدا اپنے مقصد اور منصوبوں کی تکمیل کے لئے وفادار رہے، اس لئے وہ کمزور اور بے وجود لوگوں کو بھی استعمال کر کے اپنا مقصد پورا کر لیتا ہے۔ ایسے رحیم، وفادار اور ترس سے بھرے خدا کے ہاتھوں میں ایک وسیلہ بننا کس قدر شرف و استحقاق کی بات ہے!

چند غور طلب باتیں

☆۔چند لمحات کے لئے اس شرف واستحقاق پر غور کریں جو آپ کو خدا کا خادم بننے کی وجہ سے حاصل ہوا ہے۔کیا آپ پورے طور پر اس شرف واستحقاق کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں؟

☆۔آپ کو اس حقیقت سے کیا حوصلہ ملتا ہے کہ جب ہم بے وفا ہو جاتے ہیں خدا اُس وقت بھی وفادار رہتا ہے؟کیا کبھی خدا نے آپ کی ناکامی کو اپنے مقصد کی تکمیل کے لئے استعمال کیا ہے؟وضاحت کریں۔

☆۔کیا آپ نے کبھی اپنی غلطیوں اور گناہ آلودہ اعمال وافعال کے لئے یہ عُذر پیش کرنے کی کوشش کی ہے کہ خدا بُرائی سے بھلائی پیدا کرنے کی قدرت رکھتا ہے؟ایسی سوچ کے تعلق سے ہم اس حوالہ میں کیا سیکھتے ہیں؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔خداوند سے دعا کریں کہ آپ کو اس شرف واستحقاق کو سمجھنے کی توفیق عطا کرے جو آپ کو اس کا خادم ہونے کی وجہ سے حاصل ہے۔

☆۔خداوند کی شکر گزاری کریں کہ وہ آپ کی خامیوں اور ناکامیوں کے باوجود آپ کو عجیب طور سے استعمال کرتا ہے۔

☆۔خداوند سے کہیں کہ وہ آپ کے دل کو ٹٹولے اور آپ پر ظاہر کرے کہ آپ نے کہاں خدا کے مقصد اور ارادے کو ناکام کیا۔چند لمحات کے لئے دُعا میں جھکیں اور ایسی چیزوں کا اعتراف کرتے ہوئے خدا سے معافی مانگیں۔

☆۔اپنی زندگی میں خدا کی وفاداری کے لئے اُس کی شکر گزاری کریں۔خدا اُس وقت بھی آپ سے وفادار رہا جب آپ اُس سے وفادار نہ رہے۔

باب 9

شریعت کے بغیر راستبازی

رومیوں 3:9-31

پچھلے باب میں، مقدس پولس رسول نے اس سوال کا جواب دیا۔" یہودی ہونے کی کیا قدر و قیمت ہے ؟"اُس نے رومیوں کی کلیسیا کو یاد کرایا کہ یہودیوں کے سپُرد خدا کا کلام ہوا تھا۔ خدا نے اُنہیں اپنا مقصد دُنیا پر عیاں کرنے کے لئے استعمال کیا تھا۔

اس 3 باب میں، مقدس پولس رسول ایک اور نئے سوال کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اگر یہودی ہی وہ لوگ تھے جن کے سپُرد خدا کا کلام ہوا تھا، تو کیا اس کا مطلب ہے کہ وہ دوسروں سے بہتر تھے ؟ اس دَور کے یہودی بھی یہی سمجھتے تھے۔ یہودی خدا کی برگزیدہ اور چنیدہ قوم تھی۔ غیر اقوام کو تو ہیکل کے اندر آنے کی بھی اجازت نہیں تھی۔ غیر قوموں کے بارے میں تو یہ خیال کیا جاتا تھا کہ وہ نجات کے لائق ہی نہیں۔ مقدس پولس رسول اپنے قارئین کو یاد کراتا ہے کہ یہودی ہونا بڑے شرف و استحقاق کی بات تھی۔ لیکن اس سے کوئی غیر قوم سے بہتر تو نہیں بن جاتا۔ در حقیقت یہودی اور غیر قوم کے لوگ گناہ اور خدا کی عدالت کے نیچے تھے۔ در اصل وہ ایک ہی کشتی کے مسافر تھے۔ اپنے اس بیان کی تصدیق کے لئے مقدس پولس رسول پرانے عہد نامہ کا حوالہ دیتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ یہاں پر اہم نکتہ یہودیوں کو یہ باوّر

کراناتھاکہ وہ بھی غیر اقوام کی طرح گناہ کے غلام ہیں۔ مقدس پولس رسول یہودیوں کی کتاب سے کلام مقدس کا حوالہ دیتا ہے۔اس لئے پولس رسول کے اس بیان کو تقویت ملتی ہے کیونکہ یہودی کلام پاک کی بہت عزت اور تکریم کرتے ہیں۔

پولس رسول دو حوالہ جات سے اپنی بات کا آغاز کرتا ہے۔ زبور 14 باب کی پہلی 3 آیت۔ دوسرا حوالہ زبور 53 باب کی پہلی آیات۔ یہاں پر زبور نویس بتاتے ہیں کہ کوئی بھی راستباز نہیں ہے۔ در حقیقت کوئی بھی خدا اور اُس کی راہوں کو سمجھ نہ پایا اور کوئی بھی پورے دل سے خدا کا طالب نہ ہوا۔ خدا کے بغیر ہماری بھی کچھ ایسی ہی صورتحال ہوتی ہے۔ اگر ہم اپنے حال پر چھوڑ دئے جائیں تو پھر ہم خدا کے طالب نہیں ہو سکتے۔ خدا کے روح کے بغیر ہم خدا کی باتوں کو سمجھ نہیں سکتے۔ نہ ہی ہم اُس کی راہوں کے مطابق زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ کوئی بھی ہمارے خدا کے سامنے پاک اور بے عیب نہیں ہے۔ خواہ یہودی خواہ یونانی سبھی گنہگار اور خدا سے جدا ہیں۔

مقدس پولس رسول اس ابتدائی بیان سے آگے بڑھتے ہوئے حقیقی زندگی میں اُس محرومیت کو بیان کرتے ہیں۔ وہ زبور 5 باب کی 9 آیت اور زبور 140 باب کی 3 آیت کا حوالہ دیتے ہیں۔ یہاں پر انسانی فطرت کی برائیوں کا ذکر ہے۔انسانی دل کی گناہ آلودہ حالت کا اظہار ہمارے منہ سے نکلنے والے الفاظ سے ہو جاتا ہے۔ مقدس پولس رسول رومیوں کے ایماندارون کو یاد کراتے ہیں کہ انسان کے منہ سے فریب، لعنت اور تلخی کی باتیں ہی نکلتی ہیں۔ ہمارے منہ سے نکلنے والے الفاظ ہمارے دل کی عکاسی کرتے ہیں۔ زبور نویس 10 باب کی 7 ویں آیت میں بیان کرتا ہے۔

"اُس کا منہ لعنت ودغا اور ظلم سے پُر ہے۔ شرارت اور بدی اُس کی زبان پر ہیں۔

ہمارے منہ سے ایسی باتیں نکلتی ہے جو دوسروں کے دلوں پر گھاؤ لگاتی ہیں۔ ہمارے منہ سے تلخی اور غصے کی باتیں نکلتی ہیں۔ ایسے الفاظ ہمارے دل سے نکلتے ہیں اور ہمارے دل کی اصل حالت کو بیان کرتے ہیں۔

ہماری گفتگو نہ صرف ہماری گناہ آلودہ فطرت کو ظاہر کرتی ہے بلکہ اس کا اظہار ہمارے قدموں سے بھی ہوتا ہے۔ مقدس پولس رسول یسعیاہ 59 باب کی 7 اور 8 آیت کا حوالہ دیتے ہیں۔ جہاں پر مصنف بیان کرتا ہے کہ اُن کے قدم خون بہانے کے لئے جلدی کرتے ہیں۔ انہوں نے سلامتی کی راہ کو نہ جانا۔ (15 آیت)۔ یہ نبوتی باتیں یہودی لوگوں کے تعلق سے کہیں گئیں تھی جو خدا کے فرزند ہونے کا دعویٰ کرتے تھے۔ لیکن غیر قوم ہوتے ہوئے ہم جانتے ہیں کہ ہمارا دل بھی یہودیوں جیسا ہی ہے۔

پولس رسول 18 آیت میں عہد عتیق کے حوالہ جات کا اختتام زبور 36:1 کا آخری حوالہ دینے سے کرتے ہیں۔ جہاں پر زبور نویس اپنے قارئین کو یاد کراتا ہے کہ اُن میں خدا کا خوف نہیں تھا۔ اگر ہم غور کریں تو ہمارے ارد گرد بھی ایسے لوگ ہیں جن میں خدا کی عزت اور اُس کا احترام بالکل نہیں ہے۔

مقدس پولس ان آیات کا حوالہ ہمیں انسانی فطرت کی اصلیت دکھانے کے لئے کرتے ہیں۔ میں نے اکثر اپنے آپ سے یہ سوال پوچھا ہے۔" اگر میں اب تک جسمانی خواہشوں کے تابع اور اُن کا اسیر رہتا تو آج میں کیسا شخص ہوتا؟" اگر میرے دل میں خدا کا خوف اور اُس کی

عزت نہ ہوتی اور میں اپنے گناہ آلودہ اعمال و افعال کے نتائج سے آگاہ نہ ہوتا تو آج میں کیسی طبعیت اور کیسے مزاج کا شخص ہوتا؟اس سوال کا جواب بڑا بھیانک حقیقت ہے۔ میری گناہ آلودہ فطرت تو بالکل عیاں ہے۔ مجھ میں انتہائی بُرے اور جرائم پیشہ کام کرنے کی صلاحیت اور جبلت پائی جاتی ہے۔ میرے پاس مسیح کے علاوہ کوئی اُمید نہیں کہ میں ایسے رُجحانات اور فطرت سے خلاصی پاسکوں۔

خدا کا کلام واضح بیان کرتا ہے کہ ہماری فطرت گناہ کرنے کی طرف مائل ہے۔ خواہ کوئی نشہ فروش ہو یا نشہ باز، پاسبان ہو یا پھر غیر قوم، یہودی ہو یا یونانی ہم سب میں گناہ کی طرف رُجحان پایا جاتا ہے۔ ہماری فطرت گناہ کی طرف مائل اور قائل ہے۔ گناہ صرف ہماری جسمانی فطرت کے وسیلہ سے ظاہر نہیں ہوتا۔ بلکہ خدا کی شریعت بھی اُس کو بے نقاب کرتی ہے۔ خدا کی شریعت ہمیں اپنے تقاضوں کی تعلیم دیتی ہے۔ جب ہم خدا کی شریعت کے تقاضوں کا جائزہ لیتے ہیں تو پھر ہمیں اندازہ ہوتا ہے کہ ہم اس معیار سے کس قدر نیچے گر چکے ہیں۔ پھر ہمارے شیخی بھگارنے والے منہ بند ہو جاتے ہیں۔ خدا کی شریعت ہمارا جُرم ہم پر واضح کرتی ہے۔ اس روئے زمین پر کوئی ایسا فرد و بشر موجود نہیں ہے جو یہ دعویٰ کر سکے کہ میں اُس معیار پر بالکل پورا اُترا ہوں جو خدا نے میرے لئے مقرر کیا ہے۔ 20 آیت میں پولس رسول روم کے ایمانداروں کو جو کہتا ہے۔ اُس کو توجہ سے سنیں۔

"کیونکہ شریعت کے اعمال سے کوئی بشر اُس کے حضور راستباز نہیں ٹھہرے گا۔ اس لئے کہ شریعت کے وسیلہ سے تو گناہ کی پہچان ہی ہوتی ہے۔ اس حوالہ میں مقدس پولس رسول کیا بیان کر رہے ہیں، غور کریں وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ کوئی بھی کامل طور پر خدا کی شریعت پر عمل

پیرا نہیں ہو سکتا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہم خدا کے سامنے قصور وار ہیں۔ میں اپنی گناہ آلودہ فطرت کو زہریلے پانی سے بھرے گلاس سے تشبیہ دیتا ہوں۔ زہریلا پانی خدا کے حضور قابل قبول نہیں ہے۔ خواہ آپ اس میں چینی ڈال لیں یا کوئی میٹھا شربت بھی کیوں نہ ڈال لیں، آپ اس میں سے زہر کو نکال نہیں سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ کوئی بھی شخص شریعت کے وسیلہ سے خدا کے حضور راستباز ٹھہر نہیں سکتا۔

پولس رسول یہاں پر یہ بیان کر رہے ہیں کہ خواہ کوئی یہودی ہو یا پھر غیر قوم سے تعلق رکھتا ہو، سبھی ایک ہی مسئلے کا شکار ہیں۔ سبھی گناہ کے مرتکب ہوئے ہیں۔ یہودیوں کے پاس شریعت تھی لیکن وہ شریعت اُنہیں خدا کے حضور راستباز نہ ٹھہرا سکی۔ اسی طرح بہت سے غیر اقوام کے باشندے جو اپنے نیک اعمال پر تکیہ کرتے تھے کہ اُن کی بنا پر وہ خدا کے قہر و غضب سے بچ جائیں گے۔ اُن کی کاوش ایسے ہی تھی جیسے وہ زہریلے پانی میں کوئی میٹھا شربت ملانے کی کوشش کر رہے ہوں۔ یہودی اور غیر قوم کے لوگ سبھی گناہ اور خدا کی عدالت کے نیچے ہیں۔

یہاں پر ایک اور اہم سوال پیدا ہوتا ہے۔ اگر ہم خدا کے حضور قصور وار ہیں اور نہ تو شریعت اور نہ ہی ہماری کاوشیں ہمیں نجات دے سکتی ہیں۔ تو پھر ہم کیسے غضب الٰہی سے بچ سکتے ہیں؟ مقدس پولس رسول 21 ویں آیت میں اس سوال کا جواب دیتے ہیں۔ یہاں پر وہ ایک ایسی راستبازی کا ذکر کرتے ہیں جو شریعت سے ہٹ کر ایمان لانے سے ملتی ہے۔ وہ یہ بھی بتاتا ہے کہ یہ خیال اور سوچ اس کی نہیں۔ بلکہ یہ تو وہ بات ہے جسے نبیوں اور شریعت نے ظاہر کیا۔ خدا کے حضور یہ راستبازی ہماری کاوشوں سے نہیں ملتی۔ بلکہ یہ تو خداوند یسوع مسیح پر ایمان لانے

سے ملتی ہے۔ یہ اُن سب کے لئے خدا کی طرف سے ایک بخشش ہے جو ایمان لاتے ہیں۔ خواہ کوئی یہودی ہو یا پھر یونانی خداوند یسوع مسیح پر ایمان لانے سے نجات پا کر خدا کے حضور راستباز ٹھہر سکتا ہے۔

خدا باپ نے اپنے بیٹے خداوند یسوع کو ہمارے لئے ایک قربانی کے طور پر قربان کر دیا۔ مقدس پولس رسول اسے کفارہ بخش قربانی کہتا ہے۔ (25آیت) کفارہ ایک ایسا ذریعہ اور وسیلہ ہے جس کے باعث ایک نالائق گنہگار پاک خدا کے حضور جس کا اُس نے قصور کیا ہوتا ہے راستباز اور پاک ٹھہرتا ہے۔ مقدس پولس رسول ہمیں بتاتے ہیں کہ ایسا خداوند یسوع مسیح کے خون پر ایمان لانے سے ہوتا ہے۔ (25آیت) یسوع کا خُون صلیب پر خداوند یسوع کے سر انجام دیئے گئے کام کی طرف اشارہ ہے۔

ہم سب خدا کے حضور قصوروار تھے۔ خدا کی شریعت نے یہودیوں پر ظاہر کیا کہ وہ اُس معیار تک نہ پہنچ سکے جو خدا نے اُن کے لئے قائم کیا تھا۔ ہماری انسانی فطرت بھی اس حقیقت کی شاہد ہے کہ ہم خدا سے جدا گنہگار لوگ ہیں۔ کامل قربانی کے طور پر خداوند یسوع مسیح صلیب پر مر گیا۔ اور شریعت کے تقاضوں کو پورا کیا جو انصاف کے حصول کے لئے ضروری تھے۔ اُس نے ہمارا فدیہ دے کر خدا کے انصاف کے تقاضوں کو پورا کر دیا۔ اور راہ ہموار کر دی تا کہ ہم خدا سے معافی پا کر اُس کے معیار پر پورا اُتر سکیں۔

پولس رسول روم کے ایمانداروں کو یاد دلاتا ہے کہ جہاں تک نجات کا تعلق ہے کسی کے پاس فخر کا کوئی موقع نہیں ہے۔ خدا کے معیار تک پہنچنے میں ناکام ہو کر کون کسی بات پر فخر کر سکتا ہے؟ سارا فخر خداوند یسوع کے اس کام پر ہونا چاہیئے جو اُس نے صلیب پر انجام دیا ہے۔

ہو سکتا ہے کہ آپ کی پرورش مسیحی گھرانے میں ہوئی ہو۔ یا پھر آپ بائبل سکول میں پروان چڑھے ہوں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ نے آج تک گناہ اور بدی میں زندگی بسر کی ہو۔ ان چیزوں سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ خدا تک پہنچنے کے لئے ایک ہی راستہ ہے۔ اور اُس راہ کا نام یسوع ہے۔ یسوع کے بغیر گناہوں کی کوئی معافی نہیں ہے۔

مقدس پولس رسول اس آخری سوال کے ساتھ اس حصہ کو اختتام پذیر کرتے ہیں۔ اگر ہم خداوند یسوع کے صلیبی کام کے وسیلہ سے خدا کے حضور راستباز ٹھہر چکے ہیں تو کیا شریعت بے فائدہ ہے؟ پولس رسول روم کی کلیسیا کو بتاتے ہیں کہ جو خداوند یسوع پر ایمان لانے کے سبب سے راستباز ٹھہر چکے ہیں وہ شریعت پر عمل پیرا ہوں گے۔ ہم خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے معافی پاکر اپنے اندر ایک تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔ یہ ہماری خوشی ہے کہ ہم خدا کی تابعداری میں زندگی بسر کریں اور اُس کی راہوں پر چلیں۔ یہ ہمارے دل کی لالسا ہے کہ ہماری زندگیاں خدا کی خوشنودی کا باعث ہوں۔ نجات کے معاملہ میں ہم سب ایک ہی نکتہ پر ہیں۔ یہودی ہونا بڑے شرف کی بات تھی لیکن اس میں نجات کی کوئی ضمانت نہیں تھی۔ جب نجات کا معاملہ ہے تو ہم سب خداوند یسوع کی طرف دیکھتے ہیں۔ کوئی ایسا کام یا کوئی ایسی وجہ نہیں کہ ہم اپنے آپ پر فخر کر سکیں۔ جو لوگ خداوند یسوع کے وسیلہ سے آسمانی باپ کے پاس آتے ہیں وہ اُنہیں راستباز ٹھہراتا ہے۔ خدا اُن کے گناہ معاف کر کے اپنے ساتھ اُن کا تعلق درست کر لیتا ہے۔ آمین۔

چند غور طلب باتیں

☆۔آپ کی زندگی میں گناہ کے کیا شواہد موجود ہیں؟ گناہ آلودہ فطرت کس طرح آپ میں ظاہر ہوتی ہے۔

☆۔پولس رسول شریعت کے علاوہ خدا کے معیار تک پہنچنے کی بات کرتا ہے۔اس سے کیا مرُاد ہے؟

☆۔وہ کون سی راستبازی ہے جو خدا کی طرف سے ملتی ہے؟ ہم کس طرح خدا کے معیار تک پہنچتے ہیں؟

☆۔اپنے طور سے راستباز ٹھہرنے اور خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے راستباز ٹھہرنے میں کیا فرق پایا جاتا ہے؟ خداوند یسوع کو صلیب پر کیوں مرنا پڑا؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔اگر آپ نے آج تک اس معافی اور نئی زندگی کو قبول کرنے کے لئے اپنا دل نہیں کھولا جو خداوند یسوع آپ کو دینا چاہتا ہے تو ابھی موقع ہے۔آپ ایسا کر سکتے ہیں۔

☆۔خداوند کی شکر گزاری کریں کہ اُس نے اپنی محبت کی حقیقت کو صلیب پر مرنے سے عیاں کیا۔ خداوند کی شکر گزاری کریں اُس نجات کے لئے جو ایک بخشش کے طور پر ہمیں ملی ہے۔ اور اُس کا ہمارے نیک اعمال یا کاوشوں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

باب 10

مردِ خدا ابرہام، داؤد اور ایمان سے نجات

رومیوں 4:1-12

پچھلے باب میں مقدس پولس رسول نے عہدِ عتیق کے صفحات کا حوالہ دیتے ہوئے یہ ثابت کیا کہ یہودی یا غیر اقوام کے لوگ سبھی گناہ کے ماتحت اور نجات کے محتاج تھے۔ پولس رسول نے اپنے قارئین کو بتایا کہ خدا کے معیار تک پہنچنے کا ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ کہ خداوند یسوع مسیح کے صلیبی کام پر ایمان لایا جائے۔ (رومیوں 3:22) بہت سے یہودیوں کے لئے یہ بالکل نئی اور عجیب بات تھی۔ پولس رسول اپنے قارئین کو بتانا چاہتا تھا کہ یہ کوئی نئی تعلیم نہیں ہے۔ بلکہ شروع ہی سے اُس کی جڑیں یہودی ایمان میں گہری ہیں۔

اس حصہ میں پولس رسول روم کے ایمانداروں کو ابرہام کے تعلق سے یاد کراتا ہے کہ اس نے نجات کے بارے میں کیا دریافت کیا۔ وہ دوسری آیت میں اُنہیں دکھاتا ہے کہ اگر ابرہام اپنے کاموں کے سبب سے خدا کے نزدیک راستباز ٹھہرتا تو اُس کے پاس فخر کرنے کا کوئی سبب ہوتا۔ 3 آیت میں، پولس رسول پیدائش 15:6 کا حوالہ دیتا ہے۔ جہاں پر ابرہام کی راستبازی کا ذکر کرتے ہوئے کچھ یوں بیان کیا گیا ہے۔ "اور وہ (ابرہام) خداوند پر ایمان لایا اور اُسے اُس نے اُس کے حق میں راستبازی شمار کیا۔

یہ حوالہ بالکل واضح ہے کہ ابرہام اپنے اچھے طرزِ زندگی یا نیک اعمال کے باعث خدا کے حضور راستباز نہ ٹھہرا بلکہ خدا کے وعدوں پر ایمان لانے کے سبب سے اسے راستباز قرار دیا گیا۔

4آیت میں مقدس پولس رسول کام اور انعام میں فرق کی وضاحت کرتے ہیں۔اگر کوئی شخص محنت کرتا ہے تو مزدُوری اس کا حق ہے جو اسے ملنا چاہئے۔تاہم انعام ایک مختلف چیز ہوتی ہے۔ انعام کسی معاوضے کے طور پر نہیں دیا جاتا۔ انعام تو دل کی خواہش سے انعام پانے والے کو خوشی سے دیا جاتا ہے۔ نجات کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی معاملہ ہے۔ ہم نجات کے لئے کچھ کام نہیں کرتے کہ خدا حق کے طور پر ہمیں کچھ دے۔ یہ تو خدا کی عظیم محبت کے باعث ہمیں ملتی ہے۔ ہماری ذمہ داری صرف یہ ہے کہ ہم خدا پر توکل اور بھروسہ کریں اور صلیب پر انجام دیئے گئے خداوند یسوع کے کام کو قبول کر لیں۔(5 آیت)نجات کا تعلق پاک اور قدوس اور کامل خدا کی خوشنودی کے لئے کوئی کام یا کوشش کرنے سے بالکل نہیں ہے۔ یہ کامل زندگی بسر کرنے کی کوشش کا نام نہیں ہے۔ جس کے بدلہ میں خدا نے ہمیں کچھ معاوضہ دینا ہے۔ جس سے ہم آسمان کی بادشاہی میں داخلے کا حق حاصل کر لیں گے۔ مقدس پولس رسول یہ بتا رہا ہے کہ نجات ایک بخشش ہے۔اور اگر یہ بخشش ہے تو ہم اس کے لئے کوئی کام نہیں کر سکتے۔ نہ ہی کام کر کے ہم اسے حاصل کر سکتے ہیں۔ کسی دوست کو کوئی انعام دینے کو تصور کی آنکھ سے دیکھیں جو اس بات پر اصرار کرے کہ وہ آپ کو اس کا معاوضہ دے گا۔ جس لمحے وہ آپ کو ادائیگی کر دے گا وہ چیز انعام نہیں رہے گی۔

بہت سے لوگ ہیں جو نجات کے لئے ادائیگی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔یعنی وہ اپنے کاموں اور کاوشوں سے نجات کا معاوضہ دینا چاہتے ہیں۔ لیکن پولس رسول یہ وضاحت سے بیان

کرتے ہیں کہ ابرہام کو راستبازی اس کے کاموں کے سبب سے نہیں ملی تھی بلکہ خدا پر توکل اور بھروسہ کرنے اور جو کچھ خدا اسے دے رہا تھا۔ اُس کو قبول کرنے کے سبب سے وہ راستباز ٹھہرایا گیا۔

صرف ابرہام ہی نے یہ سبق نہیں سیکھا بلکہ داؤد نے بھی اس نجات کے تعلق سے بات کی جو کاموں سے ہٹ کر ہمیں ایک انعام اور بخشش کے طور پر ملتی ہے۔ اُس نے خدا کے ساتھ درست تعلق کی بات کی جو ایک غیر مستحق اور گنہگار شخص کو ایک ایک بخشش کے طور پر ملا۔ مقدس پولس رسول 32 زبور کا حوالہ دیتے ہوئے بیان کرتا ہے۔

"مبارک ہے وہ جس کی خطا بخشی گئی اور جس کا گناہ ڈھانکا گیا۔ مبارک ہے وہ آدمی جس کی بدکاری کو خداوند حساب میں نہیں لاتا۔ اور جس کے دل میں مکر نہیں۔" (2،1 آیت)

خدا کا بندہ داؤد یہاں پر بتا رہا ہے کہ خدا اپنے لوگوں کی خطاؤں کو معاف کرنے کے لئے تیار ہے ، ایسا کہ وہ پھر اُن کے گناہوں اور خطاؤں کو حساب میں نہ لائے گا۔ یہ ایک زبردست وعدہ ہے۔ یہاں پر مردِ خدا داؤد ایک ایسے شخص کی تصویر کشی کرتا ہے جو گناہوں سے داغدار ہے۔ وہ خدا کے اس معیار سے نیچے گر چکا ہے جو خدا نے اپنے کلام میں قائم کیا ہے۔ اس گناہ آلودہ شخص تک خدا اپنا ہاتھ بڑھا کر اُس کے گناہوں کو ڈھانک لیتا ہے۔ ہم یہاں پر خدا کو اعلان کرتے ہوئے سنتے ہیں کہ اُس کی خطائیں اور گناہوں کو کبھی اس سے منسوب نہیں کیا جائے گا۔ مجرم کو معاف کر دیا جاتا ہے۔ یہ خالص طور پر فضل، رحم اور خدا کے ترس کا کام ہے۔ غیر مستحق گنہگار کو معاف کر دیا جاتا ہے۔ داؤد اس بات کو پہچانتا ہے کہ ہم سب خدا کے قائم کردہ معیار سے نیچے آ چکے ہیں۔ لیکن خدا معاف کرنے کے لئے تیار تھا۔

9ویں آیت میں مقدس پولس رسول معاف ہو جانے کی برکت کا ذکر کرتے ہیں۔ مصنف اپنے قارئین سے پوچھتا ہے ۔ کیا معافی کی برکت صرف اور صرف ختنہ کروانے والے یہودیوں کے لئے ہی ہے ؟ کیا خدا غیر اقوام کو بھی معاف کرتا ہے جو ختنے پر ایمان نہیں رکھتی اور نہ ہی انہوں نے کبھی خدا کی شریعت کے مطابق زندگی بسر کی ؟اس سوال کا جواب دینے کے لئے مقدس پولس رسول یہودیوں کو یاد کراتا ہے کہ جب خدا نے ابرہام سے کہا کہ اُس کا ایمان اُس کے لئے راستبازی گنا گیا۔ خدا نے ابرہام کے ختنہ کروانے سے پہلے یہ بات کہی تھی۔ پولس رسول کے نزدیک یہ بات بہت اہمیت کی حامل ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص ختنہ کروائے بغیر راستباز ٹھہر سکتا ہے۔

اگر آپ ابھی تک نجات پانے کے لئے نیک اعمال کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں تو پھر آپ کو ابھی تک اس نجات کی نوعیت کا ہی علم نہیں ہوا۔ آپ ایک بخشش کو معاوضے سے خرید نہیں سکتے۔ آپ انعام کے لئے کسی قسم کی ادائیگی نہیں کر سکتے۔ آپ کا کام صرف یہی ہے کہ آپ سادگی سے ایمان کے ساتھ اس کو قبول کر لیں۔ جس چیز کے لئے خدا نے پہلے ہی مکمل ادائیگی کر دی ہے ،اس کے لئے معاوضہ دینے کی کوشش کرتے ہوئے خدا کی توہین نہ کریں۔ اُس کی بخشش کو رد نہ کریں۔ کیونکہ آپ اُس کی ادائیگی کے لئے کچھ بھی تو نہیں کر سکتے۔ ابرہام نے ایمان سے خدا کی بخشش کو قبول کر لیا۔ اُسے نہ تو ختنہ کروانا پڑا اور نہ ہی اُس نے کوئی نیک کام کئے۔ داؤد یہاں پر ایسے خدا کا ذکر کرتا ہے جو گناہوں کو ڈھانپ دیتا ہے۔ خدا کے دونوں بندے ہمیں یاد کراتے ہیں کہ خدا معاف کرنے کے لئے تیار ہے۔ آپ کا کام ہے کہ خدا کو ایسا کرنے کا موقع دیں۔

ابرہام نامختون ایمانداروں کا باپ ہے۔(11 آیت) یہودی اس بات کا دعویٰ کرتے تھے کہ ابرہام اُن کا باپ ہے۔ لیکن وہ ایمان لانے والی غیر اقوام کا بھی باپ ہے۔ کیونکہ وہ بھی ختنہ کروانے سے قبل ہی خدا کے حضور راستباز ٹھہریں۔ وہ یہودیوں اور غیر اقوام کو مدعو کرتا ہے کہ اس کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ایسی راستبازی کی تلاش کریں جو یہودی شریعت سے ہٹ کر بخشش کے طور پر ایمان لانے سے ملتی ہے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ شریعت کے بغیر ایسی نجات جو ایمان سے ملتی ہے۔ پرانے عہد نامہ میں سے ہم اس کے تعلق سے کیا سیکھتے ہیں؟

☆۔ ابرہام کیسے خدا کے ساتھ دُرست رشتہ استوار کرنے میں کامیاب ہوا؟

☆۔ آج لوگ کس طرح اپنی نجات کو اپنی محنت اور کوشش سے حاصل کرتے ہیں؟

داؤد کے نجات کے تعلق سے نبوتی کلام کی روشنی میں ہمیں کاموں کے علاوہ ایمان سے نجات حاصل کرنے کے بارے کیا تعلیم ملتی ہے؟

☆۔ ابرہام نامختون ایمانداروں کا باپ کیسے ہے؟ یہ کیونکر اہم ہے کہ ابرہام کے ختنہ سے قبل راستبازی کو اُسے منسوب کیا گیا؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔خداوند کی شکر گزاری کریں کہ وہ ایک ایسی نجات پیش کرتا ہے جو کسی طور پر اپنی محنت اور کاموں سے حاصل نہیں کی جاسکتی۔

☆۔کیا آپ کسی ایسے شخص سے واقف ہیں جسے نجات کو مفت بخشش کے طور پر قبول کرنے میں کافی مشکل لگ رہی ہے؟اس شخص کے لئے دُعا کریں۔خدا سے فضل اور توفیق مانگیں کہ آپ ایسے شخص کے ساتھ کلام کی سچائیوں کو بیان کر سکیں۔

باب 11

ایمان سے.................مردِ ایمان ابرہام

رومیوں 4: 13-25

ابھی ہم نے دیکھا کہ پولس رسول پچھلے باب میں اس حقیقت پر بات کر رہے تھے کہ نجات ایمان سے ہے نہ کہ شریعت کی تابعداری میں زندگی بسر کرنے سے۔ پچھلے باب میں غور و فکر کرتے ہوئے ہم نے یہ دیکھا کہ پولس رسول اپنے قارئین کی توجہ پرانے عہد نامہ کی طرف مبذول کروا کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ مردِ خدا ابرہام اور مقدس داؤد نے یہ تعلیم دی کہ راستبازی ایمان سے ہے جس کا شریعت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ حصہ بھی گزشتہ سے پیوستہ ہے۔

13 ویں آیت میں، پھر سے یاد کرایا گیا ہے کہ مقدس ابرہام ایمان سے راستباز ٹھہرا تھا کہ نہ شریعت پر عمل کرنے سے۔ ایمان ہی سے ابرہام اور اُس کی نسل نے " دُنیا کے وارث "ہونے کا وعدہ حاصل کیا۔

خدا نے ابرہام سے وعدہ کیا کہ وہ اسے بہت سی قوموں کا باپ بنائے گا اور زمین کی سب قومیں اُس کے وسیلہ سے برکت پائیں گی۔(پیدائش 17 باب 3-8 آیات) یہ ایک ایسا وعدہ تھا جسے ابرہام پورے طور پر اس وقت سمجھ نہ پایا ہوگا۔ کوئی انسانی دلیل اور حکمت اس بات کی

وضاحت نہیں کر سکتی تھی کہ یہ سب کچھ کیسے ممکن ہو گا۔ بے شک مرنے سے پہلے ابرہام اس وعدہ کی تکمیل کو دیکھ نہ سکا۔ تاہم اس ایک انسان کے وسیلہ سے بنی اسرائیل نے جنم لیا۔ خداوند یسوع جو ابرہام کی نسل سے پیدا ہوا پوری دُنیا کے لئے وسیلہ نجات بن گیا۔ دُنیا بھر سے لوگ خدا کے خاندان کا حصہ بن گئے ہیں۔ یہ سب کچھ وعدہ پر ایمان رکھنے کے سبب سے وقوع پذیر ہوا۔

مقدس پولس رسول 14 ویں آیت میں ہمیں مزید یاد دلاتے ہیں کہ اگر ہم شریعت کے وسیلہ سے نجات پا جاتے تو نجات دہندہ کے تعلق سے کیا گیا یہ وعدہ لاحاصل اور بے فائدہ ہوتا۔ اگر ہم شریعت کے وسیلہ سے نجات پا جاتے تو پھر خداوند یسوع کو مرنا غیر ضروری ہوتا۔ شریعت نے تو ہمیں خدا کے حضور گناہ کی پہچان کروائی۔ شریعت ہمیں زندگی عطا نہیں کر سکتی۔ یہ صرف ہمیں ہماری ضرورت سے روشناس کرا سکتی ہے۔ شریعت ہماری رہنمائی کر سکتی ہے۔ لیکن ہمیں اس قابل نہیں بنا سکتی کہ ہم خدا کے معیار پر پورا اُتر سکیں۔ نتیجاًیہ صرف ہم پر سزا کا حکم ہی سناتی ہے۔ اسی لئے تو کوئی اور راہ اختیار کرنا پڑی۔ اور وہ راہ ہے ایمان کی راہ۔

وہ ایمان جس کا ابرہام نے وعدہ پر عملی اظہار کیا، (ابرہام کو بیٹا دینے اور اسے بہت سی قوموں کا باپ بنانے کا وعدہ) یہ وعدہ ہمارے لئے بھی ایسے ہی ہے جیسے ابرہام کے لئے بھی تھا۔ ہمارا کام صرف یہ ہے کہ ہم اپنا دل کھولیں اور جو کچھ خدا کہتا ہے۔ اس پر ایمان رکھیں۔ مقدس پولس رسول ہمیں یاد کراتے ہیں کہ یہ وعدہ ایمان سے ہے نہ کہ شریعت کے معیار پر پورا اُترنے سے ہے۔ یہ خدا کے فضل اور اُس کی مہربانی کا عملی اظہار ہے۔

چونکہ نجات اور نجات دہندہ کا وعدہ شریعت کی فرمانبرداری کرنے سے نہیں ملتا۔ نہ صرف شریعت کے ماتحت زندگی بسر کرنے والوں بلکہ یہ اُن کے لئے بھی ہے جنہوں نے شریعت کے تعلق سے کبھی سنا بھی نہیں۔ باالفاظ دیگر یہ راستبازی مذہبی اور غیر مذہبی سبھی قسم کے لوگوں کے لئے ہے۔ یہ اُن لوگوں کے لئے ہے جنہوں نے اپنے طور پر خدا کی عزت اور تکریم کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ نجات اور نجات دہندہ کا وعدہ غیر اقوام کے ساتھ ساتھ باغیانہ طرزِ زندگی بسر کرنے والوں کے لئے بھی ہے۔

ابرہام کو قوموں کے باپ کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ وہ یہودیوں کا باپ بھی ہے جو شریعت کے ماتحت زندگی بسر کرتے ہیں۔ لیکن چونکہ وہ مردِ خدا تھا اس لئے خدا نے اُس کے ایمان کو اُس کی راستبازی کے طور پر لیا۔ یہ تو دور کی بات ہے جب ابھی شریعت نہیں ملی تھی۔ وہ دیگر اقوام کا باپ بھی ہے۔ 17 ویں آیت پر غور کریں کہ مقدس پولس رسول بیان کرتا ہے کہ خدا جو مردوں کو زندہ کرتا اور غیر موجود چیزوں کو ایسے بلا لیتا ہے گویا کہ وہ موجود ہیں۔ "اور جو چیزیں نہیں ہیں اُن کو اس طرح بلا لیتا ہے گویا وہ ہیں۔

اس بات کے سیاق وسباق کی روشنی میں۔ پولس رسول ابرہام اور سارہ اور اُن کے فرزند اضحاق کا حوالہ دے رہا ہے۔ سارہ ایک ضعیف عورت تھی۔ وہ اس قدر بوڑھی تھی کہ اولاد کو پیدا نہیں کر سکتی تھی۔ جب فرشتے نے سارہ کو بتایا کہ اُس کے اولاد ہو گی۔ وہ اس بات کا یقین نہ کر سکی اور اس بات پر ہنس دی۔ وہ اس بات کو سمجھ نہ پائی کہ خدا مردوں کو زندہ کرتا ہے۔ خدا نے اُس کے مردہ سے بدن کو تقویت دی اور اُسے ایک بیٹا عطا کیا۔ خدا غیر موجود چیزوں کو ایسے بلا لیتا ہے گویا کہ وہ موجود ہیں۔ (17 آیت) ابرہام اور سارہ کی زندگی میں یہی کچھ تو ہوا تھا۔

سارہ نے تو کہا تھا کہ وہ بچہ پیدا کرنے کے قابل نہیں ہے۔ سائنس اور طب سارہ کے ساتھ متفق تھی۔ خدا نے سائنس اور طب کو غلط ثابت کر دیا۔ خدا نے اُس وقت سارہ کو اولاد جیسی نعمت عطا کی جب وہ جسمانی لحاظ سے اس لائق نہ تھی۔ خدا نے ناممکن کو ممکن بنا دیا۔

یہ ہے ہمارا خدا جس کی ہم عبادت اور پرستش کرتے ہیں۔ وہ مُردہ بدنوں کو زندہ کرتا ہے۔ اور ناممکن کو ممکن کر دکھاتا ہے۔ کیا آپ کی ازدواجی زندگی مُردہ ہے؟ خدا اُسے پھر سے زندہ کر سکتا ہے۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کی اولاد خدا سے دُور بھٹک چکی ہے اور ان کا برگشتگی کی راہ سے واپس مڑنا ناممکن ہے؟ خدا آپ کی برگشتہ اور باغی اولاد کو راہِ مستقیم پر واپس لا سکتا ہے۔ خدا ہی ناممکن کو ممکن کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ کیا آپ خدا کی باتوں اور اُس کی راہوں کے لئے بے کار، بے حس اور بے سود ہو چکے ہیں؟ جب سب کچھ ناممکن نظر آرہا ہے، کوئی اُمید دکھائی نہیں دیتی۔ وہ آپ کو روئیدگی، شادابی، بحالی اور تازگی دینے کی قدرت رکھتا ہے۔ ابرہام اس بات کو سمجھ گیا کہ ایمان سے خدا مرِدوں کو زندگی عطا کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ وہ جان گیا کہ خدا ناممکنات کا خدا ہے۔ اگرچہ اسے کئی ایک باتوں کی سمجھ نہیں بھی آتی تھی تو بھی وہ ایمان رکھتا اور خدا کی باتوں اور وعدوں کا یقین کرتا تھا۔ 18 ویں آیت پر غور کریں۔ نااُمیدی میں بھی ابرہام ایمان لایا اور خدا کا یقین کیا۔ بالفاظ دیگر۔ اُس کے حواس خمسہ اُسے بتاتے تھے کہ یہ سب کچھ ناممکن ہے۔ تو بھی وہ ایمان لایا۔ 19 ویں آیت بتاتی ہے کہ ابرہام کو اس حقیقت کا بھی سامنا تھا کہ اُس کا اور اُس کی اہلیہ محترمہ کا بدن گویا مرِدہ تھا۔ تو بھی ایمان میں کمزور ہوئے بغیر اس نے اس بات کا یقین کیا کہ خدا ناممکن کو ممکن کرے گا۔ وہ اس بات پر ایمان لایا کہ اگر خدا نے اُس سے اولاد کا وعدہ کیا ہے تو پھر کوئی چیز بھی اس وعدے کی

تکمیل میں آڑے نہیں آسکے گی۔ سب کچھ سمجھ سے بالا تر تھا لیکن وہ جانتا تھا کہ خدا اپنے وعدوں کو پورا کرنے میں وفادار خدا ہے۔ ابرہام کو کامل طور پر اس بات کا یقین اور قائلیت تھی کہ اگر خدا نے ایسا کہا ہے تو وہ کرنے کی بھی قدرت رکھتا ہے۔(21آیت) اسے اپنے آپ پر یقین اور بھروسہ نہیں تھا بلکہ اُس کا یقین اور ایمان خدا پر تھا کہ وہ ناممکنات کا خدا ہے۔ خدا نے ابرہام کے ایمان کو اُس کے حق میں راستبازی شمار کیا۔(22آیت)

مقدس پولس رسول اس فقرے کو نمایاں کر کے پیش کرتے ہیں۔" (23آیت) وہ بالکل صاف طور سے بتاتے ہیں کہ یہ باتیں صرف ابرہام ہی کے لئے نہیں تھیں۔ جب خدا نے ابرہام کے ایمان کو اس کے لئے راستبازی شمار کیا تو ہم پر یہ ظاہر کرنے کے لئے بھی کیا کہ وہ اس طرح سے ہماری زندگیوں میں کام کرنا چاہتا ہے۔ مقدس پولس رسول اس بات کو بالکل واضح کرتے ہیں کہ یسوع مسیح پر ایمان لانے والوں کے حق میں خدا اُن کے ایمان کو راستبازی شمار کرے گا۔(24آیت)

ابرہام سے راستبازی منسوب کی گئی کیونکہ اس نے یقین کیا کہ خدا اُس کی اہلیہ کے مرِدہ سے بدن(رحم) میں زندگی پیدا کرے گا۔ جو لوگ خداوند یسوع مسیح پر ایمان لاتے ہیں خدا ان کے ایمان کو بھی راستبازی شمار کرتا ہے۔ خدا اس ایمان اور راستبازی کے باعث ہماری مرِدہ روحوں کو زندہ کرے گا بالکل ایسے ہی جیسے اس نے سارہ کے مرِدہ رحم کو زندگی اور تازگی عطا کی۔ پولس رسول یہ سمجھانے کی کوشش کر رہا ہے کہ نجات اور راستبازی کی یہ پیش کش اُن لوگوں کے لئے ہے جو خداوند یسوع کے صلیب پر سرانجام دئے گئے کام کو قبول کریں گے کہ خداوند یسوع نے ہمارے گناہوں کو اپنے اُوپر لے لیا اور ہمارے لئے قربان ہو کر تیسرے

روز مُردوں میں سے زندہ ہو گیا۔ ہمیں اپنی نجات کے لئے اب مزید کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ابرہام کا کام ایمان لانا تھا۔ وہ دونوں میاں بیوی اپنے طور پر اولاد پیدا کرنے کے لئے کچھ بھی تو نہیں کر سکتے تھے۔ اس معجزے کی تکمیل کے لئے خدا نے ہی آغاز کر کے اُسے انجام تک پہنچانا تھا۔ ہمارا کام خداوند یسوع کے صلیبی کام پر ایمان لانا ہے جو اُس نے باپ سے ہماری معافی اور ابدی زندگی کے لئے سرانجام دیا ہے۔ نجات شریعت کی تابعداری میں زندگی بسر کرنے سے نہیں ملتی۔ جو کچھ خداوند یسوع نے ہمارے لئے صلیب پر سرانجام دیا ہے، اس پر ایمان رکھنے سے نجات ایک بخشش کے طور پر ملتی ہے۔ ابرہام کی زندگی ہمیں بہت سے عظیم اسباق سکھاتی ہے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ مردِ خدا ابرہام کے ایمان کے تعلق سے ہم یہاں پر کیا سیکھتے ہیں؟ کیا آپ کی زندگی میں کچھ "ناممکن" دکھائی دینے والی چیزیں موجود ہیں؟ ناممکن صورتحال کے تعلق سے یہ باب آپ کو کیا سکھاتا ہے؟ کس طرح راستبازی ابرہام سے منسُوب کی گئی؟ کیا شریعت پر عمل پیرا ہونے سے اسے یہ معیار اور مقام مل سکتا تھا؟

☆۔ برہام کی زندگی کس طرح ایمان سے نجات کی ایک زبردست، موثر اور بہترین مثال ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔خداوند کی شکر گزاری کریں کہ اُس نے ہماری نجات کے لئے ہر ایک کام مکمل کر دیا ہے۔

☆۔خداوند کی شکر گزاری کریں کہ وہ اُن سب کو راستباز ٹھہرانے کے لئے تیار ہے جو خداوند یسوع کے صلیبی کام پر ایمان لاتے ہوئے خداوند یسوع کے وسیلہ سے اُس کے پاس آتے ہیں۔

☆۔ناممکن صورتحال کو آج ہی خداوند کے ہاتھوں میں دے دیں۔یہ بالکل دُرست اور واجب ہے،توکل کریں کہ وہ سب کچھ کرنے کی قدرت رکھتا ہے اور وہ ایسا ہی کرے گا۔کیا آپ ایسے لوگوں سے واقف ہیں جو ابھی تک اپنے نیک اعمال کی بنا پر نجات پانے کے لئے جانفشانی کر رہے ہیں۔چند لمحات کے لئے دُعا کریں تاکہ خدا اُن پر ایسی نجات کو عیاں کرے جو ایمان سے ملتی ہے۔

باب 12

خدا کے جلال کی اُمید

رومیوں 5:1-5

رومیوں کے نام لکھے گئے خط کے ابتدائی چند ابواب کا مرکزی نکتہ خداوند یسوع مسیح میں ایمان سے حاصل ہونے والی نجات ہے۔ ایک ایماندار کی زندگی میں اس راستبازی کے کیا نتائج سامنے آتے ہیں؟

مقدس پولس رسول ہمیں پہلی آیت میں بتاتے ہیں کہ چونکہ وہ ایمان سے راستباز ٹھہرے ہیں،اس لئے اب یسوع مسیح کے وسیلہ سے خدا کے ساتھ ہماری صلح ہو گئی ہے۔ راستباز ٹھہرایا جانا ایک قانونی فیصلہ ہے کہ ہمیں خدا کے ساتھ تعلق اور رشتہ رکھنے کا حق حاصل ہو گیا ہے۔ خداوند یسوع مسیح کے صلیب پر سرانجام دیئے گئے کام نے خدا اور ایک ایماندار کے درمیان ہر ایک رکاوٹ کو ختم کر دیا ہے۔ میرے گناہ مجھ پر سے اُٹھا لئے گئے ہیں اور اب وہ کبھی مجھ سے منسوب نہ ہوں گے۔ خواہ میری گزشتہ زندگی کتنی ہی ناپاک اور گناہ آلودہ تھی یا پھر میں کیسی ہی ناکامیوں سے دوچار ہوتا رہا ہوں۔ اگر اب میں راستباز ٹھہرایا جا چکا ہوں تو مجھے ایسی پاکیزگی دی گئی ہے گویا کہ میں نے کبھی گناہ کیا ہی نہیں۔ راستبازی خداوند یسوع مسیح پر ایمان لانے سے حاصل ہوتی ہے نہ کہ ہمارے کسی اچھے کام یا صوم و صلواۃ (دُعا اور روزہ) سے۔ مقدس

پولس رسول نے تو پہلے ہی بڑی وضاحت سے ہمیں بتا دیا ہے کہ راستبازی ایمان سے حاصل ہوتی ہے نہ کہ ہمارے کاموں کے وسیلہ سے۔ یہ خدا کی طرف سے ایک بخشش ہے نہ کہ ہمارے کاموں اور کاوشوں کا صلہ۔ راستباز ٹھہرائے جانے کا تعلق اس بات سے قطعاً نہیں کہ ہم خداوند کی تابعداری کے لئے کس قدر جانفشانی کرتے ہیں۔ یہ خدا کی طرف سے اُن سب کے لئے ایک بخشش اور انعام ہے جو خداوند یسوع کے صلیب پر سرانجام دئے گئے کام کو قبول کرتے ہوئے خداوند یسوع کو اپنا نجات دہندہ اور خداوند قبول کرتے ہیں۔ کیونکہ خدا اُنہیں معاف کر کے اُن پر مہربانی اور نظرِ عنائت کرے گا۔ اس کا نتیجہ خدا کے ساتھ صلح اور تعلقات میں بحالی ہے۔

مقدس پولس رسول ہمیں دوسری آیت میں یاد دلاتے ہیں کہ یسوع مسیح پر ایمان لانے سے خدا کے فضل تک رسائی حاصل ہو جاتی ہے۔ خداوند یسوع کے صلیب پر انجام دئے گئے کام سے پہلے، ہم خدا کے غضب الہیٰ کے نیچے تھے۔ خداوند یسوع کے صلیب پر سرانجام دئے گئے کام کے وسیلہ سے ہمارے لئے خدا کے فضل کے دروازے کھل گئے ہیں۔ جو مسیح پر توکل اور بھروسہ کرتے ہیں گناہ اُنہیں خدا کی برکات سے الگ نہیں کر سکتا۔ جس لمحہ ہم خداوند یسوع کو اپنا نجات دہندہ قبول کر لیتے ہیں، ہمارے لئے معافی، خدا کے ساتھ گہری قربت اور رفاقت، اور خدا کے ساتھ صلح کا دروازہ کھل جاتا ہے تاکہ ہم خدا کی برکات سے لطف اندوز ہو سکیں۔ بادشاہ کے فرزند ہوتے ہوئے یہ ہماری وراثت ہے۔

دوسری آیت قابلِ توجہ ہے کہ فضل اور برکت پانے کے لئے ہمیں آسمان پر جانے کا انتظار نہیں کرنا۔ مقدس پولس روم کے ایمانداروں کو یاد دلاتا ہے کہ وہ پہلے ہی اس فضل کے مقام پر

کھڑے ہو چکے ہیں۔ ہم اس دُنیا میں ہی خدا کی برکات کا تجربہ کر سکتے ہیں۔ ہم اپنی راہوں میں اس کی روشنی اور ہدایت کو اس زندگی میں حاصل کر سکتے ہیں۔

ایمان سے راستباز ٹھہرائے جانے کے وسیلہ سے ہم خدا کے جلال کی اُمید میں بھی خوشی اور شادمانی منا سکتے ہیں۔ (2 آیت) ہم جانتے ہیں کہ وہ دن دُور نہیں جب خداوند یسوع گناہ، موت اور ابلیس پر غالب آئے گا۔ وہ جو خدا کی معافی اور راستبازی کو حاصل کر چکے ہوں گے وہ خدا کی حضوری میں داخل ہو کر ہمیشہ کے لئے اس کے جلال میں زندگی بسر کریں گے۔ ہمارے پاس کس قدر زبردست اور زندہ اُمید ہے۔ یہ اُمید ہمیں اس لئے مل گئی ہے کیونکہ خدا نے اپنے بیٹے یسوع کے وسیلہ سے ہمیں اپنا بنا لیا ہے۔

راستباز ٹھہرائے جانے اور خدا کے ساتھ صلح ہو جانے کا یہ مطلب نہیں کہ ہم دُکھوں میں سے نہیں گزریں گے۔ اس زندگی میں دُکھ اور آزمائشیں ایک ایماندار کے لئے معمول کی بات ہے۔ مقدس پولس رسول 3 آیت میں ہمیں بتاتے ہیں کہ راستباز ٹھہرایا گیا شخص اب دکھوں اور آزمائشوں میں بھی خوشی اور شادمانی منا سکتا ہے۔ کیونکہ ایسا شخص جانتا ہے کہ دکھوں سے ثابت قدمی پیدا ہوتی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ دباؤ میں بھی رہیں لیکن اُمید کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔

کردار کی تعمیر کے لئے ثابت قدمی بہت ضروری ہے۔ اگر ہم آزمائشوں اور دُکھوں کے بغیر کردار کی تعمیر کر سکتے تو یہ بہت ہی اچھا ہوتا لیکن خدا کی بادشاہی کے اصول و قانون مختلف اور منفرد ہیں۔ اس لئے خدا ہمیں دُکھوں اور آزمائشوں سے گزار کر ہی مضبوط کرتا ہے۔ خداوند کی دلی آرزُو یہی ہے کہ ہمارے کردار کی تعمیر کرے اور زیادہ سے زیادہ ہمیں مسیح کی مانند

بنائے۔ مردِ خدا موسیٰ کو مدیان کے بیابان میں چالیس برس گزارنے پڑے تا کہ وہ اس قدر حلیم اور فروتن ہو جائے کہ خدا اُسے استعمال کر سکے۔ ایوب کو اپنا سب کچھ کھونا پڑا۔ اُس کا خاندان۔ گھر بار، مال و متاع حتیٰ کہ اسے اپنی صحت سے بھی ہاتھ دھونے پڑے۔ کیونکہ خدا اسے اپنی مرضی کے مطابق ڈھالنا اور بنانا چاہتا تھا۔ کسی بھی دھات کو آگ میں صاف کرنے کے لئے وقت تو درکار ہوتا ہے۔ باغ میں پھلوں کے پکنے اور کھیتوں میں سبزیوں کے تیار ہونے کے لئے بھی وقت درکار ہوتا ہے۔ ہماری روحانی زندگی میں بھی یہی اصول کارفرما ہوتے ہیں۔ خدا ہماری زندگی میں ثابت قدمی اور استقلال پیدا کرتا ہے تا کہ اسی ثابت قدمی اور قائم رہنے کے وسیلہ سے ہمارے کردار کی تعمیر ہو سکے۔

آزمائشوں اور کشمکش کا سلسلہ جاری رہے تو اس سے ہماری اُمید کی روشنی مدہم پڑنا شروع ہو جاتی ہے اور ہم شک و شبہات میں پڑ جاتے ہیں۔ مقدس پولس رسول ہمیں بتاتے ہیں کہ اگرچہ ثابت قدمی کردار کی تعمیر کرتی ہے۔ تاہم کردار کی تعمیر ہماری اُمید کو قائم رکھتی ہے۔ جب ہم خدا کی طرف سے سرزنش میں قائم اور ثابت قدم رہتے ہیں تو ہم زیادہ سے زیادہ اس کی صورت اور شبیہ پر ڈھلتے اور بنتے چلے جاتے ہیں۔ جیسے جیسے خداوند یسوع کا کردار ہماری زندگی میں فروغ پاتا چلا جاتا ہے اسی قدر ہماری اُمید بھی مضبوط ہوتی چلی جاتی ہے۔ جب ہمارا کردار مضبوط ہوتا چلا جاتا ہے تو پھر ہم خدا کے کام پر توکل اور بھروسہ کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ جب ہم اُس کی صورت اور شبیہ پر ڈھل جاتے ہیں تو پھر اُس کے وعدوں اور کلام پر ہم اور بھی زیادہ اعتماد کرنے لگتے ہیں۔ ہم اپنے لئے اُس کی محبت کی گہرائی کو سمجھنا شروع ہو جاتے ہیں۔ پھر ہمیں یہ اعتماد حاصل ہو جاتا ہے کہ خواہ کچھ بھی ہو ہم اُس میں محفوظ ہیں۔

مقدس پولس رسول ہمیں بتاتے ہیں کہ جو اُمید ہمارے پاس ہے وہ ہمیں مایوس نہیں ہونے دے گی۔(5آیت) جو لوگ خدا کے ساتھ صلح کر لیتے ہیں۔ خدا اپنی محبت اُن کے دلوں میں انڈیل دیتا ہے۔ وہ لوگ جو اپنے دلوں میں خدا کی محبت کو محسوس کرنا شروع ہو جاتے ہیں، خدا پر اعتماد اور بھروسے کے ساتھ دُکھوں اور آزمائشوں کا سامنا کرتے ہیں۔

ہماری زندگیوں میں خدا کا ہمیں راستباز ٹھہرانے کے کام کا کیا نتیجہ سامنے آتا ہے؟ خدا کے ساتھ ہماری صلح ہو جاتی ہے۔ سارے بندھن اور جوئے ٹوٹ جاتے ہیں۔ خدا کے فضل اور زندہ امید تک ہماری رسائی ممکن ہو جاتی ہے۔ نااُمیدی کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ خدا اپنے پاک روح کے وسیلہ سے اپنی محبت ہمارے دلوں میں انڈیل دیتا ہے۔ یہ ساری نعمت و برکات خوبصورت اور زبردست ہیں۔ جو کہ مسیح کے صلیب پر انجام دئے گئے کام کے نتیجہ میں حاصل ہوتی ہیں۔ خدا اپنے بیٹے خداوند یسوع کے صلیبی کام کے وسیلہ سے ہمیں راستباز اور پاک ٹھہراتا ہے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔راستباز ٹھہرائے جانے کا کیا مطلب ہے؟

☆۔جو لوگ خداوند یسوع مسیح پر ایمان لانے کے سبب سے راستباز ٹھہرائے جاتے ہیں اُنہیں کیا فوائد اور برکات حاصل ہوتی ہیں؟

☆۔خدا کی تنبیہ کے نیچے ثابت قدم رہنا کیونکر ضروری ہے؟ اس ثابت قدمی سے ہم میں کیا پیدا ہوتا ہے؟

☆۔خدا نے کس طرح اپنی محبت کو ہمارے دلوں میں انڈیلا ہے؟اس محبت کے کون سے شواہد موجود ہیں؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔خداوند کی شکر گزاری کریں کہ ہم اس دُنیا میں کئی ایک آسمانی برکات کا بھی تجربہ کر سکتے ہیں۔

☆۔خداوند سے ثابت قدم اور قائم رہنے کے لئے فضل اور توفیق مانگیں تاکہ خدا آپ میں مسیح کے کردار کو پیدا کر سکے۔

☆۔خداوند سے ایسے وقتوں کے لئے معافی مانگیں جب آپ دُکھوں اور آزمائشوں میں بڑبڑاہٹ کا شکار ہوئے حالانکہ خدا اس وقت آپ میں مسیح کا کردار پیدا کر رہا تھا۔

☆اس زندہ اُمید کے لئے خدا کی شکر گزاری کریں جو آپ کو مسیح یسوع کے صلیبی کام کے وسیلہ سے حاصل ہو گئی ہے۔

باب 13

جب ہم کمزور ہی تھے

رومیوں 5:6-11

رومیوں 5:16-15 میں پولس رسول نجات کے تعلق سے ایک اور زبردست نکتہ کو زیرِ بحث لاتے ہیں جو کہ خدا کی طرف سے ایک بخشش کے طور پر ملتی ہے خواہ آپ اُس کے معیار پر پورا نہ بھی اُترتے ہوں۔ پولس رسول ہمیں یاد کراتا ہے کہ جب ہم کمزور ہی تھے اور خدا کے دشمن بھی تھے۔ خداوند یسوع ہمیں نجات دینے کے لئے آیا۔

6 آیت میں پولس رسول ہمیں یاد کراتے ہیں کہ خداوند یسوع بالکل درست وقت پر نجات دینے کے لئے آیا۔ وہ اس وقت ہمیں بچانے کے لئے آیا جب ہم بالکل ناتواں، کمزور اور بے بس تھے اور اپنے لئے کچھ بھی کرنے سے قاصر تھے۔ بہت ضروری ہے کہ ہم اس نکتہ پر غور کریں جو مقدس پولس رسول یہاں پر اُجاگر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہم کمزور ہی تھے کہ خداوند ہمیں بچانے کے لئے آیا۔ شریعت تو کئی برسوں سے اپنی جگہ پر قائم تھی۔ کوئی بھی شریعت کی پابندی کرنے سے نجات نہ پا سکا۔ شریعت نے تو بس یہی کیا کہ کوئی بھی خدا کے معیار تک نہیں پہنچ سکتا۔ شریعت کے وسیلہ سے تو ہم پر سزا کا حکم ہوا۔ ہم خدا کے سامنے مجرم تھے اور ہم موت کے مستحق تھے۔ ہم گناہ کے سمندر میں غرق ہو رہے تھے۔ جب یسوع

ہمیں اپنی نجات پیش کرنے کے لئے آئے۔ وہ ہماری سزا کو اپنے اوپر لینے کے لئے آگیا۔ یہ نکتہ بھی قابل غور ہے کہ مسیح اس وقت مواجب ہم گنہگار ہی تھے۔وہ ہماری ضرورت کے تحت قربان ہو گیا۔ وہ ایسے لوگوں کے لئے قربان نہیں ہوا جو خود کو بچا سکتے تھے۔اُس کا کام رحم اور ترس پر مبنی تھا۔ یہ توان لوگوں پر خدا کا فضل تھا جو خدا کے دشمن تھے اور وہ اُن ہی کو بچانے کے لئے آگیا۔ بنی نوع انسان کی تاریخ میں، کچھ ایسے لوگ ہو گزرے ہوں گے جو اپنے کسی دوست یا محبوب کی خاطر موت کا جام پی گئے۔تاہم آج کی دنیا میں ایسا بہت کم ہوتا ہے۔ لیکن کون ہے جو کسی بد ترین مجرم یا اپنے دشمن کے لئے جان دے گا؟ تصور کریں کہ کوئی شخص کسی ایسے شخص کے لئے ہی قربان ہو رہا ہو جس نے اس کے بیٹے کو ہی قتل کیا ہو۔ تصور کریں کہ کوئی عورت کسی ایسے شخص کے لئے ہی جان دے رہی ہو جس نے اُس کے ساتھ زنا بالجبر کیا ہو۔ یسوع نے یہی کچھ تو کیا تھا۔ وہ اس وقت ہمارے لئے قربان ہوا جب ہم گنہگار اور اس کے دشمن تھے۔ ہم خدا کے آئین و احکام کے خلاف مزاحم ہوتے رہے۔ ہماری جسمانی فطرت روح کی فطرت سے بالکل بھی مطابقت نہیں رکھتی۔ جسمانی فطرت کی گہرائیوں میں۔، بدی اور گناہ کے بیج تھے۔ خداوند یسوع اچھے لوگوں کے لئے نہیں بلکہ انتہائی بُرے لوگوں کے لئے قربان ہوا۔

خدا کی محبت اُن ہی کے لئے ظاہر ہوئی جو خدا کے دشمن تھے۔ خدا نے راستبازوں کے لئے نہیں بلکہ انتہائی بُرے لوگوں کے لئے نجات کا بندوبست کیا۔ خداوند نے راستبازوں کے لئے نہیں بلکہ گنہگاروں کے لئے نجات کا قدم اُٹھایا تاکہ اُنہیں اپنے پاس لا سکے۔ جب ہم گنہگار ہی تھے۔ اُس نے قربان ہو کر یہ ثابت کر دیا کہ ہم کبھی بھی نجات کے معیار تک نہیں پہنچ سکتے

تھے۔ اُس نے ثابت کر دیا کہ ایک باغی گنہگار سے بھی وہ اس قدر محبت کرتا ہے کہ اُس کے لئے جان دے سکتا ہے۔ تا کہ اُسے خدا کے حضور پاک اور راستباز شخص کے طور پر پیش کرے۔

یسوع کے خون سے ہی ہم خدا کے حضور کھڑے ہونے کے قابل ہوئے۔ ہم تو گناہ کی سزا موت کے مستحق تھے۔ لیکن خدا نے اپنے ترس اور محبت میں آنے والے غضب سے بچا لیا۔ اگر ہم خدا کے دشمن ہوتے ہوئے اب اُس کے ساتھ صلح کر چکے ہیں تو کیا ہم یہ یقین دہانی حاصل نہیں کر سکتے کہ وہ ہمیں محفوظ رکھے گا کیونکہ اب ہم اُس کے فرزند قرار دئے گئے ہیں؟ جب ہم گنہگار اور باغی تھے تو اس نے ہماری فکر کی۔ کیا اب جب کہ ہم اُس کے خاندان کا حصہ بن چکے ہیں تو وہ ہمارا خیال نہ رکھے گا؟ کوئی وجہ نہیں کہ ہم اس پر شک کریں۔ اس ایمان اور اعتقاد میں ہم بڑی خوشی منا سکتے ہیں۔

اس سچائی میں ہمارے لئے سیکھنے کے لئے بہت سے اہم اسباق موجود ہیں۔ پہلی بات۔ ہم میں سے کوئی بھی نہیں جو نجات کو اپنی کاوشوں سے حاصل کر سکے۔ خداوند یسوع مسیح گنہگاروں کے لئے قربان ہونے کے لئے آیا جو خدا کے مقرر کردہ معیار تک پہنچنے سے قاصر تھے۔ وہ اس لئے قربان ہو گیا کیونکہ ہمارے پاس بچنے کا کوئی اور راستہ ہی نہ تھا۔ جب ہم اپنی انتہائی نکمی حالت میں تھے تو وہ اس لئے ہمارے لئے قربان ہو گیا۔ اُس نے ایسا اس لئے کیا کیونکہ وہ ہم سے محبت رکھتا تھا۔ اُس نے ہماری سزا اپنے اُوپر لے کر ثابت کر دیا کہ وہ ہم سے محبت رکھتا ہے۔ ہم تو کبھی بھی اس قدر اچھے نہیں ہو سکتے کہ اس کے معیار تک پہنچ پائیں۔ یہی بہتر اور لازم ہے کہ ہم اُس کے پاس آ کر اپنے گناہوں کا اقرار کریں اور اس بات کو بھی تسلیم کر لیں کہ ہم کسی طور پر بھی اس کے حضور پاک اور راستباز نہیں ٹھہر سکتے۔ اور جب تک وہ ہمیں معاف

نہ کر دے اور خداوند یسوع کے وسیلہ سے ہماری اس کے ساتھ صلح نہ ہو جائے۔ ہمارے پاس اس کے علاوہ اور کوئی اُمید نہیں ہے۔

سیکھنے والی دوسری بات یہ ہے کہ اس کی معافی کا تجربہ کرنے والا شخص اس میں پُر اعتماد زندگی بسر کر سکتا ہے۔ اگر اُس نے ہمارے ساتھ اس وقت محبت رکھی جب ہم باغی اور گنہگار تھے تو جب ہم لے پالک فرزند بن چکے ہیں تو وہ کبھی ہم سے دستبردار نہ ہو گا۔ ہم سب خدا کے ساتھ چلنے میں ناکام ہوئے۔ ہم سب جسمانی خواہشوں اور رغبتوں کے ساتھ حالت جنگ میں رہتے ہیں۔ ہم سب ٹھوکر کھا کر گر پڑتے ہیں۔ دشمن ہمیں اکثر آ کر یہ کہتا ہے کہ گر جانے کے باعث ہم خدا کے لائق نہیں رہے۔ وہ ہمیں یقین دلانے کی کوشش کرتا ہے کہ اگر ہم کامل طور پر اُس کے حضور چلنے میں ناکام رہے تو خدا ہم سے منہ پھیر لے گا۔ یاد رکھیں جب خداوند یسوع ہمارے لئے قربان ہوا تو ہم کامل نہیں تھے اس لئے ہمیں اب بھی بطور اُس کے فرزند اُس کی محبت اور معافی حاصل کرنے کے لئے کامل ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں اُس کی فراہم کرنے والی قدرت اور اس کی نگہداشت میں پر اعتماد ہونا چاہئے۔ چونکہ ہم اُس کے ہیں اس لئے وہ ہم سے دستبردار نہیں ہو گا۔ یہی بات ہمارے لئے بڑی خوشی اور شادمانی اور یقین دہانی پیدا کرتی ہے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔خداوند یسوع کی صلیبی موت کس طرح ثابت کرتی ہے کہ نجات اُس کی طرف سے ایک بخشش اور انعام ہے نہ کہ ہمارے کاموں کا صلہ؟

☆۔ہمارا راستباز ٹھہرایا جانا کس طرح ہم میں اعتماد پیدا کرتا ہے کہ ہم خدا کے حضور کھڑے ہونے کا مقدور رکھتے ہیں؟

☆۔جب ہم گنہگار تھے، مسیح ہمارے لئے قربان ہوا۔ اس سے ہمیں کیسا اعتماد حاصل ہونا چاہئے کہ وہ اب بھی ہماری حفاظت اور نگہبانی کرے گا؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔خداوند کی شکر گزاری کریں کہ اُس نے ہمارے ساتھ اس وقت محبت رکھی جب ہم گنہگار اور باغی تھے۔

☆۔خداوند کی شکر گزاری کریں کہ وہ ہم سے اس وقت بھی محبت رکھتا ہے جب بطور ایماندار ہم ناکامی سے دوچار ہو جاتے ہیں۔ ☆۔اگر آپ نے ابھی تک خداوند کی معافی کا تجربہ نہیں کیا، اُس کے پاس ابھی آکر اپنے گناہوں کا اقرار کریں۔ اُس سے معافی مانگیں۔ وہ آپ کو معاف کر کے خدا کے حضور راستباز شخص کے طور پر کھڑا کر دے گا۔

باب 14

ایک آدمی

رومیوں 5:12-21

اس حصہ میں، مقدس پولس رسول یہ ظاہر کرتے ہیں کہ کس طرح گناہ دُنیا میں داخل ہو کر بنی نوع انسان کے لئے ایک بڑا مسئلہ بن گیا۔ وہ یہ بھی بتاتے ہیں کہ کس طرح خداوند یسوع نے آکر اس مسئلہ کو حل کر کے ابدی زندگی کی پیش کش کی۔

پولس رسول اس بات سے آغاز کرتے ہیں کہ گناہ کس طرح دُنیا میں داخل ہوا۔ ابتدا میں خدا نے آدم اور حوا کو پیدا کر کے باغِ عدن میں رکھا۔ تا کہ وہ باغ کی باغبانی اور نگہبانی کریں۔ خدا نے باغ میں ایک درخت بھی لگایا اور آدم اور حوا کو منع فرمایا کہ وہ اُس کا پھل نہ کھائیں۔ خدا نے انہیں بتایا تھا کہ اگر وہ اس کا پھل کھائیں گے تو مر جائیں گے۔ خدا نے آدم اور حوا کے سامنے ایک آزمائش رکھی۔ ایسا کرنے سے اُس نے انہیں آزاد مرضی اور صلاحیت عطا کی کہ وہ چاہیں تو اس سے محبت کا چناؤ کر سکتے ہیں یا پھر اُس کی نافرمانی کا چناؤ۔ خدا چاہتا تھا کہ وہ جو بھی چناؤ اور فیصلہ کریں دل سے کریں۔ آدم اور حوا نے باغ کے اُس درخت سے پھل کھانے کا چناؤ کیا جو خدا نے انہیں منع کیا تھا۔ اس گناہ کے اثرات جلد ہی سامنے آگئے۔ آدم اور حوا کی خدا

کے ساتھ قربت اور رفاقت ختم ہو کر رہ گئی۔ گناہ کے اور بھی اثرات تھے جو نمودار ہونا شروع ہو گئے۔

12 ویں آیت میں، ہم پڑھتے ہیں کہ موت گناہ کے نتیجہ میں آئی۔ یہاں پر جسمانی موت اور روحانی موت دونوں کا ذکر ہو رہا ہے۔ آدم کو اسی خاک میں لوٹ کر جانا تھا جس میں سے وہ لیا گیا تھا۔ اس سے بھی بھیانک اور ہولناک بات یہ کہ اُس کے گناہ نے اُسے خدا سے جدا کر دیا تھا۔

یہ بھی قابلِ غور بات ہے کہ آدم اور حوا کے گناہ نے صرف اُن پر ہی اثرات نہ چھوڑے، 12 ویں آیت ہمیں بتاتی ہے کہ موت تمام بنی نوع انسان میں پھیل گئی۔ کیونکہ سب نے گناہ کیا۔ غور کریں کہ اس سے پہلے کہ بنی نوع انسان رُوئے زمین پر پیدا ہوتے، وہ پیدا ہونے سے قبل ہی گنہگار ٹھہرا دیئے گئے۔ آدم سے پیدا ہونے والی تمام نسلوں نے گنہگار ہی ہونا تھا۔ مقدس پولس رسول ہمیں یاد دلاتے ہیں (13 ویں آیت) شریعت دئے جانے سے قبل گناہ دُنیا میں موجود تھا۔ چونکہ موسیٰ کو شریعت دئے جانے سے پہلے گناہ دُنیا میں موجود تھا، تو بھی شریعت کے بغیر لوگوں کو گناہ کی وسعت کا اندازہ نہیں ہوا تھا۔ شریعت نے ظاہر کیا کہ اس صورتحال میں خدا کس چیز کی توقع کرتا رہا۔ اب لوگوں کے پاس ایک آئینہ آگیا تھا کہ وہ اس میں خود کو دیکھ سکتے۔ جب انہوں نے اپنے آپ کو اس آئینہ میں دیکھا تو انہیں کسی طور پر بھی اپنی صورت اچھی دکھائی نہ دی۔ اس آئینے نے دکھا دیا کہ انسان خدا کے مقصد اور معیار سے گر کر کس قدر دور جا چکا ہے اور کس قدر بڑا فاصلہ پیدا ہو گیا ہے۔ شریعت کے دور سے پہلے زندگی گزارنے والے بھی موت کی سزا کے نیچے تھے۔ (14 آیت) یہ موت اور خدا سے جدائی اس وقت بھی اپنا کام دکھا رہی تھی جب ابھی شریعت نہیں دی گئی تھی۔ ہو سکتا ہے کہ ہم نے کبھی

خدا کے تقاضوں کے بارے میں نہ سنا ہو۔ تو بھی ہم مجرم ہیں۔ گناہ نے ہمیں خدا سے جدا کر کے اس کی عدالت کے ماتحت کر دیا۔ تصور کریں کہ کوئی مرد یا عورت یہ کہہ رہی ہو۔" میں تو اپنے جسم میں کینسر کو قبول نہیں کر سکتی، کیونکہ میں نے تو ایسی کسی بھی بیماری کا نام تک نہیں سنا۔" یہی حال گناہ اور موت کا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ہم اپنی صورتحال سے پوری طرح آگاہ اور واقف نہ ہوں یا پھر اپنے حالات سے غافل ہوں۔ لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ یہ غفلت اور عدمِ معرفت ہمیں تباہی اور بربادی سے بچا لے گی۔

وہ لوگ جو آدم اور موسیٰ کے دَور میں زندگی بسر کرتے تھے، ان کے پاس وہ علم و معرفت نہیں تھی جو شریعت کے وسیلہ سے حاصل ہوئی، تو بھی وہ گناہ کی لعنت کے نیچے تھے، خواہ وہ اس تعلق سے بالکل ہی بے علم تھے۔ دُنیا میں بہت سے لوگ ہیں جنہیں اس بات کا علم ہی نہیں کہ خدا گناہ کے تعلق سے کیا کہتا اور کیا محسوس کرتا ہے تو بھی اس لاعلمی کے باوجود وہ گناہ کے سبب خدا کی عدالت کے نیچے اور خدا سے جدا ہیں۔ مقدس پولس رسول نے روم کے ایمانداروں کو بتایا (14 آیت) کہ آدم آنے والے دوسرے آدم کی تصویر تھا۔ اس نے اپنی بات کی وضاحت کے لئے بیان کیا کہ آدم کے وسیلہ سے کیا ہوا اور اس کے برعکس خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے کیا ہوا۔ 15 ویں آیت میں، وہ روم کے ایمانداروں کو بتاتا ہے کہ خداوند یسوع نے اس گناہ کے ساتھ حساب تمام کیا جو آدم سے سرزد ہو گیا تھا۔ آدم کے گناہ کے سبب سے تمام مر گئے۔ تاہم خدا کے فضل کا دھارا خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے بہنے لگا۔ پہلا آدم موت کا سبب بنا جبکہ دوسرا آدم یعنی خداوند یسوع فضل کا۔ آدم کے گناہ کے باعث ساری دنیا خدا کی عدالت

کے نیچے آگئی۔ اس کے برعکس، خداوند یسوع کی موت کے وسیلہ سے ہم خدا کے حضور راستباز ٹھہرائے جا سکتے ہیں۔ (16 آیت)

اگرچہ آدم کے وسیلہ سے تمام انسانوں میں موت پیدا ہو گئی۔ تو بھی خداوند یسوع مسیح کو قبول کرنے والوں کو خدا کی طرف سے مفت راستباز ٹھہرائے جانے کی نعمت اور بخشش میسر آتی ہے۔ (17 آیت) آدم کا گناہ پوری دُنیا پر سزا کے حکم کو لانے کا سبب ٹھہرا لیکن خداوند یسوع کا صلیبی کام ان سب کے لئے راستبازی اور نئی زندگی لاتا ہے جو خداوند یسوع کو اپنا نجات دہندہ اور خداوند قبول کرتے ہیں۔ ایک ہی شخص کی نافرمانی سے بہت سے لوگ گنہگار ٹھہرے، تاہم خداوند یسوع کی فرمانبرداری سے بہت سے لوگ خدا کے حضور راستباز ٹھہر سکتے ہیں۔

گناہ اور خدا سے جدائی کا علاج موجود ہے۔ خداوند یسوع آدم کے گناہ کی سزا اپنے اوپر لینے کے لئے آیا۔ تاکہ وہ لوگ جو اس پر ایمان لائیں راستباز ٹھہرائے جا سکیں۔ ایک افسوسناک حقیقت یہ ہے کہ بہت سے لوگ اس بات کو سمجھتے ہی نہیں کہ وہ گناہ اور عدالت کے نیچے ہیں۔ میں ایسے لوگوں سے مل چکا ہوں جو مجھے بتاتے ہیں وہ جھوٹ نہیں بولتے، چوری نہیں کرتے، زناکاری میں مبتلا نہیں۔ وہ اپنے پڑوسیوں سے محبت کرتے ہیں، گرجہ گھر عبادت کے لئے جاتے ہیں اور اپنے ملک کے وفادار شہری بھی ہیں۔ ایسے لوگ اپنے آپ کو گنہگار نہیں سمجھتے۔ اسی لئے تو خدا نے اپنے بندہ موسیٰ کی معرفت شریعت دی تھی۔ 20 ویں آیت میں پولس رسول ہمیں یاد کراتے ہیں کہ شریعت اس لئے دی گئی تاکہ گناہ بے نقاب ہو۔ خدا نے شریعت اس لئے دی تاکہ ظاہر ہو جائے کہ ہم خدا کے قائم کردہ معیار سے کس قدر نیچے گر چکے ہیں۔

شریعت ایک آئینے کی مانند ہے جو یہ ظاہر کرتی ہے کہ ہم اصل میں ہیں کیا۔ یہ ہماری گناہ آلودہ فطرت کا ثبوت ہے۔

مقدس پولس رسول 20 ویں اور 21 ویں آیت میں ہمیں بتاتے ہیں کہ جہاں گناہ زیادہ ہوا وہاں خدا کا فضل اور بھی زیادہ ہوا۔ خداوند یسوع کا فضل اور معافی اُن سب کو ملتی ہے جو خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے اس کے پاس آتے ہیں، اپنے گناہوں کو تسلیم کر کے معافی کے طلبگار ہوتے ہیں۔ گناہ کائنات کے طول و عرض میں پھیل چکا ہے۔ کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو گناہ کے اثرات سے متاثر نہیں ہوا۔ گناہ تو ہمیں موت کی راہ پر گامزن کئے ہوئے تھا اور ہم خدا سے الگ اور جدا تھے۔ کوئی اُمید نہیں تھی۔ لیکن خداوند یسوع ہمارے گناہوں کی معافی کے لئے مر گیا۔ گناہ ایک شخص کے وسیلے سے دُنیا میں آیا لیکن خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے ہم اُس کے بد اثرات سے محفوظ اور آزاد ہو سکتے ہیں۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ آدم کے وسیلہ سے گناہ کا دروازہ کھلنے کے کیا اثرات مرتب ہوئے ؟ آج گناہ آلودہ فطرت کے کیا شواہد موجود ہیں ؟

☆۔ کیا آپ کی ملاقات کبھی ایسے لوگوں سے ہوئی ہے جو اس بات پر یقین ہی نہیں رکھتے کہ وہ گنہگار ہیں ؟ یہ حوالہ اس تعلق سے کیا کہتا ہے ؟

☆۔ شریعت کا کیا کردار ہے ؟ خداوند یسوع گناہ کے مسئلہ کو کس طرح حل کرتے ہیں ؟

چند اہم دُعائیہ نکات

خداوند کی شکر گزاری کریں کہ اس نے آکر گناہ کے مسئلہ کا حل پیش کر دیا۔

خداوند کی شکر گزاری کریں کہ آپ گناہ کے بندھن اور اُس کی سزا سے آزاد ہو چکے ہیں۔

چند لمحات ایسے دوست کے لئے دُعا میں وقت گزاریں جو ابھی تک اس بات کو نہیں سمجھتا کہ وہ خدا کے غضب و سزا کے نیچے ہے۔

باب 15

کیا ہم گناہ کریں؟

حصہ اوّل

رومیوں 6:1-14

گزشتہ ابواب میں پولس رسول یہ ثابت کرتے رہے کہ نجات خداوند یسوع کے صلیبی کام پر ایمان لانے کے وسیلہ فضل سے ملتی ہے۔ نجات کسی طور پر بھی شریعت کی تابعداری کا نتیجہ نہیں ہے۔ وہ اپنے قارئین کو یہ بھی یاد کراتے ہیں کہ خداوند اُن کے گناہ سے بڑا ہے۔ وہ تیسرے باب میں وضاحت پیش کر چکے ہیں کہ خدا نے کس طرح گنہگار قوم اسرائیل کو اپنے مقصد کی تکمیل کے لئے استعمال کیا۔

یہ تعلیم ہمارے سامنے دو طرح کے سوال لاتی ہے۔ جن کو مقدس پولس رسول نے اس حصہ میں بیان کیا ہے۔ پہلے حصے کا تعلق ہمارے روّیے سے ہے۔ اگر ہم شریعت کے ماتحت نہیں رہے، تو کیا ہمارے پاس گناہ کرنے کا عذر آگیا ہے؟ اگر ہمارے گناہوں کی معافی یہ ظاہر کرتی ہے کہ خدا کس قدر محبت کرنے والا اور رحیم و مہربان ہے۔ تو پھر ہم اور زیادہ گناہ کیوں نہ کریں تاکہ دنیا کو معلوم ہو کہ ہمارا خدا کس قدر معاف کرنے اور محبت کرنے والا ہے؟ سوالات کی

دوسری قسم میں شریعت کے تعلق سے ہماری ذمہ داری کا بیان ہے۔ اگر ہم شریعت کے ماتحت نہیں ہیں، تو کیا اس کا مطلب ہے کہ ہمیں اب شریعت پر عمل پیرا نہیں ہونا چاہیئے؟ چونکہ اب ہم شریعت کے ماتحت نہیں ہیں اس لئے ہم جو کچھ مرضی کرتے پھریں۔

مقدس پولس رسول پہلی آیت میں ایسے ہی ایک سوال کا جواب دیتے ہیں۔ "پس ہم کیا کہیں؟ کیا گناہ کرتے رہیں تاکہ فضل زیادہ ہو؟ ہر گز نہیں؟ ہم جو گناہ کے اعتبار سے مر گئے۔ کیونکر اس میں آئندہ کو زندگی گزاریں؟" آئیں اس سوال کو تھوڑا تفصیل کے ساتھ زیر غور لائیں۔ خدا نے اپنی محبت کو ہم پر یوں ظاہر کیا کہ جب ہم گنہگار ہی تھے، اس نے ہم تک رسائی حاصل کر کے ہمارے گناہوں کی معافی کا بندوبست کیا۔ اس نے اپنے بیٹے کو اس دُنیا میں صلیبی موت برداشت کرنے کے لئے بھیجا تاکہ اس کا فضل اور اُس کی معافی دُنیا پر ظاہر ہو جائے۔ اگر ہمارے گناہوں کی معافی میں خدا کا فضل دکھائی دیتا ہے۔ تو کیا یہ بات قابل فہم نہیں کہ ہم مزید گناہ کرتے رہیں تاکہ یہ ظاہر ہوتا رہے کہ وہ کس قدر فضل کرنے والا اور محبت کرنے والا خدا ہے؟

مقدس پولس رسول دوسری آیت میں اس سوال کا جواب دیتے ہیں۔ " ہر گز نہیں" اس نے روم کی کلیسیا کو بتایا کہ ایماندار کے طور پر وہ گناہ کے اعتبار سے مر گئے اور اب اُنہیں گناہ میں زندگی بسر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مقدس پولس رسول نے اُنہیں یاد کرایا کہ جنہوں نے مسیح یسوع میں شامل ہونے کا بپتسمہ لیا، اُنہوں نے اُس کی موت کو اپنے اُوپر لے لیا۔ وہ اُس کے ساتھ اُس بپتسمہ کے وسیلہ سے دفن ہو گئے۔ تاکہ جس طرح یسوع مردوں میں سے جی اُٹھا وہ بھی دوبارہ زندہ ہوں۔ ان آیات میں ہمیں دو چیزوں پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ پہلی

بات۔ مقدس پولس رسول ہمیں بتاتے ہیں کہ ہم بطور ایماندار گناہ کے اعتبار سے مر چکے ہیں۔ جب خداوند یسوع مسیح صلیب پر قربان ہوئے تو اُنہوں نے ہمارے گناہوں کو اپنے اوپر لے لیا۔ خداوند یسوع کے صلیبی کام کو قبول کرنے کے وسیلہ سے ہم نے اپنے گناہوں کی موت کو بھی اس کے ساتھ صلیب پر قبول کر لیا۔ جو لوگ خداوند یسوع کو اپنا نجات دہندہ قبول کر لیتے ہیں وہ گناہوں اور پرانے طرزِ زندگی کے اعتبار سے مر جاتے ہیں۔

دوسری بات جس پر ہمیں غور کرنے کی ضرورت ہے کہ ہمارا بپتسمہ لینا گناہ کی اس موت کی علامت ہے۔ مقدس پولس رسول روم کے ایمانداروں کو بتاتے ہیں کہ اُنہوں نے مسیح کی موت کا بپتسمہ لیا۔ مختلف کلیسیائیں مختلف طرح سے بپتسمہ کی رسم ادا کرتی ہیں۔ ایسے لوگ جو پانی میں مکمل طور پر ڈوب جانے کے وسیلہ سے بپتسمہ لیتے ہیں۔ یہ علامت بالکل واضح اور صاف ہے۔

بپتسمہ لینے والے کو پانی میں اتارا جاتا ہے جہاں پر وہ مکمل طور پر پانی میں ڈوب جاتا ہے۔ یہ ایک یاد دہانی ہے کہ بپتسمہ پانے والا شخص مسیح کی اُس موت سے مشابہت پیدا کرتا ہے جو اُس نے اُس کی خاطر صلیب پر برداشت کی۔ بپتسمہ پانے والا پانی میں ڈوبا (دفن) ہی نہیں رہتا۔ بلکہ اُسے پانی سے باہر (دوبارہ زندہ کیا جانا) بھی لایا جاتا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ اُس نے مسیح میں نئی زندگی کو حاصل کر لیا ہے۔

بپتسمہ میں، ہم مسیح کی موت کے ساتھ مشابہت پیدا کرتے ہیں۔ صرف یہی نہیں اس سے آسمانی باپ کے سامنے ہمارا نیا مقام بھی واضح ہو جاتا ہے جو مسیح یسوع میں ہمیں حاصل ہوتا ہے۔ عہد عتیق میں، جب کوئی شخص کسی عورت کو طلاق دیتا تھا تو پھر اُس عورت کے پاس

دوبارہ اُس شوہر سے رجوع کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہوتا تھا۔ گناہ سے الگ ہونے میں بھی ایسی ہی صورتحال ہوتی ہے۔ مسیح کے ساتھ یگانگت پیدا کرنے والے بھی گناہ اور موت کو طلاق دے دیتے ہیں اور اُن کے پاس پھر پُرانی راہوں پر جانے کا کوئی حق واختیار نہیں ہوتا۔

دوسری مثال پر غور فرمائیں۔ تصور کی آنکھ سے دیکھیں کہ ایک شادی شدہ جوڑا گھر فروخت کر رہا ہے، ایک دن اُنہیں خریدار مل جاتا ہے اور خرید وفروخت تحریری طور پر مکمل ہو جاتی ہے۔ اس دن کے بعد ان کا اس گھر پر کوئی حق نہیں رہتا۔ گھر تو وہیں پر موجود رہتا ہے لیکن ان کے پاس اس کی ملکیت باقی نہیں رہتی۔ بغیر دعوت یا اجازت اس گھر میں داخلہ خلافِ قانون اور دخل اندازی شمار ہو گا۔

اب مسیح کے ساتھ ہمارا تعلق اور رشتہ بھی ایسا ہی ہے۔ ہم نے مسیح کے ساتھ ایک تعلق اور رشتہ قائم کر لیا ہے۔ اب ہمارے پاس کوئی حق نہیں کہ پُرانی ڈگر پر واپس جائیں۔ مقدس پولس رسول ہمیں یاد کراتے ہیں کہ ہماری پُرانی انسانیت مسیح کے ساتھ مصلوب ہو چکی ہے۔ (6 آیت) تاکہ ہم آیندہ کو اُس کی غلامی میں زندگی بسر نہ کریں۔ گناہ اور پُرانی انسانیت کے ساتھ ہمارا تعلق اور رشتہ منسوخ ہو چکا ہے۔ جس طرح مرنے کے بعد کسی شخص کے ساتھ کوئی تعلق اور رشتہ قائم نہیں رہتا، اسی طرح مسیح کے ساتھ ہماری موت گناہ کے ساتھ ہمارا رشتہ ختم کر دیتی ہے کیونکہ ہمارا نیا مالک خداوند یسوع بن جاتا ہے۔ اب ایک ایماندار اپنے نئے مالک خداوند یسوع کے لئے ہی جیتا اور زندگی بسر کرتا ہے۔ 8 تا 10 آیت میں مقدس پولس رسول رومیوں کی کلیسیا کو یاد کراتے ہیں کہ اگر وہ مسیح کے ساتھ مر گئے تو وہ مسیح کے ساتھ نئی زندگی پانے کے لئے دوبارہ زندہ بھی ہوں گے۔ جب مسیح مر کر دوبارہ زندہ ہوا تو اُس نے یہ ثابت کر

دکھایا کہ وہ موت پر غالب آگیا ہے۔ اُس نے ثابت کر دکھایا کہ وہ موت پر اختیار اور قدرت رکھتا ہے۔ اگر وہ موت پر غالب آگیا تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اب موت کا اُس پر کوئی اختیار نہیں ہے۔ چونکہ یسوع موت پر غالب آگیا ہے۔ اُس پر ایمان رکھنے والے بھی اُس کے نام سے موت پر فتح پائیں گے۔ ایماندار اور خدا کے فرزند ہوتے ہوئے، ہم بھی موت پر فتح پاتے ہیں۔ ہماری یہ اُمید ہے کہ ہم دوبارہ زندہ ہو کر ہمیشہ ہمیشہ مسیح کے ساتھ رہیں گے۔

مقدس پولس رسول بیان کرتے ہیں کہ مسیح " ہمیشہ کے لئے" گناہ کی خاطر قربان ہوا۔ باالفاظ دیگر، وہ لوگ جو مسیح کے پاس آتے ہیں وہ بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے گناہ کے اعتبار سے مر جاتے ہیں۔ اُس کی موت نے گناہ کی ساری قدرت پر غلبہ پالیا ہے۔ یہاں پر ایک اہم سوال پیدا ہوتا ہے۔ اگر یسوع گناہ پر غلبہ پانے کے لئے صلیب پر مر گیا تو پھر ہم کیوں آج بھی گناہ کو اس دُنیا میں ابتری پھیلاتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ یہ سچ ہے کہ یسوع گناہ پر فاتح ہونے کے لئے موا۔ یہ بھی سچ ہے کہ ہم اس دنیا میں ہر طرف گناہ ہی گناہ دیکھتے ہیں۔ ہم کس طرح ان دو متضاد باتوں کو سمجھ سکتے ہیں؟ جب یسوع مر گیا تو قانونی طور پر گناہ کا اختیار ہماری زندگی پر سے ختم ہو گیا۔ ہم اس کی سزا سے چھوٹ گئے۔ اگرچہ ہم سے اس دُنیا میں اب بھی گناہ سر زد ہو جاتا ہے، تاہم مسیح کا صلیب پر کیا گیا کام ان گناہوں کو ڈھانپ لیتا ہے تاکہ وہ گناہ ہمیں خدا سے جدا نہ رکھیں۔ بہت سی ایسی بیماریاں ہیں جو کسی وقت میں بڑی مہلک تھیں۔ آج ان بیماریوں کے علاج معالجے دریافت ہو چکے ہیں تاکہ لوگ ان بیماریوں سے نہ مریں۔ جو بیماری کسی وقت بڑی مہلک تھی اب ایک گولی یا ایک سوئی سے اس کا علاج ممکن ہو گیا ہے۔ اگرچہ وقت کے ساتھ ساتھ ہم کئی ایک بیماریوں کے علاج دریافت کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں، اس کے

باوجود لوگ کئی ایک مہلک بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔فرق صرف یہ ہے کہ خواہ ہم بیمار ہو بھی جائیں علاج ممکن ہو گیا ہے۔ان بیماریوں اور کمزوریوں کا زور ٹوٹ چکا ہے۔

گناہ کا بھی کچھ ایسا ہی معاملہ ہے۔خداوند یسوع نے گناہ کا علاج فراہم کر دیا ہے۔اُس کی موت نے گناہ کے زور پر غلبہ پالیا ہے۔اب ہمیں ابدیت میں ہلاکت اور تباہی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا، بشرطیکہ ہم خداوند یسوع کے صلیبی کام کو قبول کر کے خداوند کو اپنا شخصی نجات دہندہ قبول کر چکے ہیں۔گناہ تو ہمارے ارد گرد موجود ہے لیکن صلیب پر اُس کا زور اور اُس کی قدرت ختم کر دی گئی ہے۔

اگر گناہ کا علاج موجود ہے۔تو پھر کیونکر کوئی شخص اس میں زندگی بسر کرنا جاری رکھے گا؟ابدی اور نئی زندگی پانے والا شخص کیونکر گناہ اور موت کی طرف جانا پسند کرے گا؟اگر ہم روشنی سے واقف ہو چکے ہیں تو کیونکر تاریکی کی طرف جانا چاہیں گے؟اگر ہم صحت پا چکے ہیں تو کیونکر بیماری میں مبتلا ہونا چاہیں گے؟نہ صرف یہ کہ ہمارے پاس گناہ کی طرف لوٹنے کا کوئی حق باقی نہیں ہے، بلکہ ایسا سوچنا بھی حماقت اور گمراہی ہو گا۔

مقدس پولس رسول ہمیں اس بات کے لئے ابھارتے ہیں کہ گناہ تمہارے بدنوں پر حکمرانی نہ کرنے پائے۔چونکہ خداوند یسوع نے ہمیں گناہ کا علاج فراہم کر دیا ہے،اس لئے لازم ہے کہ ہم گناہ کو اپنے بدنوں پر حکمرانی نہ کرنے دیں۔ جسم کی پُرانی رغبتوں اور خواہشوں کی طرف متوجہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔اب ہم گناہ کے غلام نہیں رہے۔ غور کریں کہ اب چناؤ ہمارے پاس ہے۔ ضرورت ہے کہ ہم مسیح کی زندگی کا چناؤ کریں اور گناہ کی ڈگر سے واپسی کا راستہ اختیار کریں۔ ہمیں چناؤ کرنا ہے کہ گناہ ہمارے فانی بدنوں پر راج نہ کرنے پائے۔گناہ

کرنے کی آزمائش آنے پر ہم گناہ پر غالب آئیں اور اپنے بدن سے اسے نکل جانے کا حکم دیں۔ لازم ہے کہ ہمارے بدن گناہ اور بدی کے لئے ایک آلہ کار کے طور پر استعمال نہ ہوں۔ بجائے اس کے ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے بدن کو زندہ اور پاک قربانی کے طور پر پیش کرتے ہوئے خود کو مکمل طور پر خداوند یسوع کے تابع کر دیں۔ وہ لوگ جو خداوند یسوع مسیح کو اپنا شخصی نجات دہندہ قبول کر چکے ہیں، لازم ہے کہ وہ گناہ کی طرف سے اپنا منہ پھیر لیں۔ بالکل ایسے ہی جس طرح ایک وفادار شوہر ایک بیوی سے عہد وفا نبھاتا ہے۔ اسی طرح ایک ایماندار کو بھی خدا کے ساتھ عہد وفا نبھانا چاہئے۔ اس راہ پر آزمائشیں تو آئیں گی۔ لازم ہے کہ ہم ان آزمائشوں کا مقابلہ کریں۔ لازم ہے کہ ہم گناہ کے اعتبار سے مر کر مسیح کے لئے زندہ رہیں۔ "کیا گناہ کریں تاکہ فضل زیادہ ہو؟"

وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں دراصل وہ یہ ثابت کرتے ہیں کہ ابھی تک اُنہیں اس بات کا علم ہی نہیں ہوا کہ مسیح یسوع نے اُن کے لئے خدا کے فضل سے صلیب پر کیا کچھ کر دیا ہے۔

چند غور طلب باتیں

گناہ کے اعتبار سے مرنے کا کیا مطلب ہے؟ کیا اس کا معنی ہے کہ ہم مزید گناہ نہیں کرتے؟

جب ہم مسیح کے پاس آجاتے ہیں، بپتسمہ کس طرح سے اس تبدیلی کی علامت ہے؟

اگر مسیح گناہ کو شکست دینے کے لئے آیا تو پھر ہم آج کے دَور میں گناہ کو ہر طرف کیوں دیکھتے ہیں؟ جب ہم مسیح کے ساتھ مر گئے تو ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟

کیا آپ ایسے شخص کے طور پر زندگی بسر کر رہے ہیں جو مسیح یسوع کے ساتھ ایک ہو چکا ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔ خداوند کی شکر گزاری کریں کہ اُس نے گناہ کا علاج فراہم کر دیا ہے۔

☆۔ خداوند سے فضل اور توفیق مانگیں تاکہ آپ خداوند اور اس کے مقصد سے عہد وفا نبھا سکیں۔

☆۔ خداوند سے کہیں کہ وہ آپ کی زندگی کا کوئی بھی ایسا حصہ دکھائے جو ابھی تک مکمل طور پر مسیح کے تابع نہیں ہے۔

باب16

کیا ہم گناہ کریں؟

حصہ دوئم

رومیوں6:15-23

اس حصہ میں مقدس پولس رسُول اُن چند اعتراضات کا جواب دیتے ہیں جو فضل سے خداوند یسوع مسیح پر ایمان لانے ملنے والی نجات کی تعلیم پر اُٹھائے گئے تھے۔ پچھلے حصہ میں ابتدائی چند اعتراضات کا جواب دیا گیا۔ مثال کے طور پر اگر ہمارا گناہ خدا کے فضل اور معافی کو ظاہر کرتا ہے تو بھی ہمارے پاس کوئی عُذر نہیں کہ ہم گناہ کرتے رہیں تاکہ ہم خدا کے فضل کو اَور زیادہ دیکھ سکیں۔

15ویں آیت میں پولس رسُول کی تعلیم پر دوسرا اعتراض سامنے آتا ہے۔ جو کہ اس باب میں زیر بحث آئے گا۔ مقدس پولس رسول نے پچھلے باب میں یہی تعلیم دی کہ اب ہم شریعت کے ماتحت نہیں بلکہ فضل کے ماتحت ہیں۔ کچھ ایسے لوگ بھی تھے جو یہ کہتے ہوئے پولس رسول کی تعلیم پر اعتراض اُٹھاتے تھے۔ کہ اگر ہم شریعت کو بالائے طاق رکھ دیں تو پھر لوگ من چاہی زندگی بسر کریں گے اور ہر کوئی اپنی ڈگر پر بڑھتا چلا جائے گا۔ مقدس پولس رسول

نے 16 ویں آیت میں اس اعتراض کا جواب دیا ہے۔ کہ جب کوئی شخص خود کو کسی کی غلامی میں دے دیتا ہے تو پھر مکمل طور پر اس کے تابع ہو جاتا ہے۔ مقدس پولس رسول نے اُنہیں یاد کرایا کہ وہ گناہ کے غلام اور خدا سے جدا تھے۔ تاہم اُنہوں نے ملنے والی تعلیم کی بنیاد پر پورے دل سے نئی زندگی کو قبول کر لیا۔(17ویں آیت) یہ تعلیم ایمان سے راستبازی کے طرزِ زندگی کے بارے میں تھی جس کے بارے میں پولس رسول نے اُنہیں تعلیم دی تھی اور اب بھی دے رہا تھا۔

18ویں آیت پر غور کریں کہ اُس تعلیم نے اُنہیں گناہ کے زور سے رہائی بخش دی تھی۔ جب انہیں خداوند یسوع کے اس دنیا میں آنے اور اس نجات کی پیش کش کی سمجھ آئی تو اُنہوں نے پورے دل سے اس تعلیم کو قبول کر لیا۔ اُنہوں نے یسوع تک رسائی حاصل کی خود کو راستبازی کے فرزند کے طور پر پیش کر دیا۔ مقدس پولس رسُول نے " انسانی اصطلاح میں" اس بات کی وضاحت کی۔ اُس نے اپنے قارئین کو یاد کرایا کہ وہ کس طرح اپنے بدنوں کو ناپاکی، ہر طرح کی بدی اور گناہ کے لئے غلاموں کی طرح پیش کر دیا کرتے تھے۔ جب وہ ایسی زندگی بسر کر رہے تھے تو پھر اُنہیں سمجھ آگئی کہ مقدس پولس رسول کیا بات کر رہا ہے۔ ان کے بدن گناہ آلودہ خواہشوں اور عیش و عشرت کے لئے مخصوص ہو چکے تھے۔ پولس رسول اُنہیں ماضی یاد کراتے ہوئے نصیحت کرتا ہے کہ وہ جس طرح اپنے بدنوں کو گناہ اور ناپاکی کے لئے غلاموں کی طرح دے دیتے تھے لازم ہے کہ اب وہ راستبازی کے لئے اپنے بدنوں کو خدا کے حوالہ کریں۔ جب وہ گناہ کے غلام تھے تو انہیں مسیح کی راستبازی کا کچھ علم نہیں تھا۔ اُن کی زندگیوں پر خدا کے کلام یا روح القدس کی رہنمائی کا کوئی اختیار نہیں تھا۔

(20آیت)تاہم یسوع نے اُنہیں اپنی جان کی قیمت دے کر کے پُرانے مالک سے قانونی طور پر خرید لیا تھا۔ اُس نے اُنہیں اپنے لئے خرید لیا تھا۔ اب وہ اُس کے غلام ہو چکے تھے۔ مقدس پولس رسول نے روم کے ایمانداروں سے کہا کہ وہ غور کریں کہ جب وہ گناہ میں زندگی گزارتے تھے تو اُن کا طرزِ زندگی، روّیے اور طرزِ فکر کیسا تھا۔ (21ویں آیت)جب وہ اپنی ماضی کی زندگی پر نظر کرتے تھے تو اُنہیں شرمندگی کا احساس ہوتا تھا کہ وہ کس طرح گناہ کے ظالم مالک کی غلامی میں زندگی بسر کرتے تھے۔ اُن کی زندگیاں بدی، گناہ اور عیش و عشرت کے لئے غلامی کی حالت میں تھیں۔ اُن کی زندگیاں شرم، خشک سالی، تنہائی اور کھوکھلے پن کا شکار تھیں۔ گناہ اور بدی کی زندگی میں اُن کے لئے کوئی اُمید نہیں تھی۔

مسیح کے خادم ہوتے ہوئے اب وہ کیسے فرق کا تجربہ کر رہے تھے۔ مسیح کی تابعداری میں زندگی بسر کرنے کے فوائد اور اُس کی خداوندیت اور حاکمیت میں رہنے کے فوائد کا گناہ کی غلامی اور اسیری سے بالکل بھی موازنہ نہیں کیا جا سکتا ہے۔ یہ قطعی طور پر دو مختلف چیزیں ہیں۔ اب اُنہیں مسیح یسوع میں ابدی زندگی کی ضمانت مل گئی ہے۔ روز بروز وہ مسیح کی مانند بنتے چلے جا رہے ہیں۔ اُن کے اعمال اور افعال میں بلکہ اُن کی سوچوں اور خیالوں میں بھی مسیح کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔ اُنہیں زندگی کا معنی و مفہوم اور جینے کا مقصد مل گیا ہے۔ وہ کیوں کر اپنے پرانے مالک کے زیرِ اختیار غلامی اور اسیری کی زندگی کی طرف واپس لوٹیں گے؟ وہ لوگ جو خداوند کے پاس آ کر اُس کے خادم بن چکے ہیں اُنہوں نے گناہ کی غلامی اور مسیح کی تابعداری میں زندگی بسر کرنے کے فرق کو دیکھ لیا ہے۔ اُنہوں نے گناہ کی غلامی میں زندگی بسر کرنے کے جوئے اور بندھن کو بھی سمجھ لیا ہے۔ اُنہوں نے مسیح کے خادم ہونے کی شادمانی کا بھی تجربہ کر

لیاہے۔ جس کا کسی اور چیز سے موازنہ کیا نہیں جاسکتا۔ مقدس پولس رسول 23 آیت میں اس زیرِ بحث نکتہ کو اجاگر کرتے ہیں۔ کہ ہمیں گناہ اور بدی سے منہ پھیر لینا چاہیئے۔ " گناہ کی مزدُوری موت ہے مگر خدا کی بخشش ہمارے خداوند مسیح یسوع میں ہمیشہ کی زندگی ہے۔ یہاں پر نکتہ زیر بحث نکتہ یہ ہے کہ :۔ اگر ہم شریعت کے ماتحت نہیں تو کیا ہم گناہ کرتے رہیں؟ مقدس پولس رسول اس بات کو واضح کرتے ہیں کہ گناہ موت کا باعث ہوتا ہے۔ خداوند یسوع جو راہ حق اور زندگی ہے، ابدی زندگی دیتا ہے۔ وہ لوگ جو مخلصی، معافی اور ہمیشہ کی زندگی اور شادمانی کا تجربہ کر چکے ہیں کیونکر دوبارہ غلامی کے جوئے میں جت کر اپنے ظالم مالک کی اسیری میں جائیں گے جس کی تابعداری میں زندگی بسر کرنے کا مطلب خدا سے ابدی جدائی اور موت ہے۔ جب ہم خداوند یسوع کے پاس آتے ہیں تو گناہ کی غلامی سے چھوٹ کر راستبازی کے فرزند بن جاتے ہیں۔ ہم مسیح کے خادم ہیں۔ گناہ کی طرف واپسی کا مطلب ہوگا کہ ہم نے مسیح کے ساتھ اپنے عہدِ وفا کو نظر انداز کر دیا ہے جس نے ہمیں گناہ کی غلامی سے چھڑا کر آزاد کر دیا ہے۔ گناہ کی حاکمیت میں دے دینے کا معنی ہے کہ ہمیں جو برکات، مخلصی اور ابدی زندگی کی برکات مسیح یسوع میں میسر ہیں، ابھی تک ہمیں اُن کا فہم و ادراک حاصل نہیں ہوا۔ جو کچھ خداوند یسوع نے ہمارے لئے صلیب پر سرانجام دیا اُس کے پیشِ نظر مسیح کی تابعداری میں زندگی بسر کرنا ہمارے دل کی خوشی اور خرمی ہونا چاہیئے۔ لازم ہے کہ اُس کی تابعداری میں زندگی بسر کرنے کی برکات و ثمرات میں ہم خوشی اور شادمانی کی زندگی بسر کریں۔ ایسے لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ فضل اور ایمان سے نجات کی تعلیم گناہ کی طرف لے جاتی ہے، دراصل اُنہوں نے ابھی تک فضل سے ملنے والی نجات کا شخصی تجربہ ہی نہیں کیا۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ کس لحاظ سے یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ آپ گناہ کے غلام تھے؟ کیا آپ کو وہ دن یاد ہے جب آپ نے خداوند یسوع کو اپنا نجات دہندہ قبول کیا تھا؟ کیا آپ نے خود کو اُس کے حضور پیش کر دیا تھا۔ روزمرّہ زندگی میں اس کا کیا مفہوم ہے؟

☆۔ مسیح کے خادم بن جانے کے بعد آپ کو پرانی اور موجودہ زندگی میں کیا فرق نظر آتا ہے؟

☆۔ اگر اب آپ شریعت کے ماتحت نہیں رہے تو کیا اس کا مطلب ہے کہ آپ جیسے چاہیں زندگی بسر کر سکتے ہیں؟ وضاحت کریں۔ مسیح کے تابعداری کے کیا کیا اجر ہیں؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔ خدا کا شکر کریں کہ اُس نے آپ کو گناہ کی غلامی سے خلاصی بخش دی ہے۔

☆۔ خداوند سے دُعا کریں کہ وہ آپ کے دل کو اس بات کا فہم عطا کرے کہ اب آپ راستبازی کے غلام ہو چکے ہیں۔ خداوند یسوع کی شکر گزاری کریں کہ وہ آپ کے پُرانے مالک سے قطعی مختلف ایک اچھا اور وفادار مالک ہے۔ ☆۔ خداوند سے درخواست کریں کہ وہ آپ راستبازی کا مستعد اور وفادار خادم بنادے۔ خداوند سے ایسے وقتوں کے لئے معافی مانگیں جب آپ وفاداری سے اُس کی خدمت کرنے سے قاصر رہے۔

باب 17

شریعت کے اعتبار سے مر گئے

رومیوں 7: 1-6

رومیوں کے چھٹے باب میں، پولس رسول بیان کرتے ہیں کہ وہ لوگ جو مسیح میں اور مسیح کے لئے زندہ ہو گئے ہیں وہ شریعت کے اعتبار سے مر گئے ہیں۔ اس نکتہ پر زور دینے کے لئے، مقدس پولس روم کے ایمانداروں کو یاد دلاتے ہیں کہ شریعت صرف زندہ شخص پر ہی اختیار رکھتی ہے۔ مقدس پولس رسول ایک ازدواجی بندھن کی مثال دے کر اس کی وضاحت کرتے ہیں۔

یہودی شریعت ایک عورت کو اُس کے شوہر کا اُس وقت تک پابند کرتی ہے جب تک وہ جیتا ہے۔ اگر شوہر رحلت فرما جاتا تو وہ عورت اُس سے آزاد ہو کر دو دوسرے شخص کے ساتھ ازدواجی رشتہ قائم کر سکتی تھی۔ یوں موت ہی ایک کو دوسرے جیون ساتھی سے جدا کر سکتی تھی۔ مقدس پولس رسول 3 آیت میں وضاحت کرتے ہیں کہ اگر ایک عورت جیتے جی دوسرے شخص سے شادی کر لے تو وہ زناکار سمجھی جائے۔ لیکن اگر عورت کا شوہر مر جائے تو وہ شرعی طور پر دوسرے شخص کے ساتھ شادی کرنے کے لئے آزاد ہو گئی۔ اس صورت میں وہ کسی گناہ کی مرتکب نہیں ہو گی۔ مقدس پولس رسول یہاں پر اس نکتہ کو اُجاگر کر رہے ہیں۔

جب خداوند یسوع صلیب پر مر گئے تو ہم بھی اس کے ساتھ شریعت کے اعتبار سے مر گئے۔ وہ لوگ جو مسیح کے ساتھ مر چکے ہیں اب شریعت ان پر لاگو نہیں ہوتی۔ خداوند یسوع نے ہمارے گناہوں کی قیمت چکا کر ہمیں شریعت کے قرض اور اُس کی پابندیوں سے آزاد کر دیا ہے۔ اب ہم ایک نئی راہ پر چلنے کے لئے آزاد ہو گئے ہیں۔ اور وہ راہ ہے خداوند یسوع مسیح میں ایمان سے راستبازی کی راہ جو کہ شریعت سے بالکل الگ تھلگ ایک نئی راہ۔

مقدس پولس رسول روم کے ایمانداروں کو یاد کراتے ہیں کہ پہلے وہ گناہ آلودہ فطرت کے غلام تھے۔ ہر طرح کی بُری خواہشیں اُن کی بری فطرت سے جنم لیتی تھیں۔ ہم ہر وقت اُن کے ساتھ کشمکش سے دوچار رہتے ہیں۔ پرانی فطرت ہی سے قہر، غصہ، بُری خواہشیں، لالچ اور حسد جنم لیتا تھا جو کہ روحانی اور جسمانی موت کا باعث ہوتا تھا۔ 5 آیت پر غور کریں کہ مقدس پولس رسول نے روم کی کلیسیا کو یہ بتایا کہ اُن کی گناہ آلودہ فطرت جو شریعت کے سبب سے نمایاں ہو گئی تھی، لیکن شریعت اُس کو قابو میں نہ کر سکی۔

مقدس پولس رسول نے روم کے ایمانداروں کو 6 آیت میں بتایا کہ شریعت کے اعتبار سے مر کر ہم نئی راہ پر چلنے کے لئے آزاد ہو گئے۔ یعنی روح کی راہ۔ مقدس پولس رسول اسی خط میں اس نئی راہ کو بھی بیان کریں گے۔ ہمیں یہاں پر اس نکتہ کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ جب خداوند یسوع صلیب پر موا تو کچھ وقوع پذیر ہوا۔ ہمارے گناہ کی سزا موت تھی۔ خداوند یسوع ہمارے لئے مر گیا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہم قانونی طور پر اُس کے ساتھ مصلوب ہو گئے۔ جب مر گئے تو شریعت سے چھوٹ گئے۔ اس کا مطلب ہے کہ اب ہم شریعت کی قانونی پابندیوں کے تابع نہیں رہے۔ مقدس پولس رسول اس راہ کو بیان کرتے ہیں۔

" روح کے نئے طور پر" خدمت کرتے ہیں۔ رومیوں 7:6

زیرِ نظر تفسیر میں ہم روح کی اس نئی راہ کا جائزہ بڑی تفصیل کے ساتھ لیں گے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ شریعت کے اعتبار سے مرنے کا کیا معنی ہے؟

☆۔ مقدس پولس رسول کس طرح ازدواجی بندھن کو شریعت کی پرانی راہوں سے آزادی کی وضاحت کرنے کے لئے استعمال کرتا ہے؟

☆۔ ہم کس طرح صلیب پر یسوع کے ساتھ مر گئے؟ مسیح کے ساتھ ہماری موت سے کیا ہوا ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔ خداوند کی شکر گزاری کریں کہ اُس نے ہماری سزا اپنے اُوپر لے لی اور صلیب پر قربان ہو گیا

☆۔ خداوند کی شکر گزاری کریں کہ ہم اُس کے ساتھ مصلوب ہو گئے۔

☆۔ خداوند سے توفیق مانگیں کہ آپ اس بات کو سمجھ سکیں کہ "روح کی نئی راہ" میں زندگی بسر کرنے کا کیا معنی ہے۔

کیا شریعت گناہ کا باعث ہے؟

رومیوں 7:7-13

پچھلے باب میں، ہم نے دیکھا کہ ہم شریعت کی پرانی راہوں کے اعتبار سے مر گئے۔ شریعت کے وسیلہ سے کوئی شخص بھی راستباز نہیں ٹھہرتا تھا۔ مسیح کے وسیلہ سے ہمیں ایک نئی راہ میسر آ گئی ہے۔ اُس کی موت نے ہمارے لئے گناہوں کی معافی اور روح القدس کے ہماری زندگیوں میں کام کرنے کی راہ ہموار کر دی ہے۔ وہ لوگ جو خداوند یسوع کو اپنا نجات دہندہ قبول کر لیتے ہیں اور جو روح القدس کو اپنی زندگی میں قبول کرتے ہیں انہیں اپنی زندگیوں میں اس نئی فطرت کا فہم و ادراک حاصل ہو جاتا ہے۔ پھر ہم شریعت کے ماتحت نہیں بلکہ روح القدس کی ہدایت و رہنمائی میں چلتے ہیں۔ جو ہم میں مسیح کی شبیہ کو پیدا کرنے کا کام کرتا رہتا ہے۔ اس دَور کے یہودیوں کے لئے یہ تعلیم کس قدر مشکل ثابت ہوئی ہو گی۔ وہ شریعت کے لئے اور شریعت کے مطابق زندگی بسر کرتے تھے۔ کوئی بھی ایسی تعلیم جو شریعت کو منسوخ کرتی تھی، یہودیوں کے لئے اس کو قبول کرنا بہت مشکل تھا۔ امکانِ غالب تھا کہ اُس دَور کے یہودی پولس رسول کی تعلیم سے یہ نتیجہ اخذ کر لیتے کہ شریعت گناہ کا باعث ہے۔ یعنی، پاکیزگی اور نجات کے لے یہ تعلیم خدا کے مقصد اور شریعت کے بالکل متضاد ہے۔ مقدس

پولس رسول 7 ویں آیت میں اسی نکتہ پر بات کرتے ہیں۔ یہ سوال کہ کیا شریعت گناہ کا باعث ہے۔اس کا جواب " ہر گز نہیں" کے ساتھ دیا گیا ہے۔ مقدس پولس رسول 7 آیت میں ہمیں یاد کراتے ہیں کہ شریعت کا ایک مقصد ہے۔ اس نے ہمیں گناہ کے بارے میں تعلیم دی۔ اگر شریعت ہمیں نہ بتاتی تو ہم کبھی گناہ کو نہ جان پاتے۔ مقدس پولس رسول اس بات کی وضاحت کے لئے لالچ کی مثال کو استعمال کرتے ہیں۔ ہم نے حد سے زیادہ چیزوں کی خواہش کی۔ بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ سب تو انسانی فطرت ہے کہ ہم اس طرح سے محسوس کرتے ہیں۔تاہم جب ہمیں شریعت بتاتی ہے کہ ہم لالچ نہ کریں۔ تو پھر ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ جب وہ اُس چیز کی حرص و ہوس میں پڑتے ہیں جو دوسروں کے پاس ہوتی ہے تو پھر ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ خدا کی مرضی اور اُس کے ارادے کے بالکل متضاد ہے۔ یہ گناہ ہے۔ اگر ہمیں شریعت پہچان نہ کرواتی تو ہمیں کیسے علم ہو پاتا کہ یہ گناہ ہے۔ مقدس پولس رسول ہمیں 8 ویں آیت میں بتاتے ہیں کہ شریعت نہیں تو گناہ مردہ ہے۔ یہ بات قابل غور ہے۔ جہاں شریعت نہیں وہاں پر کوئی شخص کس طرح قانونی طور پر حرص و ہوس کے لئے جوابدہ ہو سکتا ہے ؟اگر خون بہانے کے تعلق سے کوئی قانون یا شریعت نہ ہوتی تو کیسے کوئی قتل کرنے پر مجرم ٹھہر سکتا تھا؟ اگر توڑنے کے لئے کوئی قانون ہی نہ ہوتا تو کیسے کوئی اپنے اعمال وافعال کے لئے مجرم ٹھہر سکتا تھا اور کیسے اُسے اُس کے جُرم کی سزا دی جاسکتی تھی؟ شریعت نہیں تو کوئی سزا بھی نہیں۔ مقدس پولس رسول ہمیں بتاتے ہیں کہ گناہ نے موقع پا کر ہم میں ہر طرح کا لالچ پیدا کر دیا۔ ہمیں یہاں پر یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ گناہ بغاوت اور تکبر کی وجہ سے پروان چڑھتا ہے۔ گناہ تو کبھی بھی نہیں چاہتا کا خدا کا کوئی مقصد اور شریعت اس کی راہ میں رکاوٹ پیدا کرے۔ گناہ تو اپنی من چاہی راہ پر آگے بڑھنا چاہے گا۔ گناہ کسی اختیار کے تابع

نہیں ہوتا۔ جب گناہ نے شریعت کو دیکھا، تو اُس نے بغاوت کر کے ہر طرح کی جسمانی خواہش کو پیدا کر دیا۔ اُس کا آغاز باغ عدن میں ہوا۔ گناہ نے خدا کی شریعت کا سامنا کیا۔ خدا نے باغ کے درمیان لگے ہوئے درخت میں سے پھل کھانے سے منع کیا تھا۔ لیکن گناہ نے آدم اور حوا کو بہکایا کہ وہ خدا کے قانون کے خلاف بغاوت کریں اور وہ اس خیال اور سوچ کا مقابلہ کرنے کی بجائے اس کے سامنے جھک گئے۔ اس کے نتیجہ میں موت اس دُنیا میں آ گئی۔ جہاں تک ہمارا تعلق ہے، گناہ ہمیں پاک اور مہیب خدا کے خلاف مسلسل ورغلاتا اور اُکساتا رہتا ہے مقدس پولس رسول ہمیں مزید بتاتے ہیں کہ کبھی ہم شریعت کے بغیر زندہ تھے۔ (9آیت) اس بیان کو سمجھنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہم دیکھیں کہ کس طرح لوگ اپنے آپ کو سکھاتے ہیں۔ بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ بہت اچھے اور نیک لوگ ہیں۔ وہ کوئی بھی مُجرمانہ فعل نہیں کرتے۔ وہ بغیر کسی رکاوٹ کے من چاہی زندگی بسر کرتے ہیں۔ شریعت سے غافل ہو کر، وہ ایک بگاڑ اور زوال شدہ آزادی میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ پھر ایک دن خدا کا روح اُن کی سوچوں اور خیالوں پر قبضہ جما کر اُنہیں خدا کے کلام میں سے اپنے تقاضوں کا فہم عطا کرتا ہے۔ جب وہ خود کو کلام کے آئینہ میں دیکھتے ہیں تو پھر اُنہیں اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ وہ اُس معیار سے نیچے گر چکے ہیں جو خدا نے اُن کے لئے مقرر کیا تھا۔ پھر اُنہیں اندازہ ہوتا ہے کہ وہ کس قدر گناہ کی اسیری میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اُنہیں معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ خدا سے جُدا اور بغیر کسی اُمید کے عدالت کے نیچے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مقدس پولس رسول ہمیں بتاتا ہے کہ وہ حکم جس کا مقصد زندگی لانا تھا وہ موت کا باعث ہوا۔ خدا کی شریعت نے بھیانک گناہ آلودہ حالت کو بے پردہ کر دیا۔

مقدس پولس رسول بیان کرتے ہیں کہ گناہ نے موقع (جو اُسے شریعت کے سبب سے ملا تھا۔) پاکر ہمیں تباہ کر دیا۔ کیونکہ شریعت نے ہمارے گناہ کو بے نقاب کر دیا۔ شریعت نے ظاہر کر دیا ہے کہ ہم کس قدر محرومی کا شکار ہیں۔ یوں لگتا ہے کہ مقدس پولس رسُول کو اپنے دل میں گناہ کی قوت کا اندازہ ہو گیا تھا۔ یوں لگتا ہے کہ گناہ اس پر قابض ہونے کی کوشش کر رہا تھا۔ پولس رسول کو بھی گناہ پر غلبہ حاصل نہیں ہو رہا تھا۔ احکام بالکل واضح تھے لیکن اس کی تبدیلی سے قبل، اس میں تابعداری کی صلاحیت نہیں پائی جاتی تھی۔ گناہ کا اُس پر اختیار تھا اور وہ اُسے بغاوت، نافرمانی اور تباہی کی طرف لے جا رہا تھا۔ مسیح کے بغیر شریعت کی تابعداری کی کوئی اُمید اُس کے پاس نہیں تھی۔ میں نے اپنی زندگی میں بھی کچھ ایسا ہی محسوس کیا ہے۔ شریعت تو بے شک پاک اور اچھی ہے۔ تاہم اُس نے مجھ میں موت پیدا کر دی۔ اُس نے مجھ میں اس لحاظ سے موت پیدا کر دی کہ اُس نے مجھے احساس دلا دیا کہ میں خدا کے معیار سے نیچے گر چکا ہوں اور کبھی اپنی کاوش سے اس معیار تک نہیں پہنچ سکتا۔

میرے پاس کوئی اُمید نہیں تھی۔ میں نے یہی محسوس کیا اور اس نتیجہ پر پہنچا کہ اگر میں نے اپنے گناہوں سے نجات پانی ہے تو کوئی اور راستہ ہونا چاہئے۔ شریعت نے میری توجہ اور دھیان مجھ پر اور میری کاوشوں سے ہٹا دیا۔ کیونکہ اُس نے مجھ پر ظاہر کر دیا کہ اگر میں اپنے آپ پر بھروسہ کرتا رہا تو کبھی بھی فردوس میں نہیں جا سکوں گا۔ شریعت نے مجھے آئینہ دکھا دیا اور مجھے اپنی محرومیاں نظر آنے لگیں تا کہ میں مسیح کی طرف اس طور پر رجوع

لاؤں کہ وہی میرے لئے واحد اُمید ہے۔ در حقیقت اگر شریعت نہ ہوتی تو میں کبھی بھی اس بات کو نہ جان پاتا کہ میں ایک گنہگار ہوں اور نہ ہی مجھے ایک نجات دہندہ کی ضرورت پیش آتی

۔شریعت نے مجھ پر میری اصلیت ظاہر کر دی۔ شریعت نے گویا میرے لئے ایک آئینے کا کام کیا تاکہ میں اپنی گندگی اور ناپاکی کو دیکھ سکوں۔ واقعی شریعت میرے لئے آئینے سے کم نہیں تھی۔ ہم سب جانتے ہیں کہ آئینے کی مدد سے ہی ہم اپنے چہرے پر لگی کالک اور گندگی کو دیکھ سکتے ہیں۔ لیکن یاد رہے کہ آئینہ چہرے کو صاف نہیں کر سکتا۔ چہرہ صاف کرنے کے لئے صابن اور پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ خداوند یسوع نے گویا یہی کام کیا۔ شریعت نے ہماری گندگی کو ہم پر ظاہر کیا۔ مسیح گویا ایک صابن بن کر آیا جس نے ساری گندگی کو دھو دیا۔ اگر ہم شریعت کے آئینے تک ہی رکے رہتے تو پھر کبھی ہماری گندگی صاف نہ ہو سکتی تھی۔ صرف خداوند یسوع ہی ہماری گندی اور ناپاک روحوں کو دھو کر پاک صاف کر سکتا ہے۔

اکثر نجات کا ایسا پیغام سنایا جاتا جس میں گناہ کا ذکر نہیں کیا جاتا۔ دیکھیں جب تک ہمیں ایک نجات دہندہ کی ضرورت محسوس نہیں ہو گی۔ اس وقت ہمیں نجات کی بالکل قدر نہیں ہو گی۔ جو کچھ خداوند یسوع مسیح پیش کرتا ہے بہت سے لوگ اُسے قبول تو کرنا چاہتے ہیں لیکن وہ اس حقیقت کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں کہ وہ گنہگار ہیں۔ ایک نجات دہندہ کے پاس ہم اسی صورت میں آ سکتے ہیں جب ہمیں اپنے گناہ آلودہ حالات کا علم ہو گا اور ہمیں ضرورت محسوس ہو گی کہ ہمیں ایک نجات دہندہ چاہیے جو ہمیں موجود صورتحال سے نکال سکے۔ خدا کی ستائش ہو کہ شریعت نے ہمیں ہمارا گناہ دکھایا تاکہ ہم ایک نجات دہندہ کی طرف رجوع لا سکیں۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ مقدس پولس رسول کے مطابق شریعت کا مقصد کیا تھا؟

☆۔ شریعت ہمیں کیونکر نجات نہیں دے سکتی؟

☆۔ نجات پانے کے لئے ہمیں خداوند یسوع کی کیونکر ضرورت ہے؟

☆۔ یہ کیوں کر ضروری ہے کہ ہم مسیح کے پاس آنے سے قبل اس بات کو سمجھیں کہ ہم گناہ گار ہیں؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔ خداوند کی شکر گزاری کریں کہ اس حقیقت کے باوجود کہ آپ گنہگار ہیں اُس نے خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے آپ کے لئے ایک راہ پیدا کی ہے۔

☆۔ خداوند سے درخواست کریں کہ وہ آپ کے دل و دماغ کو کھولے آپ اس حقیقت کو سمجھ سکیں کہ مسیح کے بغیر آپ اپنی طاقت اور عقل سے مسیحی زندگی بسر نہیں کر سکتے۔

☆۔ خداوند کی شکر گزاری کریں کہ اُس نے اپنا پاک روح آپ کے دل میں رکھا ہے تاکہ آپ اُس کے معیار اور تقاضے کے مطابق زندگی بسر کر سکیں۔

باب 19

باطن میں لڑائی

رومیوں 7:14-25

شریعت ہمیں اس لئے دی گئی تھی تاکہ ہم اپنے لئے نجات دہندہ کی ضرورت محسوس کر سکیں۔ یہ آئینے کی مانند تھی جس نے ہماری اصلیت ہم پر ظاہر کی۔ لیکن یہ آئینہ ہمارے چہرے پر لگی کالک اور داغوں کو صاف کرنے سے قاصر تھا۔ اس کے لئے ہمیں ایک نجات دہندہ کی ضرورت تھی۔

مقدس پولس رسول بیان کرتے ہیں کہ شریعت اچھی تھی۔ اُس نے اپنا مقصد پورا کیا۔ اُس نے گناہ کو ظاہر کیا۔ شریعت کے وسیلہ ہی سے پولس نے اپنے اصلیت اور گناہ آلودہ حالت کو سمجھا اور جانا۔ اس نے جانا کہ واقعی وہ ایک گنہگار ہے۔ درحقیقت، 14 ویں آیت میں، اس نے روم کے ایمانداروں کو بتایا کہ اس کا بدن گناہ کے ہاتھوں بکا ہوا ہے۔ یعنی اُس کے جسم میں گناہ بسا ہوا تھا۔ وہ اُس کا غلام تھا۔

بہت مشکل سے یہ تصور کیا جا سکتا ہے کہ پولس رسول جیسا عظیم رسول بھی جسمانی خواہشوں سے دوچار ہو۔ لیکن وہ بڑی دیانتداری اور صفائی سے بیان کرتا ہے۔ وہ بتاتا ہے کہ جو کچھ وہ کرنا چاہتا ہے، وہ تو کر نہیں سکتا۔ پولس رسول دو متضاد چیزوں کو اپنی زندگی میں کام کرتے ہوئے

دیکھ رہا تھا۔ اُس کی خواہش تو یہی تھی کہ وہ دُرست کام کرے لیکن وہ خود کو بے بس اور کمزور سمجھتا ہے۔ دو طرح کی فطرتیں اس کی زندگی میں کارفرماں تھیں۔ جسم خدا کو خوش کرنے سے قاصر تھا۔ لیکن روح تو ہر لحاظ سے خدا کی خوشنودی چاہتی تھی۔

ہم میں سے کون ہے جس نے اپنے آپ کو پولس جیسی صورتحال سے دوچار نہ پایا ہو؟ ہم ایسی باتیں کر جاتے ہیں جو ہم سمجھتے ہیں کہ ہمیں نہیں کرنی چاہئے۔ ہم ناگوار صورتحال سے دوچار ہو کر ایسے کام کر جاتے ہیں جو بالکل بھی مناسب اور رواں نہیں ہوتے۔ ہمیں علم بھی ہوتا ہے کہ یہ سب کام غلط ہیں لیکن پھر بھی وہ ہم سے سرزد ہو ہی جاتے ہیں۔ ہماری زندگی کا ایک حصہ گناہ سے نفرت کرتا ہے جو خدا کی خوشنودی کا مشتاق ہے۔

پولس رسول نے 16 ویں آیت میں روم کے ایمانداروں کو یاد کرایا کہ اُن کی خواہش ہے کہ جو واجب اور مناسب ہے وہی کریں، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ شریعت اچھی ہے۔ بالفاظ دیگر، شریعت یہ بھی ظاہر کرتی ہے کہ خدا کا معیار بالکل پاک اور مناسب ہے۔ اس سے ان کے دل رنجیدہ ہوئے کہ درست اور واجب کو جانتے ہوئے بھی خدا کے معیار پر پورا اُتر نہ سکے۔ ہمارے باطن میں کچھ ایسا ہے جو خدا سے محبت کرتا اور اس کی شریعت پر عمل پیرا ہونا چاہتا ہے۔ بالفاظ دیگر، اس کے ساتھ کچھ ایسا بھی ہے جو بغاوت پر تُلا رہتا اور صرف جسم کو ہی خوش کرنا چاہتا ہے۔ یہی وہ کشمکش تھی جس سے پولس رسول دوچار ہوئے۔ مقدس پولس رسول 17 ویں آیت میں اسی کشمکش کو بیان کرتے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ جسم کو خوش کرنا اس کی دلچسپی نہیں ہے۔ بلکہ گناہ ہے جو اُس میں بسا ہوا ہے۔ اچھا ہے کہ ہم چند لمحات کے لئے غور کریں کہ مقدس پولس رسول یہاں پر کیا بیان کر رہے ہیں۔ جب خداوند یسوع صلیب پر

ہوا تو اس نے ہمیں صرف معاف ہی نہیں کیا بلکہ اُس نے ہمیں تبدیل بھی کر دیا۔ ہمارے باطن میں نیا دل رکھ دیا۔ کرنتھس کی کلیسیا کو خط لکھتے ہوئے اُس نے اس بات کو یوں بیان کیا۔ اس لئے اگر کوئی مسیح میں ہے تو وہ نیا مخلوق ہے، پرانی چیزیں جاتی رہیں، دیکھو وہ نئی ہو گئیں۔" 2 کرنتھیوں 17:5 خداوند یسوع ہمیں معاف کرنے کے لئے آیا بلکہ اس نے ہم میں نئی زندگی کا بیج بھی بویا۔ وہ جو خداوند یسوع مسیح کے ہو گئے ہیں اُنہوں نے اُس نئی زندگی کا تجربہ نئی اُمنگوں اور نئے مقاصد کے ساتھ کر لیا ہے۔ لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ مسیح کے پاس آنے، نئی زندگی کا تجربہ کرنے کے بعد ہم سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہوگا۔ درحقیقت، ایک ایماندار کی زندگی میں اس کی انسانی فطرت ایک کشمکش پیدا کرتی ہے۔ جسم اب بھی اپنی خواہشوں کے لئے پکارتا ہے۔ لیکن نئی زندگی خدا کے مقاصد میں چلنا اور خداوند کو خوش کرنا چاہتی ہے۔ یہی وہ کھچاؤ اور دباؤ تھا جو پولس رسول اپنی زندگی میں محسوس کرتے تھے۔ ایک ایماندار کو اس تناؤ اور کھچاؤ کا تجربہ اور دُکھ محسوس ہوتا رہتا ہے۔ غور کریں کہ اس حوالہ میں مقدس پولس رسول ہمیں کیا سکھا رہے ہیں۔

پہلی بات۔ اس نے اپنے اندر دو طرح کی فطرتوں کو پہچانا جو ایک دوسرے کے ساتھ حالت جنگ میں ہیں۔ اگر ہم اپنی روحانی زندگی میں فتح کا تجربہ کرنا چاہتے ہیں تو پھر ہمیں جسم کی خواہش اور روح کی راہنمائی میں امتیاز کرنا ہوگا۔ میں نے ایمانداروں کو اپنے گناہ آلودہ اعمال و افعال پر کچھ اس طرح سے پردہ ڈالتے دیکھا ہے۔" بس یہ مجھے اچھا لگتا تھا۔"یہ تو جسم کے لئے ایک فطری بات ہے۔"مقدس پولس رسول ہمیں بتا رہے ہیں کہ جسم اور روح ایک دوسرے کے ساتھ لڑائی رکھتے ہیں۔ اگر ہم مسیح کو اپنی زندگی میں راج کرنے کا موقع دیں تو پھر ہم فتح

میں چلیں گے۔ ہمیں امتیاز کرنا ہوگا کہ کون سی خواہش جسم سے ہے اور کون سی چیز کے لئے خدا کا روح ہمیں اُبھار رہا ہے۔

دوسری بات۔ غور کریں 18 ویں آیت پر کہ مقدس پولس رسول نے روم کی کلیسیا کو بتایا کہ اُس کی فطرت میں کوئی نیکی بسی ہوئی نہیں ہے۔ یہ کہنے سے پولس رسول ظاہر کرتے ہیں کہ کچھ جسمانی رغبتیں اُس کے جسم میں موجود تھیں۔ وہ اس گناہ آلودہ فطرت کو بُرا قرار دے رہا ہے۔ اگر ہم نے فتح میں زندگی بسر کرنی ہے، تو پھر ہمیں اپنی پرانی زندگی اور فطرت کی رغبتوں اور خواہشوں کو پہچاننا ہوگا ہمیں اُن سے منہ موڑ کر اپنی جسمانی خواہشوں کے تابع نہ ہونے کا عہد کرنا ہوگا۔

20 ویں آیت پر غور کریں کہ مقدس پولس رسول جسمانی فطرت اور مسیح میں نئے مخلوق کے درمیان فرق کرتے ہیں۔ "پس اگر میں وہ کرتا ہوں جس کا ارادہ نہیں کرتا تو اُس کا کرنے والا میں نہ رہا۔ بلکہ گناہ ہے جو مجھ میں بسا ہوا ہے۔" مقدس پولس رسول نے خود کو ایک ایسے نئے انسان کے طور پر دیکھا جس کی نئی وفاداری اور ایک نئی سمت اس کی زندگی میں موجود ہے۔ اب وہ اپنی جسمانی خواہشوں کی گناہ آلودہ فطرت کی رغبتوں کے لئے ایک غلام کی سی زندگی بسر نہیں کرتا تھا۔ اُس نے پہچان لیا کہ خدا روح القدس کے وسیلہ سے اُس کی زندگی میں کیا کام سر انجام دے رہا ہے۔ اب وہ روح القدس میں نیا مخلوق بن چکا تھا اور گناہ کے تابع نہیں رہا تھا۔ مقدس پولس رسول کی پرانی فطرت اب بھی زندہ تھی لیکن وہ اب اُس کے تابع نہیں تھا۔ اس کا جسم اُنہیں اُن کاموں کو کرنے سے روکتا تھا جنہیں وہ سمجھتا تھا کہ کرنا واجب اور مناسب ہے۔ اُس نے سیکھ لیا تھا کہ جسم کا بھروسہ نہیں کرنا۔ وہ خدا کی تعظیم کے لئے اس پر بھروسہ

نہیں کرتا تھا۔ یہ تو بگاڑ کا شکار ہے۔ کسی طور پر جسم کی اصلاح ممکن نہیں ہے۔ لازم ہے کہ اُسے مصلوب کیا جائے اور یہ اپنی پرانی خواہشوں اور رغبتوں سمیت مر جائے۔

پولس اپنے اندر بسی ہوئی برائی سے واقف تھا۔ اگرچہ وہ اچھا اور مناسب ہی کرنا چاہتا تھا تو بھی اس کی گناہ آلودہ فطرت، جسمانی رغبتیں اور خواہشیں اس کے اندر ایک جنگ چھیڑے ہوئے تھیں۔ جبکہ وہ خدا کو خوش کرنا چاہتا تھا۔ کیا ہم سب بھی ایسی ہی فطرت اور خواہشوں کے ساتھ کشمکش سے دوچار نہیں رہتے؟ ہم اپنے خیالات، روّیوں اور طرزِ زندگی سے جنگ کرتے رہتے ہیں۔ ہم سب کے لئے یہ باطن کی لڑائی ایک حقیقت پر مبنی ہے نا کہ محض ایک وہم اور خیال۔ ہم جانتے ہیں کہ واقعی ہمیں ایسی کشمکش اور جنگ کا سامنا رہتا ہے۔ 24 آیت میں مقدس پولس رسول وہ اس جنگ سے بے حال ہو کر چلا اٹھتا ہے۔ "ہائے میں کیسا کمبخت آدمی ہوں، اس موت کے بدن سے مجھے کون چھڑائے گا؟ اُس نے دیکھا کہ اُس کی پرانی فطرت گویا ایک کینسر کی طرح اس میں نشو و نما پا رہی ہے۔ اُس کا دل تو فتح کے لئے پکارتا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ جسمانی رغبتوں اور خواہشوں سمیت اُس کا بدن مر جائے۔ وہ اُن گناہ آلودہ فطرتوں اور رغبتوں پر فتح پانا چاہتا تھا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ ایسی فتح کیسے ممکن ہے؟

مقدس پولس رسول 25 آیت میں اس سوال کا جواب دیتے ہیں کہ اُس کی اُمید خداوند یسوع مسیح میں ہے۔ خداوند جس نے اسے معاف کر دیا تھا اور اپنا روح اُس کے اندر رکھا تھا اسے گناہ آلودہ فطرت سے بھرے جسم پر فتح دینے کی بھی قدرت رکھتا تھا۔ وہ دن آئے گا جب ہم سب پورے طور پر گناہ اور گناہ آلودہ فطرت سے پورے طور پر آزاد ہو جائیں گے۔ ایک دن گناہ آلودہ فطرت مکمل طور پر برباد ہو جائے گی اور ہمارے باطن کی یہ لڑائی اختتام کو پہنچے گی۔ ہمیں

یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ اس دُنیا میں جسم میں زندگی گزارتے ہوئے خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے بھی فتح ممکن ہے اور ہم غالب زندگی بسر کر سکتے ہیں خواہ ہمیں کشمکش کا شکار بھی رہنا پڑے۔ خداوند یسوع کی فتح میں غالب زندگی بسر کرنا ممکن ہے۔ اگرچہ یہ کشمکش جاری ہے تو بھی خداوند یسوع مسیح کی طاقت اور اُس کی مدد سے غالب آنا ممکن ہے۔ کرنتھس کے ایمانداروں کو لکھتے ہوئے مقدس پولس رسول نے کہا۔

"تم کسی ایسی آزمائش میں نہیں پڑے جو انسان کی برداشت سے باہر ہو۔ اور خدا سچا ہے وہ تم کو تمہاری طاقت سے زیادہ آزمائش میں نہ پڑنے دے گا۔ بلکہ آزمائش کے ساتھ نکلنے کی راہ بھی پیدا کر دے گا تاکہ تم برداشت کر سکو۔" (1 کرنتھیوں 10:13)

بطور ایماندار ہم اپنے اندر ایک کشمکش سے دوچار رہتے ہیں۔ جسم روح کے خلاف اور روح جسم کے خلاف خواہش کرتا ہے۔ اگر ہم اپنی روحانی زندگی میں فتح کا تجربہ کرنا چاہتے ہیں۔ پھر لازم ہے کہ ہم جسم اور روح کے درمیان فرق کرنا سمجھیں۔ لازم ہے کہ ہم جسم پر غالب آئیں اور اُس کی رغبتوں اور خواہشوں کا انکار کریں۔ اور اس بات پر بھروسہ رکھیں کہ خدا ہمیں فتح مند زندگی بسر کرنے کی طاقت اور قدرت دے سکتا ہے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔اس حصہ میں مقدس پولس رسول نے جس باطن کی لڑائی کا ذکر کیا ہے، کیا آپ نے کبھی اس کا تجربہ کیا ہے؟ایسے کسی وقت کی مثال دیں جب یہ لڑائی آپ کی زندگی میں نمایاں طور پر دیکھی جاسکتی تھی۔

☆۔ جسم اور روح کی باتوں میں کیسے امتیاز کیا جا سکتا ہے؟

☆۔گناہ آلودہ فطرت کی چیدہ چیدہ باتیں بیان کریں۔آج بھی ایماندار گناہ اور آزمائشوں کی جنگ سے کیوں دوچار ہیں؟

☆۔گناہ آلودہ فطرت کی طرف سے مر جانے کا کیا معنی ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔خداوند سے جسم اور روح کے درمیان فرق اور امتیاز کرنے کی توفیق مانگیں۔

☆۔خداوند سے کہیں کہ وہ گناہ اور جسم پر غالب زندگی بسر کرنے کا آپ کو خاص فضل عطا فرمائے۔

☆۔خداوند سے کہیں کہ آپ پر اور زیادہ عیاں کرے کہ گناہ آلودہ فطرت کی طرف سے مر جانے کا کیا معنی و مفہوم ہوتا ہے۔ خداوند کی شکر گزاری کریں کہ نیا دل جو خداوند کی طرف سے آپ کو ملا ہے وہ خداوند کی خوشنودی کا طالب ہے۔

باب 20

اَب سزا کا حکم نہیں

رومیوں 8:1-4

ہم نے 7 باب میں دیکھا کہ شریعت اس لئے دی گئی تا کہ ہم پر ایک نجات دہندہ کی ضرورت عیاں ہو سکے۔ ہم نے ہر ایک ایماندار کے باطن میں لگی جنگ کا بھی حال دیکھا۔ کس طرح بدن روح اور خدا کے اُس مقصد اور ارادے کے خلاف جنگ کرتا ہے جسے خدا ہم میں سر انجام دینا چاہتا ہے۔ مقدس پولس رسول اپنی زندگی میں لگی اس لڑائی سے بخوبی واقف اور آگاہ تھا۔ وہ باب 7 کے آخر میں پکار اُٹھا۔ "اس موت کے بدن سے مجھے کون چھڑائے گا؟"

وہ اپنے اس سوال کا جواب ہمیں یہ بتاتے ہوئے دیتا ہے کہ خداوند یسوع ہی وہ واحد ہستی ہے جو اسے فتح سے ہمکنار کر سکتی ہے۔ مقدس پولس رسول نے 8 باب کا آغاز اس اعلان سے کیا کہ جو مسیح یسوع میں ہیں ان پر سزا کا حکم نہیں ہے۔ غور کریں سزا سے رہائی اور آزادی صرف اُن لوگوں کے لئے ہے جو مسیح یسوع" میں" ہیں۔ یہ بہت اہم ہے کہ ہم اس بات کو سمجھیں کہ پولس رسول کہنا کیا چاہتا ہے۔ گناہ ہی وہ چیز ہے جو ہمیں خدا سے جدا کرتی ہے۔ خداوند یسوع اس زمین پر ہمیں معاف کرنے اور پاک صاف کرنے کے لئے آیا تا کہ خدا کے ساتھ ہمارا رشتہ بحال ہو سکے۔

مسیح میں ہونے کا مطلب ہے کہ گناہوں کی معافی حاصل کر کے خدا باپ کے ساتھ ہمارا رشتہ درست اور بحال ہو جائے۔

مسیح میں ہونا، معافی سے بڑھ کر ہے۔ مسیح میں ہونے کا تعلق اس حقیقت سے بھی ہے کہ روح القدس ہم میں رہتا ہے۔ اب ہم میں اُس کا دل اور اُس کی زندگی کا بہاؤ جاری ہے۔ ہم پہلے جیسے لوگ نہیں رہے۔ ہماری خواہش یہی ہے کہ اب ہم قدم بہ قدم مسیح کے ساتھ چلیں۔ در حقیقت روح القدس کے ہماری زندگی میں کام کرنے کے وسیلہ سے ہم اُس کے ساتھ ایک ہو چکے ہیں۔ یہ وہ کام ہے جو مسیح کے وسیلہ سے ہماری زندگی میں ہوتا ہے۔ یہ وہ کام ہے جسے قائم اور برقرار رکھنے کے لئے روح القدس ہم میں خواہش اور ارادہ پیدا کرتا ہے۔ مقدس پولس رسول ہمیں بتاتا ہے کہ جو مسیح یسوع " میں" ہیں اُن پر سزا کا حکم نہیں ہے۔ چونکہ گناہ کی رکاوٹ ختم ہو گئی ہے اس لئے سزا بھی منسوخ ہو گئی ہے۔ ہم پہلے جیسے نہیں رہے۔ یہ کس قدر خوبصورت حقیقت ہے۔ وہ جو مسیح یسوع میں ہیں وہ جہنم کی حقیقت سے آزاد ہو گئے ہیں۔ اب وہ خدا سے جدا نہیں بلکہ اس میں ایک ہو چکے ہیں۔ اُس کے گھرانے کے لوگ بن چکے ہیں۔ سزا کا حکم ختم ہو گیا ہے۔

اب خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے روح کی شریعت نے ہمیں گناہ اور موت کی شریعت سے آزاد کر دیا ہے۔ غور کریں کہ مقدس پولس اس آیت میں دو شریعتوں کا ذکر کرتا ہے۔ پہلی شریعت گناہ اور موت کی شریعت ہے۔ یہ وہ شریعت ہے جو مردِ خدا موسیٰ کو دی گئی تھی۔ اُسے ہی گناہ اور موت کی شریعت کہا گیا ہے۔ کیونکہ اس شریعت نے ہمیں آئینہ دکھایا کہ اصل میں ہم کیا ہیں۔ لیکن یہ آئینہ ہماری زندگی کو تبدیل نہ کر سکا اور گناہ کے داغوں کو صاف نہ کر سکا۔

شریعت ہم پر سزا کا حکم لاگو کرتی ہے۔ کوئی بھی ایسا شخص نہیں جو شریعت کے ضابطوں کی پابندی کر سکے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام بنی نوع انسان خدا کے حضور مُجرم اور سزا کے مستحق ہیں۔

دوسری شریعت مقدس پولس جس کا ذکر کرتے ہیں وہ ہے روح کی شریعت۔ پہلی دفعہ رومیوں کے خط میں اس اصطلاح کو استعمال کیا گیا ہے۔ شریعت سے مراد روح القدس کا کام ہے جو وہ ہمیں مسیح کی صورت پر ڈھالنے اور بنانے کے لئے کرتا ہے۔ یہ شریعت گناہ اور موت کی شریعت سے قطعی مختلف ہے۔ کیونکہ روح القدس ہمارے روّیوں اور عادات کو تبدیل کرتا اور ہمیں فتح کی راہ پر گامزن کرتا ہے۔ جب آپ اپنے دل کو خداوند یسوع کے لئے کھولتے ہیں تو پھر آپ کی زندگی میں ایک زبردست کام ہوتا ہے۔ خدا کے کلام کے لئے ایک نئی خواہش جنم لیتی ہے۔ جسم کی پرانی گناہ آلودہ رغبتیں دم توڑتی چلی جاتی ہیں۔ خدا کا پاک روح آپ کو اندر سے تبدیل کر دیتا ہے۔ اس سے پہلے آپ نے خود کو تبدیل کرنے کی کوشش کی لیکن آپ نے دیکھا ہوگا کہ آپ کی ہمت جواب دے گئی پر آپ اس جنگ میں فتح نہ پا سکے۔

مقدس پولس رسُول اس بات کو 3 آیت میں بالکل واضح کرتے ہیں کہ شریعت ہمیں تبدیل کرنے میں بے بس اور بے اختیار تھی کیونکہ گناہ تو انسانی فطرت کا حصہ بن چکا ہے۔ شریعت نے ہم پر یہ واضح کر دیا کہ ہم نے کیا کرنا ہے لیکن ہم اُس پر عمل پیرا نہ ہو سکے۔ ہمارے سامنے ایسا معیار رکھا گیا جس تک پہنچنا ہمارے بس کی بات ہی نہیں تھی۔ یہ سب کچھ اس لئے کیا گیا تاکہ ہم اس بات پر غور کر سکیں کہ اس بات کا کیا حل ہو سکتا ہے۔ جو کچھ شریعت نہ کر سکی۔ خداوند یسوع نے اپنی صلیبی موت کے وسیلہ سے سرانجام دے دیا۔ خداوند یسوع کی موت کے وسیلہ سے ہمارے گناہ معاف ہوئے اور روح القدس کو اُن زندگیوں تک رسائی حاصل ہو

گئی جو مسیح یسوع سے گناہوں کی معافی حاصل کرتے ہیں۔ پرانی فطرت جاتی رہی اور نئی زندگی روح القدس کے وسیلہ سے ایمانداروں کو مل گئی۔

مسیح یسوع کے صلیبی کام کے وسیلہ سے گناہ اور موت کی شریعت کے تمام تقاضے پورے ہو گئے۔ ہمارا جرمانہ ادا ہو گیا۔ اب ایمانداروں کو اس پرانی شریعت کی پابندی کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ ہم گناہ اور موت کی شریعت سے آزاد ہو گئے ہیں۔ اب تو ہم نئی شریعت کے ماتحت ہیں۔ یعنی "زندگی کے روح کی شریعت" زندگی کے روح کی شریعت پرانی شریعت سے مختلف ہوتی ہے۔ مقدس پولس رسول 4 آیت میں " روح کے موافق زندگی بسر کرنے" کی بات کرتے ہیں۔ روح القدس ہماری رہنمائی کے لئے دیا گیا ہے اور وہ ہمیں غالب اور فاتح زندگی کے لئے قوت اور توانائی بھی دیتا ہے۔ بطور ایماندار ہمیں سیکھنا ہے کہ کس طرح ہم نے روح القدس کی خدمت اور اُس کے کاموں کے تابع زندگی بسر کرنی ہے۔ خدا کا پاک روح ہی خدا کے کلام کی سچائیوں سے روشناس کرے گا۔ وہی ہمیں ہمارے جسم میں موجود گناہوں پر غلبہ اور فتح عطا کرے گا۔ وہ خدمت کے لئے زور اور توانائی دے گا۔ وہ ہمیں اور زیادہ مسیح کی مانند بنا دے گا۔

کیا گناہ کی شریعت سے آزاد ہونے کا معنی ہے کہ ہمیں خدا کے کلام کی تعلیم کی تابعداری میں زندگی بسر نہیں کرنا پڑے گی۔ ہر گز نہیں۔ وہ لوگ جو اپنی زندگیوں میں روح القدس کے کام کو سمجھتے اور جانتے ہیں اُنہیں جلد ہی معلوم ہو جاتا ہے کہ روح القدس اُنہیں خدا کے کلام کی سچائیوں کی تابعداری کا گہرا فہم عطا کر رہا ہے۔ ایماندار گناہ کی شریعت سے آزاد ہو چکے ہیں اور اب موت اور سزا سے بھی چھوٹ گئے ہیں۔ اس کی جگہ اُنہیں نئی زندگی اور زندگی کے روح کی

نئی راہیں مل گئی ہیں۔ بطور ایماندار خدا کے روح کے تابع زندگی بسر کرتے ہوئے وہ اور زیادہ خدا کے مقصد اور سچائی کی تابعداری میں آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔

چند غور طلب باتیں

"خداوند یسوع مسیح میں" ہونے کا کیا مطلب ہے؟ آپ کیسے بتا سکتے ہیں کہ آپ " خداوند یسوع میں" ہیں؟

گناہ اور موت اور رُوح کی شریعت میں کیا فرق پایا جاتا ہے؟ خداوند یسوع مسیح نے ہمیں کس طرح موت اور گناہ کی شریعت سے آزاد کر دیا ہے؟

زندگی کے روح کی شریعت کی پیروی کرنے کا کیا معنی ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

خداوند کی شکر گزاری کریں کہ اب اُن لوگوں پر سزا کا حکم نہیں جو مسیح یسوع میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ خداوند کی شکر گزاری کریں کہ اُس نے آپ کو ایک نئی شریعت کے ماتحت کر دیا ہے۔ شکر گزاری کریں کہ روح کی زندگی کی شریعت کے تابع زندگی بسر کرتے ہوئے ہم فتح پا سکتے ہیں۔ خداوند سے فضل اور توفیق مانگیں تاکہ آپ اپنی زندگی میں روح القدس کی خدمت کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کر سکیں۔

باب 21

روح القُدس کے اختیار میں ذہن

رومیوں 8:5-15

گزشتہ باب میں مقدس پولس رسول اس بات پر زور دیتے رہے کہ ایماندار میں دو طرح کی فطرت پائی جاتی ہے۔ ہم گناہ کی جسمانی فطرت کے ساتھ اس دُنیا میں پیدا ہوئے۔ جب ہم نے خداوند یسوع کی معافی کو قبول کر کے اپنے دلوں کو خداوند کے لئے کھولا۔ اُس نے ہمیں ایک نئی فطرت دے دی۔ اس باب میں مقدس پولس رسول ان دونوں فطرتوں میں فرق دکھاتے ہیں۔

وہ ہمیں یاد کرانے سے آغاز کرتے ہیں کہ وہ لوگ جو گناہ آلودہ فطرت کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں ان کی سوچیں اور خیالات اس فطرت کی خواہشوں پر مرکوز ہو چکی ہیں۔ جبکہ وہ لوگ جو روح میں زندگی بسر کرتے ہیں اُنہوں نے اپنا دھیان اور توجہ خدا کے روح کی خواہشوں پر مرکوز کر لی ہے۔

یہاں پر دیکھنے کی ضرورت ہے کہ چناؤ ہمارے پاس ہے۔ ہم چاہیں تو روح کے موافق اور چاہیں تو جسم کی گناہ آلودہ پرانی رغبتوں کے مطابق زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ دن بھر ہم جو کچھ بھی کرتے ہیں یا تو جسم کی طرف سے ہوتا ہے یا پھر روح کی طرف سے۔ جب ہم فیصلہ کرتے ہیں

کہ ہم نے کیا کرنا ہے۔ تو ہمیں یہ سوال پوچھنا چاہئے۔" میں کس فطرت کے تحت یہ کام کر رہا ہوں؟"بطور ایماندار ہمیں روح کے تابع زندگی بسر کرنی چاہئے۔ یوحنا 4:34 میں خداوند یسوع نے اپنے شاگردوں کو بتایا۔

"یسوع نے اُن سے کہا میرا کھانا یہ ہے کہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی کے موافق عمل کروں اور اُس کا کام پورا کروں۔" خداوند یسوع بطور ایماندار ہمیں پیروی کا ایک نمونہ پیش کرتے ہیں۔ خداوند نے اپنی زندگی کا یہ مقصد اور نصب العین بنالیا تھا کہ باپ کی مرضی کو پورا کرنا ہے اوراس کام کو پایہء تکمیل تک پہنچانا ہے جس کے لئے خدا نے اسے اس دُنیا میں بھیجا ہے۔

خدا نے وہی دل اپنے بچوں کے اندر بھی رکھا ہے۔ وہ جو مسیح یسوع کے ہو چکے ہیں اب اُن کے دل میں یہی خواہش ہے کہ وہ اپنی زندگیوں سے خدا کی تعظیم اور عزت کریں۔

جیسا کہ مقدس پولس رسول 5 آیت میں یاد کراتے ہیں "لیکن وہ جو روحانی ہیں روحانی باتوں کے خیال میں رہتے ہیں۔"

مقدس پولس رسول 6 آیت میں یہ وضاحت کرتے ہیں کہ گناہ آلودہ انسان کا دل موت کی طرف مائل ہے جب کہ روح میں زندگی بسر کرنے والا شخص جس کی سوچیں اور خیالات خدا کے تابع اور آسمانی چیزوں پر لگے ہوتے ہیں حالتِ اطمینان میں رہتا ہے۔ بالفاظ دیگر۔ گناہ آلودہ شخص اپنی جسمانی رغبتوں اور خواہشوں کی وجہ سے خدا سے جدا ہوتا ہے اور پھر دُور ہی دُور ہوتا چلا جاتا ہے۔ لیکن جب ہم روح کے اختیار میں زندگی بسر کرتے ہیں تو کثرت کی زندگی اور اطمینان پاتے ہیں۔ ہمارے دلوں اور ذہنوں میں خدا کا اطمینان راج کرتا ہے۔ کیونکہ ہمیں علم

ہوتا ہے کہ خدا باپ کے ساتھ ہمارا تعلق اور رشتہ دُرست ہو چکا ہے۔ ہم میں کثرت کی زندگی ہے۔ کیونکہ ہم اُس کی برکات کی چھاؤں میں زندگی بسر کرتے ہیں۔

7 آیت میں مقدس پولس رسول مزید وضاحت کرتے ہیں کہ گناہ آلودہ ذہنیت خدا اور اُس کے ارادے اور مقصد کی مخالفت کرتی ہے۔ گناہ آلودہ فطرت اور سوچ کبھی بھی خدا کی مرضی اور اُس کے مقصد کے تابع نہیں ہو سکتی۔ یہ خدا کی مخالفت کرتی ہے۔ در حقیقت، مقدس پولس رسول گناہ آلودہ سوچ اور ذہنیت کا خدا کی باتوں کے ساتھ تعلق بیان کرنے کے لئے بڑے سخت الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ وہ لفظ" مخالف" استعمال کرتے ہیں۔ یہ لفظ استعمال کرنے سے وہ یہ ظاہر کرتے ہیں کہ گناہ آلودہ سوچ اور نیت کس قدر خدا کے مقصد اور ارادے کی دشمن ہے۔

7 آیت پر غور کریں۔ کہ گناہ آلودہ ذہن نہ تو خدا کے تابع ہے اور نہ کبھی ہو سکتا ہے۔ اس سے ہمیں گناہ آلودہ فطرت کے بارے میں ایک اہم چیز کے بارے میں جانکاری حاصل ہوتی ہے۔ یہ خدا کے تابع ہے اور نہ یہ تابع ہو سکتی ہے۔ بالفاظ دیگر گناہ آلودہ فطرت خدا کے تابع ہونے کی صلاحیت اور خوبی سے محروم ہے۔ یہ بالکل بُری اور خدا اور اُس کے مقصد کی دشمن ہے۔ جسم کے لئے بہت مشکل ہے کہ وہ محبت سے بخوشی خداوند یسوع کے آگے گھٹنے ٹیک دے۔ جو کچھ جسمانی نیت سے پیدا ہوتا ہے بُرا ہے۔ اگر ہم خداوند کی تعظیم کرنا چاہتے ہیں تو پھر ہمیں روح کے موافق زندگی بسر کرنا ہوگا۔ جب ہم روح القدس کی خدمت کے آگے گھٹنے ٹیکتے ہیں تو تب ہی ہم خداوند کی مرضی اور خواہش کے مطابق اُس کی عزت و تعظیم اور ستائش اور پرستش کر

سکتے ہیں۔ مقدس پولس رسول ہمیں بتاتے ہیں کہ وہ لوگ جو گناہ آلودہ فطرت کے اختیار میں زندگی بسر کرتے ہیں وہ خدا کو خوش نہیں کر سکتے۔ (8 آیت)

بطور ایماندار ہمیں گناہ آلودہ فطرت کے اختیار میں زندگی بسر نہیں کرنی بلکہ روح کے تابع ہونا ہے۔ ہر ایک ایماندار کو خدا کا روح دیا گیا ہے۔ مقدس پولس رسول اس بات کو واضح کرتے ہیں کہ اگر خدا کا رُوح ہم میں نہیں تو ہم مسیح کے نہیں ہیں۔ (9 آیت) ہو سکتا ہے کہ ہم ہر وقت خدا کے روح کے مطابق زندگی بسر نہ کرتے ہوں تو بھی یاد رکھیں کہ اگر ہم نے مسیحی زندگی گزارنی ہے تو پاک روح کو ہمارے طرزِ زندگی کا حصہ ہونا چاہیئے۔ یہ مسیح کے روح کی زندگی ہوتی ہے جو وہ ہم میں رہ کر گزارنا چاہتا ہے۔ اور یہی بات ایک ایماندار کو غیر ایماندار سے منفرد بناتی ہے۔

10 ویں آیت پر غور کریں جو بیان کرتی ہے کہ مسیح خداوند کی زندگی کے ہم میں موجود ہونے کی کیا برکات اور فوائد ہیں۔ مقدس پولس رسول روم کے ایمانداروں کو بتاتے ہیں کہ اگر مسیح کی زندگی ہم ہے تو پھر بدن گناہ کے اعتبار سے مردہ ہوتا ہے لیکن ہماری روحیں راستبازی کے اعتبار سے زندہ ہوتی ہیں۔ یہی وہ اہم بات ہے جو ہمیں سمجھنے کی ضرورت ہے۔ پہلی بات۔ مقدس پولس رسول بتاتے ہیں کہ ایمانداروں کو جسم نہیں بلکہ روح کے اختیار میں زندگی بسر کرنی چاہیئے۔ اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ہر وقت ہی ایماندار روح کے اختیار اور قبضہ میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ روح میں زندگی گزارتے ہوئے بھی ایماندار کی زندگی کے بعض ایک حصے گناہ آلودہ فطرت کے زیرِ اختیار ہو سکتے ہیں۔ غور کریں کہ مقدس پولس رسول نے کرنتھس کی کلیسیا کو کیا بتایا۔ "اور اَے بھائیو! میں تم سے اُس طرح کلام نہ کر سکا جس طرح

روحانیوں سے، بلکہ جیسے جسمانیوں سے اور اُن سے جو مسیح میں بچے ہیں۔ میں نے تمہیں دُودھ پلایا اور کھانا نہ کھلایا۔ کیونکہ تم کو اُس کی برداشت نہ تھی۔ بلکہ اب بھی برداشت نہیں۔ کیونکہ ابھی تک جسمانی ہو۔ اس لئے کہ جب تم میں حسد اور جھگڑا ہے تو کیا تم جسمانی نہ ہوئے اور انسانی طریق پر نہ چلے؟" 1 کرنتھیوں 1:3-3 آیات

غور کریں کہ اگرچہ مقدس پولس رسول کرنتھس کے باشندوں کو بھائی کہہ کر مخاطب کرتا ہے۔ تو بھی انہیں بتارہا ہے کہ وہ ابھی تک دُنیاوی ہیں۔ اگرچہ وہ ایماندار تھے لیکن ابھی تک وہ روح میں زندگی گزارنا نہیں سیکھے تھے۔ وہ ابھی تک غیر ایمانداروں جیسی زندگی بسر کرتے تھے وہ ابھی تک ایمان میں بچے اور ناسمجھ تھے۔ اُنہیں پختگی کی ضرورت تھی۔ مسیح کے روح میں زیادہ سے زیادہ زندگی بسر کرنا ہی پختگی کی علامت ہے۔

خدا کا رُوح تمام ایمانداروں میں رہتا ہے لیکن سبھی ایماندار اس مقام تک نہیں آتے جہاں اُن کے ذہن اور دل پورے طور پر خدا کے روح کے اختیار میں نہیں ہوتے۔ 10 ویں آیت میں مقدس پولس رسول کے مطابق ایک ایماندار کو اپنے جسم کو گناہ کے اعتبار سے مردہ سمجھنا چاہئے۔ یعنی، اُنہیں ایسے زندگی بسر کرنی ہے جیسے کہ اُن کی پرانی گناہ آلودہ فطرت مر چکی ہے۔ اُنہیں گناہ کی پرانی رغبتوں اور خواہشوں اور گناہ آلودہ فطرت کی باتوں اور سوچوں پر کان نہیں لگانا۔ اس کی بجائے اُنہیں خدا کے روح کی باتوں پر کان لگانا ہے اور پورے طور پر اس کی تابعداری میں زندگی بسر کرنا ہے۔ مقصد یہی ہو کہ ایک ایماندار زندگی کے ہر ایک حصہ میں مسیح کے روح سے معمور ہو۔ یعنی کہ پاک روح کو زندگی کے ہر ایک حصے اور عمل میں مدعو کیا جائے۔ کوئی چیز بھی اس کی رہنمائی اور اختیار سے باہر نہ ہو۔ ہم میں سے کوئی بھی ابھی تک اس

مقام تک نہیں پہنچا۔ تاہم ضرورت ہے کہ ہم سب اس سمت میں جانفشانی کرتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جائیں۔

غور کریں کہ مقدس پولس رسول ہمیں یہاں پر کیا کہنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ گناہ آلودہ پرانی فطرت اس کی سوچوں اور خواہشوں سمیت موت اور خدا سے جدائی کا باعث ہوتی ہے۔ ایسا ذہن جو روح القدس کی رہنمائی میں چلتا، خدا کے ساتھ صلح اور اُس کا اطمینان اپنی زندگی میں رکھتا ہے۔ ہم کس طرح سے اپنی کاوشوں کو خدا کے روح کی تابعداری میں زندگی بسر کرنے کے لئے بروئے کار لائیں؟ کیا ہم فانی چیزوں میں اپنا وقت اور محنت صرف کریں یا پھر زندگی اور سلامتی کے لئے اپنی محنتوں اور وقت کا اچھا استعمال کریں؟ اپنی جسم کی خواہشوں کی تسکین کے لئے اپنی کاوشیں اور محنتوں کا تصرف کس قدر بیوقوفی ہوگا جب کہ ہم کو معلوم ہے کہ یہ بدن فانی ہے اور اس سے ہمیں کچھ حاصل نہیں ہونے والا۔ اس کی بجائے، مقدس پولس رسول نے ایمانداروں کو اس بات کے لئے اُبھارا کہ وہ اپنے بدن کو مردہ سمجھیں اور روح القدس کی رہنمائی اور بتائی ہوئی سمت میں زندگی بسر کریں۔

11 ویں آیت میں، ہم دیکھتے ہیں کہ اُن سب کے لئے ایک بڑی اُمید ہے جنہوں نے جسم کو اُس کی رغبتوں اور خواہشوں سمیت صلیب پر کھینچ دیا ہے اور اب وہ زیادہ سے زیادہ روح میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ مقدس پولس رسول روم کی کلیسیا کو بتاتے ہیں کہ وہ روح جس نے خداوند یسوع کو مردوں میں سے زندہ کیا ہمارے فانی بدن کو بھی نئی زندگی عطا کرے گا۔ اب ہم فانی جسم کی خواہشوں کی تسکین کے لئے زندہ نہیں ہیں بلکہ وہ دن قریب ہے جب خداوند یسوع ہمیں نئے اور جلالی بدن عطا کرے گا۔ وہ سب جو خداوند میں زندگی بسر کرتے اور اُس کی

عزت اور تعظیم کے لئے زندگی بسر کرتے ہیں اُنہیں نئی زندگی ملے گی۔ یہ بدن اپنی ساری خواہشوں سمیت برباد ہو جائے گا۔ ہمارے پاس خدا کی طرف سے ابدی زندگی کا وعدہ ہے۔ نئے بدن میں، ہم گناہ اور بدی سے رہائی پائیں گے۔ ہم خدا کے ساتھ رہیں گے۔ ہم اس کی حضوری میں سدا خوش رہیں گے۔ ہمارے پاس نئی روح ہو گی اور نیا بدن۔ یہ دونوں جسمانی خواہشوں اور رغبتوں سے پاک اور آزاد ہوں گے۔

مقدس پولس رسول روم کی کلیسیا کو بتاتے ہیں کہ وہ جو روح القدس کی رہنمائی میں زندگی بسر کرتے ہیں وہی زندہ خدا کے بیٹے ہیں۔ خدا کے فرزند ہونے کا یہی تقاضا ہے۔ اگر ہم خدا کے بیٹے ہیں تو ہم دیکھیں گے کہ روز بروز ہماری پرانی انسانیت گناہ کی رغبتوں سمیت برباد ہوتی چلی جائے گی۔ اور ہم روح میں نئی زندگی بسر کرتے اور آگے بڑھتے ہوئے چلے جائیں گے۔ ہمارے اندر نئی خواہشیں جنم لیں گی۔ ہمیں معلوم ہو گا کہ ہم خدا کے فرزند ہیں کیونکہ ہم آسمانی خواہشوں اور الٰہی کردار و اوصاف کو اپنی زندگی میں لیتے چلے جائیں گے۔ یہ بات سچ ہے کہ کچھ ایسے بھی ایماندار ہیں جو غیر ایمانداروں کی طرح زندگی بسر کرتے ہیں اور جسمانی خواہشوں اور رغبتوں کے زیرِ تسلط زندگی بسر کرتے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ وہ کس طرح خدا کے ساتھ اپنے تعلق اور رشتہ کی یقین دہانی اپنے اندر لے سکتے ہیں۔ کیونکہ نافرمانی کی صورت میں اُنہیں ایسی یقین دہانی نہیں مل سکتی۔ مقدس پولس رسول ہمیں بتارہے ہیں کہ ہماری نجات کی یقین دہانی روح القدس کی رہنمائی اور نئی زندگی کے باعث ہوتی ہے جو ہم میں بسا ہوا ہے۔ مقدس پولس رسول 15 آیت میں کچھ اس طرح سے حاصلِ کلام بیان کرتے ہیں۔ کہ ہم نے وہ روح نہیں پایا جس سے پھر ڈر پیدا ہو بلکہ ہمیں وہ روح ملا ہے جس کے

باعث ہم خدا کے فرزند بنتے ہیں۔ بیٹے اور بیٹیاں ہوتے ہوئے ہم" ابّا۔ یعنی اَے باپ" کہہ کر پکارتے ہیں۔ ان الفاظ میں ایک گہری قربت اور قریبی رشتہ پایا جاتا ہے۔" ابّا۔ اَے باپ" ایک اصطلاح ہے جو چھوٹے بچے اپنے" باپ" کو مخاطب کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ جب خدا کا روح ہم میں زندگی بسر کرنے کے لئے آتا ہے۔ تو پھر وہ ہمارے اور خدا کے درمیان ہر ایک رکاوٹ کو ختم کر دیتا ہے۔ اور پھر ہم خدا کے فرزند ٹھہر کر اُس کے حضور کھڑے ہوتے ہیں۔ ہم بغیر سزا کے حکم کے خدا کے حضور کھڑے ہوتے ہیں۔ اس کے قریب جانے میں ہر طرح کا خوف جاتا رہتا ہے۔ ہم مقبول فرزند ٹھہر کر اُس کے قریب جاتے ہیں۔ روح القدس کے ہماری زندگیوں میں کام کرنے کے سبب سے خدا کے ساتھ ہمارا ایک نیا اور مضبوط رشتہ قائم ہو جاتا ہے اور ایک پختہ یقین دہانی کے ساتھ ہم اس تک رسائی حاصل کرتے ہیں۔ اب ہم اپنے پیار کرنے والے آسمانی باپ کے ساتھ اپنا رشتہ قائم کر سکتے ہیں۔ ہم اس پر بھروسہ کر سکتے ہیں کہ وہ ہمارے لئے اپنے دل میں نیک تمنائیں اور نیک ارادے رکھتا ہے۔ ہمارے باطن میں دو طرح کی فطرتیں ایک دوسرے کے ساتھ حالت جنگ میں ہیں۔ مقدس پولس رسول ایمانداروں کو اس بات کے لئے اُبھارتا ہے کہ وہ روح کے موافق زندگی بسر کریں اور گناہ کے اعتبار سے مر جائیں۔ مسیحی، فتح مند اور ابدی زندگی کا بھید خدا کے روح کے تابع ہونے اور گناہ اور جسمانی خواہشوں کے اعتبار سے مرنے میں پوشیدہ ہے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ہم اپنی زندگیوں میں جسم اور روح کے درمیان فرق کیسے پہچان سکتے ہیں ؟

☆۔روح کی پیروی کرنے کا کیا معنی اور مفہوم ہے ؟آپ کی زندگی میں مسیح کے روح کی موجودگی اور حضوری کا کیا ثبوت موجود ہے ؟ مسیح نے آپ کی زندگی میں کیا فرق پیدا کیا ہے ؟

☆۔خدا کے پاک روح کا ثبوت کس طرح خدا کے فرزندوں میں پھر سے یقین دہانی پیدا کرتا ہے ؟

☆۔کیا ممکن ہے کہ ایک ایماندار گناہ آلودہ فطرت اور جسمانی رغبتوں کے مطابق زندگی بسر کرے ؟ کیا آپ کی زندگی میں کچھ ایسے علاقہ جات ہیں جو ابھی تک گناہ آلودہ فطرت کے تابع ہیں۔

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔خداوند کی شکر گزاری کریں کہ اس نے اپنا پاک روح آپ کی زندگی میں رکھا ہوا ہے جو زیادہ سے زیادہ آپ کو مسیح کی مانند بناتا چلا جاتا ہے۔خداوند سے فضل اور توفیق مانگیں تاکہ آپ اور بھی زیادہ جسم اور روح کے درمیان فرق سمجھ سکیں۔

☆۔خداوند کی شکر گزاری کریں کہ اب آپ خدا کے پاس اس طرح آ سکتے ہیں جیسے کہ بیٹے ایک باپ کے پاس آتے ہیں۔ کیا آپ کی زندگی میں کچھ ایسے علاقہ جات ہیں جن پر جسم کا اختیار اور غلبہ موجود ہے؟ خداوند کے سامنے اُن کا اقرار کرتے ہوئے، خدا کے پاک روح سے ان علاقہ جات میں غلبہ اور فتح کو مانگیں۔

باب 22

اس جہاں کے دُکھ

رومیوں 8:16-25

بطور ایماندار ہمیں روح میں زندگی بسر کرنے کے لئے بلایا گیا ہے۔ ہم سے تقاضا کیا گیا ہے کہ ہم جسمانی فطرت کے مطابق چلتے ہوئے جسمانی خواہشوں کے لئے تدبیریں نہ کریں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اگر ہم ایسا کریں گے تو کبھی بھی مقبول نہ ٹھہریں گے۔ روح القدس کی رہنمائی میں زندگی بسر کرنے سے ہمیں کوئی یقین دہانی یا ضمانت نہیں ملتی کہ ہم مسائل اور مشکلات سے آزاد زندگی بسر کریں گے۔ در حقیقت ہم دُکھوں اور آزمائشوں کی توقع کر سکتے ہیں۔ کوئی بھی سپاہی اس توقع کے ساتھ فوج میں بھرتی نہیں ہوتا کہ سب کچھ آسان ہو گا۔ نہ تو ہمیں یہ توقع کرنی چاہیئے کہ ہماری زندگی آسان ہو گی اگر ہم واقعی خدا کے ساتھ چلنے میں سنجیدہ ہیں تو ایسی سوچ کو اپنے دماغ سے خارج کر دیں۔ اس حصہ میں، مقدس پولس رسول روم کی کلیسیا کو دُکھوں کے بارے میں بتاتے ہیں کہ خداوند یسوع کے ساتھ چلتے ہوئے وہ دُکھوں اور آزمائشوں کی راہ سے گزرنے کی توقع کریں۔

16 ویں آیت سے وہ شروع کرتے اور روم کے ایمانداروں کو یاد کراتے ہیں کہ خدا کا روح ہماری روح کے ساتھ مل کر گواہی دیتا ہے کہ ہم خدا کے فرزند ہیں۔ کبھی کبھی ایسے حالات اور

مشکلات آتی ہیں کہ اس بات کو سمجھنااور قبول کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ ہمارا خدا کے ساتھ رشتہ اور تعلق بالکل درُست ہے۔ خدااپنی محبت کا پیغام ہم تک پہنچاتا ہے تا کہ ہمیں یقین دہانی ہو کہ ہم اس کے ساتھ درُست رشتے میں جڑے ہوئے ہیں۔ یہ وہ پیغام ہے جو دوسرے سننے سے قاصر ہوتے ہیں۔ کیونکہ خدااور اُس کے فرزندوں کے درمیان ایک منفرد تعلق اور رشتہ ہوتا ہے۔ وہ ہمارے ساتھ اس طرح کلام کرتا ہے کہ صرف گہری قربت اور رفاقت سے ہی اس کی آواز کو سنااور سمجھا جاسکتا ہے۔ خدا کے نزدیک یہ بات بڑی اہمیت کی حامل ہے کہ ہم اس بات کی یقین دہانی اپنے دل میں رکھیں کہ خدا کے ساتھ ہمارا رشتہ اور تعلق بالکل درست ہے۔ خاص طور پر جب ہمیں اپنے ایمان کی خاطر دُکھوں کی راہ سے گزرنا ہے تو پھر یہ بہت ہی ضروری ہے کہ ایسا تعلق اور یقین دہانی ہمارے دل میں موجود ہو۔ مقدس پولس رسول ہمیں ساتھ ہی یاد دلاتے ہیں کہ اگر ہم خدا کے فرزند ہیں تو پھر مسیح کے ہم میراث بھی ہیں۔ خدا ہمیں اس لئے بھی کثرت کی برکات دیتا ہے کیونکہ ہم اس کے ہو چکے ہیں۔ اس کے فرزند ہوتے ہوئے، ہم اپنی زندگی میں گناہوں کی معافی کا تجربہ رکھتے ہیں۔ ہم خدا کے پاک روح کے ساتھ رفاقت رکھتے۔ اُس کی برکات اور اطمینان ہماری زندگی میں ہے۔ ہمیں یہ زندہ امید بھی ملتی ہے کہ ہم آسمان پر اس کے ساتھ رہیں گے۔ اُس کی تبدیل کرنے والی اور قدرت سے معمور کرنے والی حضوری ہمارے اندر ہے۔

یہ میراث ہمیں ایک قیمت سے ملی ہے۔ اگرچہ ہمارے پاس خدا کی دولت اور میراث ہے۔ تو بھی ہمیں دُکھوں اور آزمائش کی راہ سے گزرنا پڑے گا۔ ہم اُس کے دُکھوں میں ضرور بالضرور شریک ہوں گے۔ وہ لوگ جو اس زمین پر دُکھوں میں سے گزرتے ہوئے اس کے ساتھ زندگی

بسر کرتے ہیں اُنہیں بعض اوقات رد بھی کیا جائے گا۔ اُنہیں غلط فہمیوں اور ایذاہ رسانیوں کا سامنا ہو گا۔ یہ دُکھ اور ایذاہ رسانیاں لازمی طور پر آئیں گے۔ کیونکہ جب ہم اس گناہ آلودہ دنیا میں زندگی بسر کرتے ہیں تو پھر دُکھ اور آزمائشیں تو آئیں گی۔ اگر ہم مسیح کا طرزِ زندگی اپنانے کا چناؤ کرتے ہیں تو پھر یاد رکھیں کہ ہمیں اُس کی طرح دُکھ اُٹھانے کے لئے بھی تیار رہنا ہو گا۔

مقدس پولس رسول ہمیں یاد کراتے ہیں کہ اِس موجودہ جہاں کی آزمائشوں اور دُکھوں دردوں کا آنے والے جلال سے کسی طور پر بھی موازنہ نہیں کیا جا سکتا۔(18 آیت) ایمانداروں کو رد کیا جائے گا۔ بعض ایک کو ایذاہ رسانی کا بھی سامنا ہو گا۔ بعض کو مسیح خداوند کی خاطر دُکھوں سے گزرتے ہوئے اپنی جان بھی قربان کرنا پڑے گی۔تاہم مرنے کے بعد ایک جلالی میراث ہمارے لئے تیار پڑی ہوئی ہے۔ مخالف مسیح لوگ ہماری جان لے سکتے ہیں تاہم وہ ہماری آسمانی میراث کو ہم سے چھین نہیں سکتے۔وہ ہمارے بدنوں کو تباہ کر سکتے ہیں لیکن ہماری روحوں کو چھو نہیں سکتے۔ ہم خدا کی حضوری میں داخل ہوں گے جو کھلے بازوؤں سے ہمارا منتظر ہے۔ ہم بالکل محفوظ اور بے خطر اُس کی حضوری میں رہیں گے۔ اُس کی حضوری میں کوئی چیز ہمیں نقصان نہ پہنچا سکے گی۔ ہم اُس کی شادمانی اور اطمینان میں ابدالآباد رہیں گے۔ اس جہاں کے دُکھ درد کیا چیز ہیں کہ مسیح میں ابدی برکات سے اُن کا موازنہ کیا جا سکے ؟اس دُنیا کے دُکھ درد کیا چیز ہیں کہ اُن کا آنے والی دنیا سے موازنہ اور مقابلہ کیا جا سکے۔ 19 ویں آیت پر غور کریں کہ مقدس پولس رسول نے روم کی کلیسیا کو بتایا کہ وہ دن آرہا ہے۔ جب خدا کے فرزند اس دنیا میں ظاہر ہوں گے۔ مقدس پولس رسول نے اُنہیں بتایا کہ ساری تخلیق اس دن کی راہ دیکھ

رہی ہے۔ اسی دن خدا کے فرزند مردوں میں سے زندہ ہوں گے۔ دُنیا اُنہیں دیکھے گی۔ دُنیا انہیں جانے گی کہ وہ خدا کے فرزند ہیں کیونکہ خدا دُنیا کے سامنے اُن کی عزت افزائی کرے گا۔

20 آیت میں، مقدس پولس رسول روم کے ایمانداروں کو یاد کراتا ہے کہ ساری مخلوق گناہ کے اثرات سے متاثر ہوئی ہے۔ ساری مخلوق گناہ کے باعث مایوسی اور پریشانی سے دوچار ہوئی۔ جب آدم اور حوّا نے باغ عدن میں گناہ کا دروازہ کھول دیا تو ساری مخلوق لعنت کے نیچے آ گئی۔ بوڑھے ہونے کا عمل شروع ہو گیا۔ چیزیں زوال کا شکار ہونا شروع ہو گئیں۔ بیماریاں اور کمزوریاں انسانی بدن کو اپنی لپیٹ میں لینے لگیں۔ زلزلے اور جسمانی المیات عام سی چیز بن گئے۔ موت دنیا میں داخل ہو گئی۔ وہ دن دُور نہیں جب ساری مخلوق زوال اور فنا کے اثرات سے رہائی پائے گی۔ (21 آیت) خدا کے فرزند ہوتے ہوئے ایک دن ہم مکمل آزادی اور رہائی پائیں گے۔ اس روز گناہ کی قوت توڑ دی جائے گی اور کائنات پھر سے اسی معیار اور مقام تک بحال ہو جائے گی جس کے مطابق یہ تیار کی گئی تھی۔ جو کچھ اس دُنیا میں ہو رہا ہے مقدس پولس رسول اسے دردِ زہ سے تشبیہ دیتا ہے۔ مخلوق درد میں پڑی کراہتی ہے۔ اور اس دن کی منتظر ہے جب نئی زندگی جنم لے گی۔ ہم کسی ایسی دُنیا سے واقف نہیں جہاں گناہ موجود نہیں ہے۔ لیکن آنے والی دُنیا میں دُکھ اور بیماری کا دَور دَورہ نہیں ہو گا۔ سارا غم اور موت جاتی رہے گی۔ ہم آہنگی، خوشی، شادمانی اور اطمینان اور خداوند کی ستائش خدا کے فردوس میں ابدالآباد جاری رہے گی۔ کیونکہ کائنات لعنت سے آزاد ہو جائے گی۔ وہ دُنیا کس قدر جلالی ہو گی! ہم خدا کے فرزند ہوتے ہوئے اسی طرح سے کراہتے ہیں۔ ہم نے خدا کا پاک روح پایا ہے جو کہ ایک طرح سے اس بات کا ثبوت ہے کہ ہم خدا کے حضور مقبول ٹھہر چکے ہیں۔ لیکن ہمارے بدنوں میں دُکھ

اور ایک کشمکش جاری ہے۔ ہم گناہ کی رغبتوں اور خواہشوں کے ساتھ حالت جنگ میں ہیں کیونکہ ہمارا جسم ان سے گھرا ہوا ہے۔ ہم بیماری اور کمزوری کے اثرات کو محسوس کرتے ہیں۔ ہم تھکاوٹ اور کمزوری محسوس کرتے ہیں۔ ہمارے بدن ایک محدود طاقت اور توانائی رکھتے ہیں۔ ہمارے بدن کمزور ہو جاتے ہیں۔ ایسے کمزور بدنوں کی ساتھ خداوند کی ستائش اور خدمت کرنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ ہم اپنے دل کی گہرائیوں میں ایسے دن کے منتظر ہیں جب یہ ساری مجبوریاں، مایوسیاں اور مشکلات اختتام پذیر ہو جائیں گی۔ ہم ایسے دن کے منتظر ہیں جب ہم خدا کے لے پالک فرزند بننے کے آخری مراحل سے گزریں گے اور ہمیں ایسے بدن دئے جائیں گے جو گناہ اور اُس کے اثرات سے پاک ہوں گے۔ ہم اُس دن کے منتظر ہیں جب تمام رنج والم اور دُکھ درد جاتے رہیں گے۔ اس روز ہمارے نئے بدن خداوند کی پرستش اور اُس کی عبادت بغیر کسی رکاوٹ کے کریں گے۔

بطور ایماندار یہی ہماری امید ہے۔ ہمیں یہ یقین دہانی حاصل ہے کہ ایک دن آئے گا جب ساری مخلوق گناہ اور بدی کے اثرات سے چھڑالی جائے گی۔ شیطان کو شکست ہو جائے گی۔ گناہ اور موت کا زور ٹوٹ جائے گا۔ ہم فاتح ہوں گے۔ ہم اپنے جسمانی بدنوں میں بھی ایک زبردست مخلصی کا تجربہ کریں گے۔ ہم بڑے صبر سے ایسے وعدے کی تکمیل کے منتظر ہیں۔

یہاں پر مقدس پولس رسول اس نکتے کو اجاگر کر رہے ہیں کہ ہمیں یہ محسوس کرنے کی ضرورت ہے کہ بطور خدا کے فرزند جب تک ہم اس دنیا میں رہتے ہیں ہمیں گناہ کی حقیقت کا سامنا ہوتا رہے گا۔ ہم گناہ کے اثرات اور نتائج سے محفوظ نہیں رہ سکتے۔ چونکہ یسوع نے ہمارے لئے دکھ اٹھایا، یقیناً ہمیں بھی اس کے لئے دُکھ اُٹھانا پڑے گا۔ ہماری اُمید خدا کے اس

وعدہ میں ہے کہ ایک دن گناہ پر فتح پالی جائے گی۔ ہم جانتے ہیں کہ اگر ہم اس دنیا میں رہتے ہوئے دکھوں میں شامل ہوں گے تو اس کے جلال میں بھی شامل ہوں گے۔ یہ بدن فانی ہے۔ اس دنیا میں ہماری زندگی میں آنے والے دُکھ درد بالکل عارضی ہیں۔ اُمید کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ خدا کے وعدوں پر توکل کریں۔ جب ہم دُکھوں اور آزمائشوں کی راہ سے گزریں گے تو اُس کے ساتھ اس کے جلال میں ابدیت گزاریں گے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔اس زمین پر گناہ کے اثرات کا کیا ثبوت موجود ہے؟ آپ اپنے بدن میں گناہ کے اثرات کا کیا ثبوت دیکھتے ہیں؟ اس حوالہ میں پولس رسول ہمیں کیا اُمید دیتے ہیں؟

☆۔آپ کو اس دُنیا میں کیوں کر دُکھوں میں سے گزرنا پڑا؟

☆۔پولس رسول کی بیان کردہ باتوں سے ہماری کیا حوصلہ افزائی ہوتی ہے تاکہ ہم دُکھوں میں بھی ثابت قدم رہ سکیں؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔خداوند کی شکر گزاری کریں کہ وہ دن قریب ہے جب ہم بالآخر گناہ اور اُس کے اثرات
☆۔پر غالب آجائیں گے۔خداوند سے آخر تک ثابت قدم رہنے کی توفیق مانگیں۔

☆۔خداوند کی شکر گزاری کریں کہ بطور ایماندار، ہمارے پاس اس دُنیا کے دُکھوں ور تکالیف
سے بڑھ کر ایک زندہ اُمید ہے جو ہمیں اس زندگی میں دکھائی دیتی ہے۔

باب 23

اِن سب باتوں میں

رومیوں 8:26-39

8ویں باب کے پہلے حصہ میں مقدس پولس رسول نے روم کی کلیسیا کو یاد کرایا کہ حتیٰ کہ خدا کے فرزندوں کو بھی ایذاہ رسانی اور دُکھوں کا سامنا کرنا پڑا۔ ساری مخلوق اس دن کے لئے کراہ رہی ہے جب خداوند یسوع آکر اپنے لوگوں کو گناہ کے دُکھ سے رہائی بخشے گا۔ ہم جو اس وقت خدا کے لوگ ہوتے ہوئے اس دُنیا میں اُس کی عبادت اور خدمت کر رہے ہیں۔ ایسے دن کے منتظر اور مشتاق ہیں جب ہمارے جسمانی بدن کی جگہ ہمیں مخلصی یافتہ بدن ملیں گے۔ تاہم جب تک ہمارا اس دُنیا میں وجود ہے ہم گناہ اور اس دُنیا میں بدی کے اثرات اور خمیازہ بھگتیں گے۔

اگرچہ ہمیں اس دُنیا میں بہت سے دُکھوں اور آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ آٹھویں باب کے اس حصہ میں بہت سی زبردست حوصلہ افزا باتوں سے ہماری ہمت بندھائی گئی ہے۔ آئیں ان حوصلہ افزا باتوں پر غور کریں جو روح کی رہنمائی میں چلنے والے ایمانداروں کو پولس پیش کرتا ہے جو اپنے خداوند کی طرح اس دُنیا میں دُکھ اُٹھا رہے ہیں۔ کیا آپ کی زندگی میں ایسا مشکل مقام آیا جب آپ دُعا کرنے سے بھی قاصر ہو گئے؟ میری زندگی میں ایسے وقت آئے۔ شخصی طور پر مجھے ایسے وقتوں کا سامنا ہوا جب میرے خیالات اور جذبات پژمردگی کا شکار ہو گئے۔

میری دُعائیہ زندگی اور خداوند کے ساتھ چلنا سب کچھ ٹھنڈا پڑ گیا۔26 آیت نے میری ہمت بندھائی۔

میری کمزوری میں، خدا کے روح نے میری مدد اور میرے لئے شفاعت کی۔ جب ایسے لگ رہا تھا کہ میں دُعا نہیں کر پاؤں گا کیونکہ مجھ پر دباؤ بہت زیادہ تھا۔ روح القدس ایسے وقتوں میں میرے پاس آکر میری ہمت افزائی اور میرے لئے دُعا کرتا۔ جب میں اپنی ضروریات کو نہ جانتے ہوئے بھی خدا کے پاس آتا ہوں، خدا کا روح میری ضرورت اور میری صورتحال کے مطابق دعا کرتا ہے۔ یہ کس قدر تسلی کی بات ہے کہ خدا کا روح میرے لئے دُعا کرتا ہے۔ ایسے اوقات جب ہم دباؤ کے نیچے ہوتے ہیں اور دُعا کرنے سے قاصر، روح القدس آسمانی باپ سے ہمارے لئے دُعا کرتا ہے۔ یہ کس قدر حوصلہ افزا بات ہے کہ جب ہم دُعا کرنے کے قابل نہیں ہوتے، اس وقت ہم دُعائیہ مدد کے بغیر بے یارو مددگار اپنے حال پر چھوڑ نہیں دیئے جاتے۔

یہ بات خاص طور پر قابلِ غور ہے کہ روح القدس ہمارے لئے آہیں بھر بھر کر اور ایسے الفاظ میں دُعا کرتا ہے جن کا بیان نہیں ہو سکتا۔ بعض لوگ اسے غیر زبانوں کی نعمت سمجھتے ہیں۔ غور کریں پولس رسول یہ کہہ رہا ہے کہ روح القدس آہیں بھرتا ہے۔ یہ نہیں کہہ رہا کہ وہ بول کر دُعا کرتا ہے۔ جب ہماری روحیں غم کے بوجھ کے نیچے دبی ہوتی ہیں۔ تو ہم آہیں بھر بھر کر اظہار غم کرتے ہیں۔ میرا ایمان ہے کہ آہیں بھرنا اس درد سے منسلک ہے جس میں ہم مبتلا ہوتے ہیں۔ خدا کا روح ہمارے دُکھ درد اور آہوں سے واقف ہوتا ہے۔ خدا بے حس خدا نہیں ہے۔ خدا کا روح ہمارے دُکھ، اُلجھن، رنج و غم اور پریشانی سے واقف بلکہ بخوبی واقف ہوتا

ہے۔ اُسے معلوم ہوتا ہے کہ ہم کیسی محرومی، بے بسی اور ناتوانائی کا شکار ہیں۔ وہ اس صورتحال کو آسمانی باپ کے سامنے پیش کرتا ہے۔ جب خدا کا روح دعا کرتا ہے تو یہ محض لفظی دعا نہیں ہوتی بلکہ اس میں آہیں بھی شامل ہوتی ہیں۔ وہ ہمارے دُکھ، رنج اور تکلیف کو محسوس کرتے ہوئے دُعا کرتا ہے۔

مقدس پولس رسول 27 آیت میں لکھتے ہیں کہ وہ جو دلوں کے خیالوں اور ارادوں سے واقف ہے، اُسے روح کی نیت کا بھی علم ہوتا ہے جب وہ ہمارے لئے شفاعت کر رہا ہوتا ہے۔ یہ بات بھی ہمارے لئے تسلی اور تشفی کا باعث ہونی چاہئے۔ بعض اوقات الفاظ منہ سے نکل نہیں پاتے۔ بعض اوقات ہم اپنی آہوں سے ہی اپنے دُکھ اور غم کا اظہار کر پاتے ہیں۔ ہم خدا کے حضور رونے چلانے سے ہی اپنی صورتحال کو پیش کرتے ہیں۔ خدا کا پاک روح ایسی صورتحال میں ہمارا ساتھ دیتا ہے۔ وہ ہمارے لئے دُعا کرتا ہے۔ جو کچھ ہمارے الفاظ بیان نہیں کر پاتے، خدا کا پاک روح وہ بھی سمجھ لیتا ہے۔ ہمیں اس بات کی یقین دہانی ہوتی ہے کہ خدا کا پاک روح ہمارے لئے دُعا کر رہا ہے۔ بطور شفاعت کنندہ وہ ہمارے لئے شفاعت کرتا ہے۔ اُسے کامل طور پر اس بات کا علم ہوتا ہے کہ ہم کیا محسوس کر رہے ہیں۔ اُسے یہ بھی علم ہوتا ہے کہ خدا کا ہمارے لئے کیا مقصد ہے۔

نہ صرف یہ کہ پاک روح کی دُعائیں ہماری مدد اور معاونت کے لئے ہوتی ہیں کہ ہمارے دُکھوں اور آزمائشوں میں ہمارا ساتھ دے۔ ہماری ہمت بندھائے بلکہ ہمارے پاس خدا کا وعدہ بھی ہے کہ ساری چیزیں مل کر اُن سب کے لئے بھلائی پیدا کرتی ہیں جو خدا سے محبت رکھتے اور اُس کے ارادہ کے موافق بلائے گئے ہیں۔(28:8)" ساری چیزیں" بہت اہم ہے۔ اس

باب کے سیاق و سباق میں، پولس رسول اُن دُکھوں کا ذکر کرتا چلا آیا ہے جو ہمیں برداشت کرنے ہوں گے۔ یہ بہت اہم ہے کہ اسی تناظر میں 28آیت کو دیکھا جائے۔ مقدس پولس رسول یہاں پر دُکھ اور تکلیف کی بات کر رہے ہیں۔ اگر آپ خدا سے پیار کرتے اور اُس کے فرزند/بیٹی ہیں۔ خدا کا وعدہ ہے کہ وہ دُکھ اور آزمائشیں جن سے آپ گزر رہے ہیں آپ کی بہتری اور بھلائی کے لئے استعمال ہوں گے۔ مایوسی کی کوئی وجہ ہی نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ فی الوقت آپ کو یہ سب کچھ بہت ناگوار اور تکلیف دہ معلوم ہو رہا ہو۔ لیکن خدا اُن ہی دُکھوں اور اسی ناگوار صورتحال کو آپ کی زندگی میں بہتری اور بھلائی کے لئے استعمال کرے گا۔ بعض اوقات بڑے تکلیف دہ اور آزمائش کن حالات سے بھی بہتری اور بھلائی پیدا ہو جاتی ہے۔ ہمارے دُکھوں اور تکلیف دہ صورتحال میں یہ بات ہمارے لئے بڑی حوصلہ افزائی کا باعث ہے۔

29آیت میں، مقدس پولس رسول علم الٰہیات کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ جن کو خدا نے پیشتر سے جانا۔ اُنہیں پیشتر سے مقرر کیا تاکہ اُس کے بیٹے کے ہمشکل ہوں۔ ہماری پیدائش سے بھی بہت پہلے، وہ اُن منصوبوں سے واقف اور آگاہ تھا جو وہ ہمارے لئے رکھتا تھا۔ اُس نے دانستہ طور پر ہمارے لئے ایسے حالات اور ماحول کو ترتیب دیا جن سے ہماری کانٹ چھانٹ، تربیت اور ہماری روحوں اور جانوں میں خوبصورتی اور مضبوطی پیدا ہو سکے۔ تاکہ ہم اُس کے بیٹے یسوع کی صورت اور شبیہ پر ڈھلتے اور بنتے چلے جائیں۔ 30ویں آیت پر غور کریں۔ خدا نے اُنہیں ہی بلایا جنہیں اس نے پہلے سے مقرر کیا تھا۔ جب درست اور مناسب وقت ہوا تو خدا نے اپنے مقصد کو ہم پر واضح کیا۔ وہ ہماری زندگی میں ایسی صورتحال

اور ماحول پیدا کرے گا جن سے اس کا ہماری زندگیوں کے لئے مقصد اور ارادہ بالکل واضح ہو جائے گا۔

مقدس پولس رسول مزید بیان کرتے ہیں کہ خدا جسے بلاتا ہے اسے راستباز بھی ٹھہراتا ہے۔ راستباز ٹھہرائے جانے کا مطلب ہے خدا کے ساتھ درست رشتہ اور تعلق قائم ہونا۔ وہ میرے گناہ معاف کرتا۔ اور اپنے فرزند کے طور پر مجھے قبول کرتا ہے۔ وہ مجھے اپنا فرزند قرار دیتا ہے تاکہ میں اس کے تخت کے پاس دلیری سے آسکوں۔ 30 آیت میں مقدس پولس رسول ہمیں یاد کرواتے ہیں کہ خدا جنہیں راستباز ٹھہراتا ہے اُنہیں جلال بھی بخشتا ہے۔ اگرچہ ہم مسیح کے صلیبی کام کے وسیلہ سے خدا کے حضور راستباز ٹھہرتے اور اس کے ساتھ اپنا تعلق درست کرتے ہیں تو بھی ہمیں گناہ آلودہ فطرت کے ساتھ جنگ کرنا پڑتی ہے۔ وہ دن قریب ہے جب یہ ساری کشمکش ختم ہو جائے گی۔ وہ دن آئے گا جب ہم اپنی پرانی فطرت پر مکمل طور پر فتح پا کر آسمان پر خداوند یسوع کی حضوری میں داخل ہو جائیں گے۔ وہ گناہ اور بدی سے پاک بدن ہمیں عطا کرے گا۔

مقدس پولس رسول ہمیں یہ بتا رہے ہیں کہ خدا جو ہمارے لئے ایک مقصد رکھتا ہے وہ اس مقصد کو پایہ تکمیل تک بھی پہنچائے گا۔ اُسی نے ہمیں چنا اور اپنی بادشاہی کے فرزند ہونے کے لئے بلایا ہے۔ اور وہی خدا باپ کے سامنے ہمارے تعلق اور رشتہ کو درست اور قائم کرتا ہے۔ وہی ہمیں ہر طرح کے گناہ اور جسمانی خواہشوں کے بندھن سے رہائی بخشتا ہے۔ جو کام اُس نے ہم میں شروع کیا ہے اُسے پایہ تکمیل تک پہنچائے گا۔ وہ اس کام کو ادھورہ نہیں چھوڑے گا۔ وہ ہماری کانٹ چھانٹ کر کے ہمیں ایسے لوگ بنائے گا جس کے لئے اُس نے

ہمیں چن لیااور اپنے پاس بلایا ہے۔ یہ اُس کا ہمارے لئے وعدہ ہے۔ ہر طرح کی آزمائش، دُکھ، مسائل اور مشکلات جن کا ہمیں سامنا ہوتا ہے مسیح کا ہم شکل بنانے میں ان سب کا اپنا ایک کردار ہے۔

مقدس پولس رسول 31 ویں آیت میں روم کے ایمانداروں کو یاد کراتے ہیں کہ اگر خدا اُن کے ساتھ ہے تو کون اُن کا مخالف ہو سکتا ہے۔ بہت سے لوگ ہمارے خلاف کھڑے ہوں گے لیکن کسی طور پر بھی ہمیں شکست نہ دے پائیں گے۔ وہ ہمیں دُکھ پہنچا سکتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ہماری جان بھی لے لیں۔ لیکن جو کچھ ہماری زندگیوں میں خدا کر رہا ہے وہ اُسے برباد نہ کر پائیں گے۔ ہمارے باطن میں موجود اُمید کی روشنی کبھی ماند نہ پڑے گی۔

کون ہم پر نالش کر سکتا ہے اگر خدا ہماری طرف ہے۔(33 آیت) خدا کی عدالت سے بڑھ کر کوئی اور بڑی عدالت نہیں ہے جو ہمیں مجرم ٹھہرا سکے۔ کوئی ایسا عدالت اور اختیار نہیں جو قادرِ مطلق خدا کے فیصلے کو تبدیل کر سکے۔ اگر خدا ہمیں راستباز ٹھہراتا ہے تو کون مُجرم ٹھہرائے گا؟ صرف اور صرف خداوند یسوع ہی ہمیں مُجرم یا راستباز ٹھہرا سکتا ہے۔(34 آیت) عدالت کرنے کا اختیار صرف اور صرف خداوند یسوع ہی کو دیا گیا ہے۔ غور کریں کہ خداوند یسوع نے ہمیں مُجرم نہیں ٹھہرایا بلکہ وہ ہمیں راستباز ٹھہرانے کے لئے قربان ہو گیا۔ اس وقت وہ باپ کی دہنی طرف کھڑا ہے تا کہ ہمارے لئے شفاعت کرے۔ ہمیں کسی طور پر بھی مجرم ٹھہرنے کا خوف نہیں ہونا چاہئے۔ خداوند یسوع ہماری طرف ہے ہمیں کسی طور پر بھی خوفزدہ نہیں ہونا چاہئے۔ مقدس پولس رسول نے 32 آیت میں روم کے ایمانداروں کو یاد کرایا کہ باپ نے اُن سے محبت رکھی اور اس قدر محبت رکھی کہ اپنے بیٹے کو ہی دریغ نہ

کیاتا کہ ہم اُس کے قہر و غضب سے رہائی پا جائیں۔ اُس نے اپنے بیٹے کو ہماری خاطر دکھوں سے گزرنے دیا حتیٰ کہ اس نے موت بلکہ صلیبی موت ہمارے لئے برداشت کی۔ تاکہ وہ مجرم ٹھہر کر سزا نہ پائیں۔ اگر اُس نے بخوشی اور رضا یہ سب کچھ کیا، تاکہ وہ ہمارے دُکھوں اور آزمائشوں میں ہماری محافظت اور فکر نہ کرے گا؟

کوئی چیز بھی ہمیں مسیح کی محبت سے جدا نہ کر پائے گی۔ (35 آیت) سختیاں، مشکلات، ایذاہ رسانیاں اور قحط بھی ہمیں خدا کی محبت سے جدا نہ کر سکے گا۔ خواہ ہمیں خطرات، غم اور دُکھوں کا سامنا ہو، حتیٰ کہ موت بھی ہمیں گھیر اڈال لے۔ (36 آیت) لیکن موت میں بھی ہم فتح سے بڑھ کر غالب اور فاتح ہوں گے۔ موت تو ہمارے لئے ایک بہت بڑا ذریعہ ہے جس کے وسیلہ سے ہم اور بھی فتح اور غلبہ پاتے ہیں۔ کوئی جہنم یا پاتال ہمیں ابدی زندگی کی اُمید اور آسمانی شہری ہونے کے حق سے محروم نہیں کر سکتا۔ کوئی بھی ایسی طاقت ہے نہ ہو گی جو ہمیں خداوند یسوع کی محبت سے جدا کر سکے۔ بطور اُس کے بیٹے اور بیٹیاں ہمیں اُس کی محبت اور وفاداری کا کامل یقین ہونا چاہیئے۔ ہم اس لئے پُر یقین ہو سکتے ہیں کیونکہ اُس نے ہم سے اس قدر محبت رکھی کہ اپنے بیٹے کو بھی ہمارے لئے قربان کرنے سے دریغ نہ کیا۔

اگرچہ ہمیں اس دُنیا میں بڑی ایذاہ رسانی اور دُکھوں کا سامنا کرنا پڑے۔ ہمارے پاس خدا کے کلام میں وعدہ موجود ہے کہ خدا کا روح ہمارے لئے اس وقت دُعا کرے گا جب ہم دُعا کرنے کے قابل نہیں ہوں گے۔ خدا باپ سب چیزوں کو ہماری بھلائی کے لئے استعمال کرے گا۔ خداوند یسوع نے جو کام ہم میں شروع کیا ہے وہ اس کو ہماری زندگیوں میں پایہ تکمیل تک پہنچائے گا۔ وہی ہمارے معاملہ کو خدا باپ کے سامنے پیش کرے گا۔ خدائے ثالوث اپنے بیٹے

بیٹیوں کے ساتھ کھڑا رہتا ہے۔ اگر خدای ثالوث، خدا باپ، خدا بیٹا اور خدا پاک روح ہمارے ساتھ کھڑے ہیں تو پُر یقین رہیں کہ دشمن اپنی کسی چال میں ہمارے خلاف کامیاب نہیں ہوگا۔ خواہ ہمیں آزمائشوں، دُکھوں اور مشکلات سے دوچار ہونا پڑے تو بھی ہم مسیح یسوع میں غالب اور فاتح ہوں گے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔کیا آپ نے خود کو کبھی ایسی صورتحال میں پایا ہے جہاں آپ کو ایسی شدید مشکل صورتحال کا سامنا ہوا ہو جہاں آپ دُعا کرنے کے قابل بھی نہ رہے ہوں؟اس حوالہ میں آپ کو کیا تسلی اور اطمینان حاصل ہوتا ہے؟

☆۔آج آپ کو کس خاص آزمائش کا سامنا ہے؟آپ کی دُکھ بھری صورتحال میں یہ حوالہ آپ سے کیا کلام کر رہا ہے؟

☆۔ان آیات کی روشنی میں آپ آسمان پر خدا کی حضوری میں اپنے لئے ایک جگہ کی اُمید اور توقع کر سکتے ہیں۔کیا دشمن آپ کی نجات آپ سے چھین سکتا ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔خداوند کی شکر گزاری ان عظیم اور بابرکات وعدوں کے لئے کریں جو اس حوالہ میں آپ کے لئے موجود ہیں۔☆خداوند کی شکر گزاری کریں کہ وہ ہماری مشکل صورتحال اور دُکھوں میں ہم سے دستبردار نہیں ہو گا۔

☆۔خداوند سے ایسے وقتوں کے لئے معافی مانگیں جب آپ نے اُس کے وعدوں پر شک کیا۔☆☆۔خداوند سے فضل اور توفیق مانگیں اور اس مقصد اور نصیب العین کی تکمیل کے لئے آگے بڑھیں جس کے لئے خدا نے آپ کو بلایا ہے۔

باب 24

حقیقی اسرائیل

رومیوں 9:1-13

رومیوں کے نام لکھے گئے خط کے اس حصہ میں خدا بنی اسرائیل کے لئے اپنی محبت کے بارے میں بات کرتا ہے۔ مقدس پولس رسول کو اکثر اوقات غیر قوموں کا رسول ہی سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اس سے اپنے لوگوں کے لئے اُس کی محبت ہر گز کم نہیں ہوئی۔ غور کریں کہ اس تعارفی حصہ میں وہ اپنے قارئین کو کیا بتاتا ہے۔

1 اور 2 آیت میں وہ بنی اسرائیل کے لئے اپنی بڑی بے چینی اور بے قراری کا ذکر کرتا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ کچھ ایسے لوگ تھے جو بنی اسرائیل کے لئے اس کی محبت کو شک کی نظر سے دیکھتے تھے۔ ایمان سے راستبازی اور شریعت سے آزادی کے موضوع پر پولس رسول کی تعلیم ایک وجہ تھی جس کی بنا پر لوگ پولس رسول کی اپنے لوگوں کے لئے محبت اور وفاداری پر شک کرتے تھے۔ غور کریں کہ پہلی اور دوسری آیت میں پولس رسول خود کو کس طرح پیش کرتا ہے۔" میں مسیح میں سچ کہتا ہوں جھوٹ نہیں بولتا اور میرا دل بھی روح القدس میں گواہی دیتا ہے۔ کہ مجھے بڑا غم ہے۔ اور میرا دل برابر دُکھتا رہتا ہے۔ اس آیت سے یہ بات بالکل واضح نظر آتی ہے کہ پولس رسول ان باتوں سے بخوبی واقف تھا جو لوگ اس کے تعلق سے کہتے تھے۔

اگرچہ دوسرے لوگ یہودی لوگوں کے لئے اُس کی محبت اور وفاداری پر شک کرتے تھے۔ پولس رسول اپنے دل میں اُن کے لئے بے قراری اور مسلسل بے چینی کو جانتا اور سمجھتا تھا۔ کئی دفعہ لوگ ہمیں غلط سمجھتے ہیں۔ لوگ اس دُنیا میں ہمارے تعلق سے اچھی سوچ نہیں رکھتے۔ پولس رسول کو اس حقیقت سے تسلی ملی کہ خدا سچائی اور حقیقت سے بخوبی واقف ہے۔

یہودیوں کے لئے پولس رسول کی بے قراری اور بے چینی پر غور کریں۔ اُس نے روم کے ایمانداروں کو بتایا کہ کاش وہ اپنے لوگوں کی نجات سے محروم ہو جاتا۔ بالفاظ دیگر، وہ اس بات کے لئے بھی تیار تھا کہ وہ ابدی سزا کا جُرم دار ہو، بشرطیکہ اس کے ایسا کرنے سے اُس کے لوگ اپنے گناہ اور بغاوت سے رہائی اور نجات پا سکتے۔

پولس رسول نے اس بات کو پہچان لیا کہ یہودی قوم ایک خاص قوم ہے۔ وہ خدا کے فرزند تھے۔ خدا نے انہیں اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے چن لیا تھا۔ خدا نے یہودی قوم کے ساتھ ایک خاص عہد باندھا تھا۔ اُس نے اُنہیں اپنی شریعت اور آئین واحکام دئے۔ اس نے ان سے وعدے بھی کئے۔ اُن کی نسل سے ہی ایمان کے سورما پیدا ہوئے، یعنی ابرہام، اضحاق اور یعقوب کا خدا بھی ابرہام کی نسل کے لوگوں سے اس دُنیا میں آیا۔ کسی اور قوم پر ایسی مہربانی اور نیکی نہیں کی گئی تھی۔ خدا کے دل میں یہودی قوم کے لئے ایک خاص جگہ تھی۔ یہودی قوم ہی وہ وسیلہ تھی جن کے ذریعہ خدا کے مقصد اور منصوبے اس دُنیا پر ظاہر ہوئے۔ لیکن وہ اس مقصد کو قبول کرنے سے قاصر رہے۔ خداوند یسوع یہودی قوم کے پاس آیا لیکن اس قوم نے اُسے رد کر دیا۔ وہ خدا کے مقصد اور منصوبے سے پھر گئے۔ پولس رسول کا دل اُن کے لئے شکستہ ہوا۔ وہ اپنے لوگوں کی نجات کے لئے اپنی جان تک دے دینے کے لئے تیار تھا۔ اگرچہ وہ

اپنی نجات توان کے حصہ میں نہیں ڈال سکتا تھا۔ اس سے ہمیں اُس کے لوگوں کے لئے اُس کے احساسات کااندازہ ہوتا ہے۔ مقدس پولس رسول کا بوجھ بڑا حقیقی تھا۔ خدا نے آپ کے دل پر کیا بوجھ رکھا ہے ؟ ہو سکتا ہے کہ آپ کے دل پر پولس رسول جیسا بوجھ نہ ہو لیکن ایک بات یقینی طور پر کہی جاسکتی ہے کہ خدا نے آپ کے دل پر کوئی نہ کوئی بوجھ ضرور رکھا ہوا ہے۔ جہاں خدا کے لوگوں پر کوئی بوجھ نہیں ہوتا وہ لوگ روحانی طور پر کمزور اور ناتواں ہوتے ہیں۔ پولس رسول نے اپنے دل پر بوجھ کے باعث ہی ایسی چیزوں کو برداشت کیا اور ایسے کام سرانجام دیئے جو دوسرے کرنے سے قاصر تھے۔ وہ اپنے بوجھ کے باعث ہی ثابت قدم رہا جبکہ دوسرے گمراہی اور برگشتگی کی راہ پر چلے گئے۔ حقیقی عبادت اور خدمت وہی شخص کرتا اور کر سکتا ہے جس کے دل پر خدا نے کوئی خاص بوجھ رکھا ہو۔ خدا نے ہمیں طرح طرح کی خوبیوں اور لیاقتوں سے نوازہ ہے۔ بعضوں کو خدا نے مسیح کے بدن کی تعمیر و ترقی تعلیمی باتوں اور لوگوں کی ہمت بندھانے کے وسیلہ سے کرنے کی توفیق دی ہے۔ کئی لوگوں کے دلوں پر برگشتہ اور کھوئے ہوئے لوگوں کے لئے بوجھ ہوتا ہے اور وہ انہیں آسمان کی بادشاہی میں داخل ہوتا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں۔ یہی وقت ہے کہ ہم خدا کے طالب ہوں اور خدا سے پوچھیں کہ وہ آپ کی خدمت اور زندگی کے لئے کون سا خاص بوجھ اور مقصد رکھتا ہے۔ پولس رسول کا ابتدائی بیان ایک اہم سوال پیدا کرتا ہے۔ خدا کیوں کر ایسی قوم کا انتخاب کرے گا جو اُسے رد کر دے ؟ کیسے ممکن ہے کہ ایک قوم خدا کی قوت اور قدرت کا برملا اظہار دیکھ کر پھر بھی اُس کی طرف رجوع نہ ہو بلکہ اُسے رد کر دے ؟ کیسے ممکن ہے کہ ایک قوم خدا کے کلام کو قبول کرے اور پھر اس سے متاثر نہ ہو ؟ کیا خدا کے لوگوں کے لئے اس کا مقصد اور ارادہ باطل ہو گیا ؟

اس سوال کے جواب کے طور پر مقدس پولس رسول روم کے ایمانداروں کو یاد کراتا ہے کہ ابرہام کی ساری نسل ہی حقیقی اسرائیل نہ تھی۔(7آیت)اس بات کو ثابت کرنے کے لئے مقدس پولس رسول اپنے قارئین کو یاد کراتا ہے کہ کس طرح خدا نے وعدہ کیا تھا کہ وہ اضحاق کے وسیلہ ہی سے اپنی قوم پیدا کرے گا۔ ابراہام کے اضحاق کے علاوہ بھی فرزند تھے۔ پیدا یش16 باب کی 15 اور 16 آیات میں ہم دیکھ سکتے ہیں کہ حاجرہ سے اُس کا بیٹا اسماعیل پیدا ہوا۔ پھر ابرہام کی بیوی قطورہ اسے بھی اس کے بیٹے پیدا ہوئے۔(پیدائش 25 باب کی پہلی دو آیات)

" اور ابرہام نے پھر ایک اور بیوی کی جس کا نام قطورہ تھا اور اُس سے زمران اور یقسان اور ہدان اور ہدیان اسباق اور سُوخ پیدا ہوئے۔"

اگرچہ ابرہام کے بہت سے بیٹے تھے۔تو بھی خدا نے ایک ہی کو باعث برکت بنانے کا چناؤ کیا۔ابرہام کے سبھی فرزند حقیقی اسرائیل کا حصہ نہیں تھے۔ صرف اضحاق کو یہ عزت ملی۔ دیگر فرزند ابرہام کی نسل ہوتے ہوئے بھی یہ عزت افزائی نہ پاسکے۔ اضحاق وعدہ کے سبب سے اپنے والدین کے ہمراہ پیدا ہوا تھا۔ جب ابرہام اور سارہ والدین بننے کی عمر سے تجاوز کر چکے تھے تو اس وقت اضحاق معجزانہ طور پر اُن کے ہاں پیدا ہوا۔ ابرہام نے پیدائش سے قبل ہی اسے برکت دینے کا چناؤ کیا۔ مقدس پولس رسول کے لئے یہ نکتہ بڑا اہم تھا۔ اس سے اُس پر یہ ظاہر ہو گیا کہ حقیقی اسرائیل ابرہام کی اصل اور نسل کے لوگ ہی نہیں بلکہ یہ تو وہ لوگ ہوتے ہیں جن کا خدا چناؤ کرتا ہے۔ خدا نے ابرہام کے ایک فرزند کا چناؤ کیا کہ وہ اس کا چنا ہوا وسیلہ بنے۔ اسماعیل کی اولاد خدا کے بغیر ہی پروان چڑھی اور اُن کے پاس خدا کی خاص برکات بھی

نہیں تھیں۔ ابرہام اس لئے خدا کا فرزند نہیں تھا کیونکہ وہ ابرہام کے ہاں پیدا ہوا تھا بلکہ اس لئے کہ خدا نے اسے اپنے ایک خاص مقصد کے لئے چن لیا تھا۔

ہم ابرہام کی نسل میں بھی اس اصول کے شواہد دیکھ سکتے ہیں۔ اس کی بیوی ربقہ کے وسیلہ سے، اضحاق کے ہاں جڑوے بچے پیدا ہوئے۔ یعقوب اور عیسو۔ مقدس پولس رسول 11 ویں آیت میں ہمیں بتاتے ہیں بائبل مقدس بیان کرتی ہے کہ اُن بچوں کے پیدائش سے قبل ہی خدا اُن کے لئے ایک مقصد رکھتا تھا۔ خدا نے ربقہ کو بتایا کہ بڑا چھوٹے کی خدمت کرے گا۔ خدا کی برکت چھوٹے لڑکے یعقوب پر نازل ہو گی۔ وہ خدا کی برگزیدہ اور چنیدہ نسل کا باپ ہو گا۔

11 ویں آیت پر غور کریں کہ پولس رسول اس بات کو واضح کرتا ہے کہ خدا کے چناؤ اور اس کی برکات کا تعلق یعقوب اور عیسو کے طرزِ زندگی پر نہیں تھا۔ خدا نے تو ان کی پیدائش سے قبل ہی چناؤ کر لیا تھا۔ یعنی اس سے پہلے کہ وہ بچے یہ ثابت کرتے کہ آیا وہ خدا کی خدمت کریں گے یا نہیں۔ خدا چناؤ کر چکا تھا۔ پولس یہ بات سمجھتا اور واضح کرتا ہے کہ خدا کے چناؤ اور برکت کا تعلق لوگوں کے طرزِ زندگی سے نہیں ہوتا۔ خدا کے چناؤ کا تعلق اس بات سے بھی نہیں ہوتا کہ کوئی شخص اس کی خدمت کتنے اچھے طریقہ سے کرے گا اور آسمان کی بادشاہت کے لئے وہ شخص کس قدر مفید اور کار آمد ہو گا۔ خدا کے چناؤ کا تعلق خدا کے فضل اور آزادانہ چناؤ سے ہوتا ہے کہ وہ کسی فردِ واحد کو برکت دے۔ 13 ویں آیت ہمیں بتاتی ہے کہ خدا نے یعقوب سے محبت اور عیسو سے نفرت رکھی۔ بالفاظ دیگر۔ خدا نے برکت دینے کے لئے اپنے دل کو یعقوب کے لئے کھولا نہ کہ عیسو کے لئے۔ ایسا کہنے سے اُس نے عیسو کے لئے اپنی محبت کا اظہار نہیں کیا۔ بلکہ خدا نے اپنی مہربانی یعقوب پر کرنے کا چناؤ کیا۔

جب آپ اپنے جیون ساتھی کا چناؤ کرتے ہیں تو باقی سب لوگوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اس کا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ آپ باقی عورتوں یا مردوں سے نفرت کرتے ہیں۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ آپ فردِ واحد کے ساتھ اپنے تعلقات گہرے اور پختہ کرنے کا عزم کئے ہوئے ہیں۔ آپ نے اس شخص کو اپنے دل میں جگہ دے دی ہے۔ آپ نے اُس شخص کو برکت دینے کے لئے اُس پر مہربانی کرنے کا چناؤ کر لیا ہے۔ کسی فردِ واحد کے لئے ایسے چناؤ کی وجہ سے کوئی شخص آپ کو بے انصاف نہیں کہے گا۔ یعقوب پر مہربانی اور عیسو کو نظر انداز کرنے کے تعلق سے بھی کچھ ایسی ہی صورتحال تھی۔ خدا نے یعقوب کے ساتھ اور اُس کی نسل سے برکت کا عہد کرنے کا چناؤ کیا۔ اس حوالہ سے ہم دیکھتے ہیں کہ خدا ایک قوم کو کھڑا کر رہا ہے۔ مقدس پولس رسول اس بات کو بالکل واضح کرتے ہیں کہ کسی فردِ واحد کے چناؤ کا تعلق کسی شخص کے معیار زندگی یا طرزِ زندگی پر نہیں ہوتا۔ ایک بچے کو برکت دی گئی اور دوسرا برکت سے محروم رہ گیا۔ خدا جسے برکت دینے کا چناؤ کرتا ہے اُسے ہی برکت دیتا ہے۔

ہمیں یہ سمجھنے کی بھی ضرورت ہے کہ خدا کا چناؤ اس بات پر منحصر نہیں تھا کہ کون اُس کی خدمت موثر طریقہ سے کرے گا یا نہیں کرے گا۔ یعقوب پیدائش سے قبل ہی چن لیا گیا تھا۔ یعنی اس سے پہلے کہ وہ فرمانبرداری یا اپنے ایمان کا عملی مظاہرہ کر سکتا۔ اُس کا چناؤ ہو چکا تھا۔ پولس (ساؤل) خدا کے خلاف باغیانہ زندگی بسر کرتا رہا۔ پھر خدا نے اُسے چھوا۔ خدا نے پولس (ساؤل) کا چناؤ اس لئے نہیں کیا تھا کہ وہ اس سے محبت کرتا تھا اور اُس کی خدمت میں مگن اور مسرُور تھا۔ مقدس پولس رسول خداوند یسوع سے نفرت کرتا تھا اور ہر وقت کلیسیا کو ستانے کے لئے سر گرم رہتا تھا۔ لیکن خدا نے اُسے چن لیا اور اُس کے دل کو یکسر بدل دیا۔

آپ مسیحی گھرانے میں پیدا ہو کر بھی اپنے گناہ میں ہلاک ہو سکتے ہیں۔ ہماری نجات کا دار و مدار خدا کی مہربانی اور اُس کے فضل پر ہے۔ جب گنہگار کی حیثیت سے باغیانہ زندگی بسر کر رہے ہوتے ہیں خدا اس وقت ہمیں بچانے اور نجات دینے کے لئے آگے بڑھتا ہے۔ ایسا کیوں کر ہے کہ خدا ایک کو چھوڑ کر کسی دوسرے شخص پر مہربانی کر کے اُسے چن لیتا ہے؟ میرا نہیں خیال کہ کوئی اس سوال کا جواب دے سکے؟ تاہم ایک بات کے لئے ہم پر یقین ہو سکتے ہیں، اس کا انتخاب محبت کی بنا پر ہوتا ہے۔ خدا نے مجھ پر ہی مہربانی کرنے کا چناؤ کیوں کیا؟ یہ تو ہمیشہ ایک بھید ہی رہے گا۔ لیکن میں تو اُس کی مہربانی میں شادمان اور اُس کی برکات میں مسرُور ہوتا رہوں گا۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ خدا نے اپنی بادشاہی کے لئے آپ کے دل پر کیا بوجھ رکھا ہے؟

☆۔ کیا یہودی والدین کے ہاں پیدا ہونے والا شخص "حقیقی اسرائیل" کا حصہ ہو سکتا ہے۔ وضاحت کریں۔

☆۔ کون لوگ حقیقی اسرائیل ہیں؟

☆۔ خدا ایک شخص کو چھوڑ دیتا جب کہ دوسرے پر مہربانی اور فضل کر کے اُسے اپنے لئے چن لیتا ہے۔ کیا اس کا دار و مدار کسی شخص کی کسی لیاقت یا خوبی پر ہوتا ہے؟ خدا کیوں ایک شخص کا چناؤ کر لیتا جبکہ دوسرے کو چھوڑ دیتا ہے؟

☆۔کاموں کے وسیلہ سے نجات کے تعلق سے یہ حوالہ ہمیں کیا تعلیم دیتا ہے؟ کیا ہم اپنے کاموں کی وجہ سے نجات پاتے ہیں؟ یا پھر خدا کی طرف سے یہ اُس کی مہربانی اور فضل کے کام کا حصہ ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔خدا سے کہیں کہ آسمان کی بادشاہی کے لئے آپ کے دل پر موجود خدمت کے کام کے بوجھ کو اور بڑھاتا چلا جائے۔ خدا سے پوچھیں کہ وہ آپ کی زندگی کے لئے کون سا خاص مقصد اور بوجھ رکھتا ہے؟

☆۔خداوند کی شکر گزاری اس حقیقت کے لئے کریں کہ اس نے خاص طور پر آپ کو چن لیا اور آپ کے گناہوں اور خطاؤں کو معاف کر دیا ہے۔ خداوند کی شکر گزاری کریں کہ آپ اُس کی معافی اور برکات کے مستحق بھی نہیں تھے تو بھی اُس نے اپنی مہربانی اور نیکی کے باعث آپ کو چن لیا اور برکت دی۔

باب 25

مقدس پولس رسول کی تعلیم پر اعتراضات

رومیوں 9:14-33

پچھلے باب میں ہم نے یہ دیکھا کہ ابرہام کی نسل کے سارے لوگ ہی خدا کے فرزّند نہیں تھے۔ مقدس پولس رسول نے بیان کیا کہ اگرچہ ابرہام کے اور بھی فرزند تھے۔ تو بھی خدا نے صرف ایک کو چنا کہ وہ وعدہ کا فرزند ہو۔ اضحاق کے تعلق سے بھی یہ بات درست ہے۔ خدا نے اُس کے فرزند یعقوب کا چناؤ کیا تا کہ اُس سے ایک قوم پیدا ہو۔ خدا نے عیسو کو رد کر دیا۔ یہ سب کچھ یعقوب اور عیسو کی پیدائش سے قبل ہوا۔ خدا نے یعقوب کی پیدائش سے قبل ہی اس کا چناؤ کیا بیشتر اس سے کہ وہ اپنے ایمان یا اعمال کا اظہار کر سکتا۔ پولس رسول کے نزدیک خدا کے چناؤ کا دارومدار صرف اور صرف خدا پر منحصر تھا۔ نا کہ کسی فردِ واحد کے طرزِ زندگی یا طرزِ عمل سے۔

اس تعلیم کو کوئی خاص پذیرائی حاصل نہ ہوئی۔ پولس رسول کی اس تعلیم پر کئی اعتراضات اُٹھے۔ اس باب میں ہم تین اعتراضات کو زیرِ بحث لائیں گے۔ کیا خدا بے انصاف ہے؟ پہلا اعتراض اُن لوگوں نے کیا جو کہتے تھے کہ پولس رسول کی تعلیم نے خدا کو بے انصاف ٹھہرادیا ہے۔" ۔(14 آیت)

آئیں چند لمحات کے لئے اس پر غور و خوص کریں۔ کیوں خدا نے صرف اضحاق ہی کا چناؤ کیا اور ابرہام کے دیگر فرزندوں کو نظر کر دیا؟ خدا نے کیوں یعقوب کا چناؤ کیا اور عیسو کو نظر انداز؟ کیا یہ جائز ہے کہ خدا ایک کو برکت دے اور دوسرے سے برکت روک لے؟ مقدس پولس یاد کراتا ہے کہ جب موسیٰ نے خدا سے عرض کی کہ وہ اُسے اپنا جلال دکھائے۔ خدا نے یہ کہہ کر اُسے جواب دیا کہ جس پر رحم کرنا چاہیے وہ اُس پر رحم کرتا ہے۔

(خروج 33:19 آیت) خدا پابند نہیں کہ کسی پر رحم کرے۔ ہم میں سے کوئی بھی اُس کی مہربانی اور شفقت کا مستحق نہیں ہے۔ اگر خدا نے وہ کیا ہوتا جو بالکل واجب اور مناسب تھا تو ہم سب ہلاک ہو چکے ہوتے، کیونکہ ہم سب خدا کے معیار سے نیچے گر چکے ہیں۔ اگر خدا کسی کے گناہ معاف کرتا ہے اور کسی کے معاف نہیں کرتا تو اس کا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ وہ بے انصاف ہے۔ وہ رحیم اور ترس کھانے والا ہے۔ جب میں نے چند برس پہلے ہیٹی کا دَورہ کیا تو میں نے بہت سے لوگوں کو طرح طرح کی جسمانی ضروریات کا محتاج دیکھا۔ جب میں گلیوں سے گزر رہا تھا، لوگ مجھ سے پیسے مانگتے یا پھر کچھ کھانے پینے والی چیز کے لئے ہی التماس کرتے تھے۔ میں نے نیک نیتی سے محتاجوں کو کچھ دینے کا فیصلہ کیا۔ میں نے سب کو ایک جیسی مقدار میں کچھ نہ دیا تو کیا اس کا مطلب ہے کہ میں بے انصاف تھا؟ ہر گز نہیں۔ مجھے خود کو رحیم اور ہمدرد ظاہر کرنے کے لئے سب کو ایک جیسی چیز یا ایک جیسی رقم دینے کے لئے میرے پاس نہیں تھی۔ اگر میں ایک شخص کی کچھ دینے کا چناؤ کروں اور دوسرے کو نظر انداز کر دوں تو میں ایک شخص پر مہربانی کا چناؤ کرتا ہوں۔ یہ بے انصافی نہیں بلکہ مہربانی کا عمل ہے۔ چونکہ خدا بعض لوگوں پر مہربانی کرنے کا چناؤ کرتا ہے تو اس پر بے انصاف ہونے کا الزام نہیں لگایا جا

سکتا۔ مقدس پولس رسول 16 ویں آیت میں روم کے ایمانداروں کو یاد کراتا ہے کہ خدا کی نجات اور برکات ملنے کا انحصار انسان کی مرضی یا خواہش پر نہیں بلکہ خدا کے رحم و ترس پر اس کا دار و مدار ہے۔ اگر ہماری نجات کا انحصار ہماری شخصی کاوشوں پر ہوتا تو پھر خدا پر بے انصافی کا الزام لگانا ممکن ہوتا۔ کیونکہ اگر وہ ہماری کاوش کے عوض جو ہمیں ملنا چاہئے نہ دیتا تو ہم نے کہنا تھا کہ وہ بے انصاف ہے۔ انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ ہم گناہ کرنے کی سزا کے طور پر موت کو قبول کریں۔ خدا بعضوں کو خداوند یسوع کے صلیبی کام کے باعث معاف کرتا ہے۔ یہ بے انصافی نہیں۔ یہ ترس اور رحم ہے۔

کیا خدا ہمیں اس لئے سزا دے گا کہ ہم نے اس کی مرضی کے مطابق کیا؟

17 ویں آیت میں پولس رسول اپنے لوگوں کی تاریخ میں سے ایک مثال کو استعمال کرتا ہے تاکہ ثابت کر سکے کہ بعض لوگوں کو خدا نے اپنی برکت جبکہ بعض کو اپنے قہر کے لئے چن لیا۔ فرعون بنی اسرائیل پر خدا کی قوت اور قدرت کو ظاہر کرنے کے لئے ایک چنا ہوا وسیلہ تھا۔ خدا نے اپنے وعدے کی تکمیل اور اپنے لوگوں کے درمیان اپنے جلال کو ظاہر کرنے کے لئے فرعون کے دل کو سخت ہونے دیا۔ ان دنوں میں جب بنی اسرائیل ملک مصر میں تھے، فرعون نے انہیں جانے نہ دیا۔ خدا نے فرعون سے بات کرنے کے لئے موسیٰ کو بھیجا لیکن فرعون ٹس سے مس نہ ہوا۔ موسیٰ کے وسیلہ سے خدا نے مصری قوم کو تباہ کرنا شروع کر دیا۔ ایسا کرنے سے، مصری قوم پر اپنی قوت اور قدرت کو ظاہر کر دیا۔ اور یوں اپنی قوم اسرائیل کو ملک مصر کی غلامی سے رہائی بخشی۔ بالآخر مصری قوم کبھی دوبارہ سے اپنی شان و شوکت میں بحال نہ ہو سکی اور تباہی اور بربادی اُن کا مقدر بن گئی۔ خدا نے اُنہیں اپنے قہر و غضب کے لئے

الگ کیا۔ خدا نے اُنہیں ایک مقصد کے تحت چنا تھا۔ تاکہ خدا کے لوگ ایک نئے انداز سے اُس کے جلال اور قدرت کو اپنے درمیان دیکھ سکیں۔ یہ ساری باتیں بھی پولس رسول کی تعلیم پر ایک اور اعتراض کو جنم دیتی ہیں۔

اگر خدا نے فرعون کو اپنے قہر و غضب کے لئے کھڑا کیا تھا تو خدا کس طرح اسے سزا دینے میں راست مصنف تھا؟ کیونکہ فرعون تو وہی کر رہا تھا جو خدا چاہتا تھا کہ وہ کرے۔ اگر وہ خدا کی مرضی کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا تو پھر وہ کس طرح گناہ کا مرتکب ہو رہا تھا؟ مقدس پولس رسول 20 ویں آیت میں اس سوال کا جواب دیتے ہیں، خدا بطور خالق اور مالک اپنی مخلوق سے جیسا سلوک کرنا چاہے کر سکتا ہے۔ پولس رسول کمہار کی مثال استعمال کرتا ہے جو اپنے چاک پر برتن بناتا ہے۔ کمہار مٹی کے لوندے سے اپنی مرضی کے مطابق برتن بنا سکتا ہے۔ وہ مٹی سے کسی خاص مقصد کے لئے برتن بنا سکتا ہے اور اسی مٹی سے کسی عام مقصد اور استعمال کے لئے بھی برتن بنا سکتا ہے۔ مٹی کے ایک ہی لوندے سے کمہار کوڑا کرکٹ رکھنے والا برتن بھی بنا سکتا ہے اور پھر اسی مٹی سے وہ ایک ایسا فن پارہ بھی تیار کر سکتا ہے جو کسی عجائب گھر کی زینت بنے۔ مٹی تو بنانے والے سے نہیں کہہ سکتی کہ تو مجھے کس طرح بنا رہا ہے۔ کلاکار کے پاس اختیار ہے کہ وہ جیسا چاہے کرے۔

جن لوگوں کو خدا اپنے قہر و غضب کے دن کے لئے تیار کرتا ہے اُن کے ساتھ تحمل سے پیش آتا ہے۔ تاکہ اُن کے وسیلہ سے اپنا جلال ظاہر کرے۔ ہم فرعون کے معاملہ میں خدا کے صبر و تحمل کو دیکھ سکتے ہیں۔ خدا اسے قہر و غضب ظاہر کرنے کے لئے ایک وسیلے کے طور پر استعمال کر سکتا تھا۔ خدا نے فرعون کا دل سخت ہونے دیا اُس نے اجازت دی کہ وہ خدا کے لوگوں پر ظلم

و ستم کرے۔ خدا آناً فاناً اُسے تباہ کر سکتا تھا۔ لیکن خدا نے ایسا نہ کرنے کا چناؤ کیا۔ خدا نے کیوں صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا اور بلا تاخیر فرعون کی عدالت نہ کی؟ پولس رسول بیان کرتا ہے کہ خدا نے بنی اسرائیل پر اپنا جلال اور قدرت ظاہر کرنے کے لئے ایسا کیا۔ اگرچہ فرعون خدا کے قہر و غضب کے اظہار کے لئے ایک وسیلہ تھا۔ تو بھی ایک خاص مقصد رکھتا تھا۔

ہوسیع نبی نے اسرائیلی قوم کو بتایا کہ خدا ایسی قوم کو اپنی قوم قرار دے سکتا ہے جو ابھی اُس کی قوم نہیں ہے۔ (25) خدا غیر مستحق اور سزا کے نیچے دبے ہوئے لوگوں تک رسائی کر کے اُنہیں وقار اور مقام دے سکتا ہے۔

اس کے برعکس، مقدس پولس رسول نے روم کی کلیسیا کو بتایا کہ یسعیاہ نے بیان کیا ہے کہ اسرائیلی قوم میں سے سبھی نجات نہیں پائیں گے۔" اور یسعیاہ اسرائیل کی بابت پکار کر کہتا ہے کہ گو بنی اسرائیل کا شمار سمندر کی ریت کے برابر ہو تو بھی ان میں سے تھوڑے ہی بچیں گے" (27آیت)

یسعیاہ بیان کرتا ہے کہ جب تک خدا بنی اسرائیل کو نہ چھوئے، وہ سُدوم اور عُمورہ کی طرح تباہ حال رہیں گے۔ مقدس پولس رسول یہاں پر کیا بیان کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ وہ روم کے ایمانداروں کو بتا رہا ہے کہ خدا جیسا چاہتا ہے ویسا کرتا ہے۔ خدا نے غیر اقوام کو چن کر اُنہیں برکت کا وسیلہ بنا دیا۔ اُس نے اسرائیل کو قہر و غضب کو ظاہر کرنے کے وسیلے بنا ڈالا۔ خدا نے جسے چاہا برکت دی۔ اب ہم اپنے اصلی سوال کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ پولس رسول بیان کرتا ہے کہ خدا کس طرح ہمیں الزام دے سکتا ہے؟ جواب بہت سادہ ہے، کیونکہ ہم گناہ کی حالت میں ہیں۔ خدا نے یسعیاہ کی معرفت بنی اسرائیل کو مجرم ٹھہرایا۔ کیونکہ اُنہوں نے

خداوند اپنے خدا کو رد کر دیا تھا۔ خدا نے فرعون کو اس لئے سزا دی کیونکہ اُس نے خدا کی قوم پر ظلم و ستم ڈھائے تھے اور خدا کی مرضی کا مقابلہ کیا تھا۔ یہودی ہوں یا پھر یونانی سبھی خدا کے سامنے مُجرم اور اس کے غضب کے مستحق۔ گناہ کی عدالت کرنے پر ہم خدا پر الزام نہیں لگا سکتے۔ آدم کے وسیلہ سے بدی اس دُنیا میں آئی۔ خدا کسی بُرے شخص کو بھی اپنے مقصد اور مرضی کی تکمیل کے لئے استعمال کر سکتا ہے لیکن وہ گناہ کی سزا ضرور دیتا ہے۔

تصور کریں کہ ایک شوہر زناکاری کے گناہ میں پڑ گیا ہے۔ پھر کچھ وقت کے بعد اسے احساس ہوتا ہے کہ جو کچھ وہ اپنی اہلیہ اور گھرانے کے ساتھ کر رہا ہے نامناسب اور غیر واجب ہے۔ وہ توبہ کرتا اور اپنی غلطی سے سبق سیکھ لیتا ہے۔ وہ اپنا طرزِ زندگی بدل لیتا ہے اور پھر سے وفادار اور محبت کرنے والا شوہر بن جاتا ہے۔ بالآخر اُس کی ازدواجی زندگی اور گھرانہ پھر سے مضبوط بن جاتا ہے۔ کیا ایسے شخص کا گناہ معاف ہو جانا چاہئے کیونکہ وہ اب ایک اچھا شخص بن گیا ہے؟ اگرچہ خدا نے ساری صورتحال کو اُسے بہتر بنانے اور سکھانے کے لئے استعمال کیا تو کیا اب وہ اس گناہ کا سزاوار نہیں ہے؟ خدا ہماری بُرائی کو بھلائی میں تبدیل کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ تو بھی ہمیں ہمارے اعمال و افعال کا ذمہ دار ٹھہراتا ہے۔ خدا گناہ کو بھی اپنے جلال کو ظاہر کرنے کے لئے استعمال کر سکتا ہے یا پھر کسی بُرائی کو ہمیں کچھ سکھانے کے لئے بھی ایک وسیلہ بنا سکتا ہے۔ لیکن انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ گناہ کی سزا دی جائے۔ خواہ اس سے بھلائی ہی پیدا کیوں نہ ہوئی ہو۔

ہم اپنے کاموں کے لئے جوابدہ ہیں۔

9ویں باب کے اس آخری حصہ میں مقدس پولس رسول نے اس سوال کا جواب دیا ہے۔ مقدس پولس رسول نے روم کے ایمانداروں کو بتایا تھا کہ اسرائیل کا بقیہ نجات پائے گا، خواہ سبھی موسیٰ کی معرفت دی جانے والی شریعت پر عمل پیرا ہوتے رہے۔ شریعت میں مندرج رسوم کی وفاداری سے تعمیل بھی انہیں نجات کی کوئی ضمانت نہیں دیتی تھی۔ یہ بات یہودی لوگوں کے لئے سمجھنا بڑا مشکل تھا۔ کیسے غیر قومیں جنہوں نے خدا کی تلاش بھی نہیں کی تھی نجات پاسکتی تھیں۔ جبکہ یہودی جو شریعت پر کاربند تھے مجرم ٹھہرے؟ کیا وہ اپنے کاموں کے لئے جوابدہ تھے؟

مقدس پولس رسول اس بات کو واضح کرتے ہیں کہ یہودی نجات نہیں پائیں گے کیونکہ اگرچہ اُنہوں نے شریعت پر عمل کیا اور ساری رسُوم اور عیدوں کو منایا لیکن اُنہوں نے یہ سب کچھ ایمان سے نہیں کیا۔ ساری رسومات اور شریعت ایک نجات دہندی کی طرف اشارہ تھا۔ لیکن وہ اس نجات دہندہ کو دیکھنے سے قاصر رہے۔ مسیح شریعت کی تکمیل تھا لیکن وہ اس بات کو سمجھ نہ سکے۔ خداوند یسوع اُن کے لئے ٹھوکر کھانے کا پتھر تھا۔ وہ یروشلیم آیا۔

(صیون 23آیت)وہ اُن کے درمیان رہا لیکن وہ اس پر بھروسہ کرنے سے قاصر رہے۔ یہودی اپنے اچھے کاموں، شریعت کی تکمیل اور رسومات کی پاسداری کے باوجود نجات نہ پاسکے کیونکہ اُنہوں نے نجات کے لئے یسوع کی طرف نگاہ نہ کی۔ اُن کے اچھے کام بے کار اور بے سُود رہے۔ کیونکہ اُن کے نیک اعمال اور افعال اُن کو نجات نہیں دے سکتے تھے۔

اس بات کو مان کر احمق نہ بنیں کہ خدا آپ کو استعمال کر رہا ہے تو آپ اُس کے فرزند ہیں۔ خدا نے فرعون کو استعمال کیا لیکن فرعون آخر تک خدا کی مرضی کے خلاف ہی کھڑا ہوتا رہا۔ خدا

نے اس کی بدی کو اچھائی کے لئے استعمال کیا لیکن پھر بھی اُس کی عدالت کی کیونکہ اُس کی نیت اور سوچ اور کام بُرے تھے۔ اہم بات یہ نہیں کہ خدا آپ کو استعمال کر رہا ہے بلکہ اہم یہ ہے کہ آپ کے گناہ خداوند یسوع مسیح پر ایمان لانے کے وسیلہ سے معاف ہو چکے ہیں۔ کچھ ایسی باتیں تھیں جنہیں یہودی سمجھنے اور قبول کرنے سے قاصر رہے۔ اُنہوں نے اس شریعت پر تو عمل کیا جو خدا نے انہیں دی تھی لیکن خداوند یسوع کو رد کر دیا۔ شریعت پر عمل درآمد ہی کافی نہ تھا۔ صرف یسوع ہی انہیں نجات دے سکتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ غیر اقوام جن کے پاس موسیٰ کی معرفت دی جانے والی شریعت نہیں تھی نجات پا سکتے تھے۔

چند لوگوں کو برکت دینے کے لئے چناؤ کرنے سے خدا اپنے ترس اور رحم کو ظاہر کر رہا تھا۔ اگر خدا ہمیں وہ کچھ دے جس کا تقاضا انصاف کرتا ہے تو پھر ہم سب کی عدالت ہو اور ہم سزا پائیں۔ خدا نے اپنے رحم اور ترس میں اُن کے لئے اپنی بڑی محبت کو ظاہر کیا۔ ہو سکتا ہے کہ خدا ایسے لوگوں کو استعمال کرنے کا چناؤ کر لے جو کبھی اس کے پاس آئے ہی نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ خدا اُنہیں کچھ وقت کے لئے بُرائی میں مبتلا رہنے دے تاکہ وہ اُس کے لوگوں کو اچھائی اور برائی کی تعلیم دے سکیں۔ تو بھی خدا اُن کے گناہ کی سزا ضرور دیتا ہے۔ ہماری نجات کا سارا دارومدار مکمل طور پر خدا کی مہربانی اور بھلائی پر ہے۔ مقدس پولس رسول اس بات کو بالکل واضح کرتے ہیں کہ ساری انسانی کاوشیں بے سُود ہیں۔ اسرائیل میں سے بہتوں نے شریعت کی تابعداری میں زندگی بسر کی لیکن وہ ہلاک ہو گئے۔ جبکہ بہت سی غیر اقوام جنہوں نے خدا کو خوش کرنے کے لئے کوئی کاوش نہ کی۔ اُس کی مہربانی اور فضل کو پا گئے۔ یہ باب ہمیں سکھاتا ہے کہ ہمیں اپنی نجات کے لئے خدا اور اُس کی مہربانی کی ضرورت ہے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔کیا خدا بے انصاف ہے جو ایک پر مہربانی کرتا اور دوسرے پر ترس نہیں کھاتا؟

☆۔ہم خدا کی مخلوق ہیں۔خدا ہم پر اختیار اور حق رکھتا ہے۔اس تعلق سے ہم اس باب میں کیا سیکھتے ہیں؟

☆۔خدا کچھ دیر کے لئے گناہ ہونے دیتا ہے،اس تعلق سے پولس رسول ہمیں کیا تعلیم دیتے ہیں؟

☆۔خدا کے ہاتھوں استعمال ہونے اور گناہ سے نجات پانے میں کیا فرق ہے؟کیا آپ گناہوں سے نجات پائے بغیر خدا کے ہاتھوں میں استعمال ہو سکتے ہیں؟

☆۔نجات میں ہمارے" اعمال" کے تعلق سے پولس رسول ہمیں کیا تعلیم دیتے ہیں؟ہماری نجات کا دارومدار کس چیز پر ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔ایسے وقتوں کے لئے خدا سے معافی مانگیں جب آپ ان چیزوں کے تعلق سے بُڑ بڑاتے رہے جو خدا آپ کی زندگی میں لا رہا تھا۔

☆۔اگر خدا کے روح نے آپ کی آنکھوں سچائی جاننے کے لئے کھولا ہے تو پھر چند لمحات کے لئے خدا کی اُس مہربانی کے لئے اُس کا شکر کریں جو اُس نے آپ پر کی ہے۔

☆۔خداوند کی شکر گزاری کریں کہ اگرچہ ہمیں ہر وقت سمجھ نہیں آ رہی ہوتی تو بھی خدا ہماری زندگی میں وہی کچھ کر رہا ہوتا ہے جو اُس کو واجب اور مناسب لگتا ہے۔

☆۔خداوند کی شکر گزاری کریں کہ اُس نے چناؤ کیا کہ وہ خود کو آپ پر ظاہر کرے۔

باب 26

ایمان سے راستبازی

رومیوں 10:1-11

پولس رسول بنی اسرائیل کے لئے واقعی دل سے ایک جذبہ رکھتا تھا۔اس 10 باب میں وہ ہمیں یاد کراتا ہے کہ اُس کی دلی تمنا یہی ہے کہ وہ اپنے گناہوں کے باعث مجرم ٹھہرائے جانے کی حالت سے نجات پائیں۔اگرچہ وہ خدا کے برگزیدہ اور چنیدہ لوگ تھے۔توبھی سبھی نے ابدی زندگی کے وارث نہیں ہونا تھا۔ بہتوں نے خداوند یسوع کو رد کر دیا اور اُسے مسیح کے طور پر قبول نہ کیا۔حالانکہ وہ وعدہ شدہ نجات دہندہ تھا جو اُنہیں اُن کے گناہوں سے نجات دینے کے لئے اس دُنیا میں آیا تھا۔

یہودی لوگ اپنے ایمان اور عقیدے پر چلنے کے لئے بڑے پر جوش تھے۔ وہ ان قربانیوں اور عیدوں کے لئے بڑے پُر عزم اور پُرجوش تھے جو خدا نے اُنہیں موسیٰ کی معرفت دی تھیں۔وہ دہ یکی دینے اور اپنے باپ دادا کی روایات کو ماننے میں بڑے وفادار تھے۔حالانکہ ایسی چیزوں کی تعمیل اور تابعداری میں اُن کی نجات کی کوئی یقین دہانی اور ضمانت نہیں تھی۔اُن کی مذہبی سرگرمیاں اُنہیں خدا کے قریب نہ لا سکیں۔یوحنا کی انجیل میں، ہم نیکدیمس سے ملتے ہیں۔ وہ ایک فریسی اور اچھی زندگی بسر کرنے والا شخص تھا جو خدا کی شریعت پر عمل پیرا ہوتا

تھا۔ تاہم خداوند یسوع نے اُسے بتایا کہ جب تک وہ نئے سرے سے پیدا نہیں ہو گا خدا کی بادشاہی کو دیکھ بھی نہ سکے گا۔ عہد جدید میں فریسی سے زیادہ مذہبی لوگ ہوتے تھے۔ کیونکہ یہ مردِ خدا موسیٰ کی معرفت ملنے والی شریعت پر بڑی سختی سے کاربند تھے۔ شریعت پر بڑے دھیان سے عمل پیرا ہونے کے باوجود، خداوند کا اُن کے لئے روّیہ بڑا سخت رہا۔ خداوند یسوع نے کسی شخص پر بھی روئے زمین پر اتنی سختی نہیں کی جس قدر سخت روّیہ شریعت کے پابند لوگوں کے ساتھ اپنایا۔

مقدس پولس رسول ہمیں بتاتے ہیں کہ یہودی اپنے ایمان اور عقیدے کے لئے بڑے پر جوش تھے۔ تاہم اُن کا جوش وجذبہ علم و معرفت پر مبنی نہیں تھا۔ کیسی عدم معرفت نے انہیں خدا کی نجات سے محروم رکھا؟ مقدس پولس رسول 3 آیت میں ہمیں بتاتے ہیں کہ یہودی مسیح کی معرفت ملنے والی خدا کی نجات سے ناواقف تھے۔ اس کی بجائے اُنھوں نے اپنی راستبازی قائم کرنے کی کوشش کی۔ ایسا کرنے سے وہ خدا کے تابع نہ ہوئے۔ اور نہ ہی وہ اُس نجات کو حاصل کر پائے جو خدا اُنہیں دینا چاہتا تھا۔

یہ بہت اہم بیان ہے۔ یہودی اس لئے ناکام ہو گئے کیوں کہ اُنھوں نے خدا کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ اُن کا ایمان تھا کہ اگر وہ اپنی رسومات اور عقیدے پر قائم رہیں گے تو خدا اُنہیں قبول کر لے گا۔ اگرچہ میں یہ مثال کسی اور جگہ بھی استعمال کی ہے تو بھی میں موقع کی مناسبت سے اسے یہاں استعمال کرنا چاہوں گا۔ تصور کریں کہ آپ کے سامنے ایک زہر آلودہ پانی کا پیالہ پڑا ہوا ہے۔ اگر آپ کو معلوم ہو کہ یہ زہر آلودہ ہے تو کیا آپ اس پانی کو پئیں گے؟ ہر گز نہیں۔ تصور کریں کہ آپ کسی شخص کو اس پانی میں تھوڑی چینی ڈالتے ہوئے دیکھتے ہیں، کیا اب آپ

اس زہریلے پانی کو پی لیں گے ؟ یقیناً آپ اس پانی کو نہیں پئیں گے۔ اگرچہ چینی ڈالنے سے پانی کا ذائقہ تھوڑا بدل جائے گا تو بھی اس میں زہر تو موجود ہے۔ چینی پانی سے زہر کو نکال نہیں سکتی۔ اسی بات کو یہودی سمجھنے سے قاصر رہے۔ اُن کی زندگیاں بھی ہماری زندگیوں کی طرح گناہ آلودہ تھیں۔ انہوں نے اچھے کام کیئے، وہ مذہبی ضرور تھے۔ لیکن اس حقیقت اور الزام سے برّی نہ ہوسکے کہ وہ گنہگار ہیں۔ مذہبی رسومات کی (پابندی) چینی اس حقیقت کو مٹا نہ سکی کہ وہ گنہگار ہیں۔ مذہبی رسومات کی پابندی (چینی) ہماری گناہ آلودہ فطرت کو ختم نہیں کرتی جو ہمیں خدا کے حضور مجرم ٹھہراتی ہے۔

پولس رسول کے دَور کے یہودیوں کو معافی کی ضرورت تھی۔ انہیں خدا کے ساتھ اپنا تعلق اور رشتہ درست کرنے کی ضرورت تھی۔ اسی بات کو وہ سمجھ نہ سکے۔ 3 آیت میں پولس رسول نے روم کے ایمانداروں کو بتایا کہ یہودی اس نجات کو سمجھ ہی نہ سکے جو خدا کی طرف سے ملتی ہے۔ بلکہ وہ اپنی ہی راستبازی قائم کرنے کے چکر میں پڑے رہے۔ وہ اپنے ایمان کے تعلق سے بڑے سرگرم اور پُر جوش تھے۔ لیکن اُن کی سرگرمی اور جوش و جذبہ اُنہیں خدا کے قریب نہ لا سکا۔ مقدس پولس رسول نے اپنے قارئین کو 4 آیت میں واضح کر دیا کہ مسیح ایمان لانے والوں کے لئے شریعت کی تکمیل ہے۔ شریعت کسی کو نجات نہ دے سکی۔ یہی وجہ ہے کہ غیر اقوام ابرہام کے وعدہ کی میراث میں شامل ہوئیں۔ اور ایمان لانے والے یہودیوں کے ساتھ اُنہیں برکت اور نجات ملی۔ بہت سے یہودی جو موسیٰ کی شریعت پر توکل اور بھروسہ کرتے تھے کہ وہ اُنہیں آسمان پر لے جائے گی کامیاب نہ ہوسکے۔ لیکن شریعت تو اُنہیں نجات دہندہ کی ضرورت سے آگاہ کرتی تھی۔ 5 تا 8 آیت میں مقدس پولس رسول شریعت کی

راستبازی کا ایمان سے ملنے والی شریعت سے موازنہ کرتا ہے۔ موسیٰ نے یہ کہتے ہوئے شریعت کی راستبازی کو بیان کیا وہ شخص جس نے شریعت پر عمل کیا اس کے سبب سے زندہ رہے گا۔ (احبار 5:18) بالفاظ دیگر وہ لوگ جو شریعت کے ماتحت ہیں ان سے تقاضا کیا جاتا ہے کہ وہ اس کے معیار کے مطابق زندگی بسر کریں۔ کسی بھی نکتہ پر ناکامی گناہ کا مرتکب ٹھہراتی ہے۔ گناہ کی سزا موت تھی۔ (رومیوں 23:6) کون اُس معیار پر پورا اُتر سکتا ہے؟

شریعت سے الگ راستبازی جو ایمان سے حاصل ہوتی ہے وہ کہتی ہے کہ "آسمان پر کون چڑھے گا یعنی مسیح کے اتار لانے کو؟ یا گہراؤ میں کون اُترے گا یعنی مسیح کو مرُدوں میں سے جلانے کو؟" (رومیوں 7:10)

شریعت نے یہودیوں کو ایک ناممکن معیار کی کوشش میں لگا دیا۔ اس آیت میں مقدس پولس رسول ایک ایسے شخص کی تصویر کشی کرتے ہیں جو اپنی کھوئی ہوئی حالت میں آہ و پکار کرتے ہوئے مدد مانگ رہا ہے۔ اس پکار پر غور کریں۔ " آسمان پر کون چڑھے گا یعنی مسیح کے اُتار لانے کو؟"

یہ ایک ایسی روح کی پکار ہے جسے اپنی ضرورت کا احساس ہو گیا ہے۔ یہ ایسی روح کی پکار ہے جو اپنے اُوپر سزا کا حکم جان چکی ہے۔ جسے یہ احساس ہو چکا ہے کہ وہ خدا کے معیار سے کم بلکہ بہت ہی نیچے ہے۔ اسے نجات پانے کے لئے ایک ایک منجی کی ضرورت ہے۔ کون مسیح کو ہمارے پاس لا سکتا ہے کہ وہ ہماری مدد کرے۔ شریعت کے ماتحت تو اپنی لیاقت پر ہی بھروسہ کرتے ہیں۔ وہ لوگ جو ایمان کی شریعت کے ماتحت ہیں مسیح کے کام کو قبول کرتے ہیں۔ وہ اپنی ساری

امید اور توکل اسی پر لگاتے ہیں جس نے اُن کے لئے قربانی دی ہے۔ وہ اپنی نجات کے لئے اسی کو پکارتے ہیں۔

مقدس پولس رسول اپنے قارئین کو یاد کراتا ہے کہ مسیح بہت دُور نہیں اور نہ ہی اُس تک رسائی ناممکن ہے۔ در حقیقت وہ ان کے بہت قریب تھا اور اُن کی مدد کے لے اُن تک رسائی حاصل کرنا چاہتا تھا۔ پولس رسول کے مطابق ایمان سے ملنے والی راستبازی کہتی ہے۔ "بلکہ کیا کہتی ہے؟ یہ کہ کلام تیرے نزدیک ہے بلکہ تیرے منہ اور تیرے دل میں ہے۔ یہ وہی ایمان کا کلام ہے جس کی ہم منادی کرتے ہیں۔" (رومیوں 10:8) یہ بیان کرتی ہے کہ خداوند یسوع بہت قریب ہے۔ وہ دل کے دروازے پر کھڑا ہوا کھٹکھٹاتا ہے۔ اُس کی تلاش میں ہمیں آسمان تک جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ وہ ہماری تلاش میں زمین پر آ چکا ہے۔

9 ویں آیت میں مقدس پولس رسول روم کے ایمانداروں کو بتاتے ہیں کہ اُنہیں یسوع کو جاننے اور اسے اپنا خداوند اور نجات دہندہ قبول کرنے کی ضرورت ہے۔ اُنہیں ایمان لانے کی ضرورت ہے کہ وہ اُن کے لئے مر گیا اور مرِدوں میں سے جی اُٹھا۔ یہی ایمان اُن کی نجات کا باعث ہو سکتا ہے۔ مقدس پولس رسول روم کی کلیسای کو دو چیزیں بتاتے ہیں۔ پہلی وہ انہیں بتاتے ہیں کہ نجات خداوند یسوع کو نجات دہندہ قبول کرنے سے ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ اپنی وفاداریاں اور محبتیں تبدیل کریں۔ اگر مسیح ہی خداوند ہے۔ تو یہ حقیقت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ ہم اُس کی خداوندیت کے سامنے جھک جائیں۔ اپنی زندگی میں ہر ایک معبود سے کنارہ کشی کر لیں۔ دوسری بات۔ نجات کا تقاضا یہ ہے کہ ہم دل سے خداوند یسوع کے مرِدوں میں سے جی اُٹھنے کا یقین کریں۔ پولس رسول کی بات کو سمجھنے کے لئے ہمیں یہ فہم

حاصل کرنا ہوگا کہ خداوند یسوع کیوں کر مر گیا۔ وہ ہمارے گناہوں کے لئے مصلوب ہوا اس نے ہمارے گناہوں کی پوری قیمت چکا دی تاکہ ہم گناہوں کی معافی پا سکیں۔ وہ قبر میں نہ رہا بلکہ گناہ اور موت پر فاتح ہو کر تیسرے روز مُردوں میں سے جی اُٹھا۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ اکیلا ہماری اُمید اور بھروسہ ہے۔

مقدس پولس رسول 10 ویں آیت میں جو تعلیم دیتے رہے اس کا خلاصہ بیان کرتے ہیں۔ دل سے ایمان لانے ہی سے ہم راستباز ٹھہرتے اور خدا کے ساتھ ہمارا رشتہ اور تعلق استوار اور مضبوط ہوتا ہے۔ یہ ایمان اور عقیدہ خداوند یسوع کے صلیبی کام کو تسلیم کرنا ہے۔ کیونکہ خداوند یسوع کے صلیبی کام پر ایمان اور قبولیت کے علاوہ کوئی اور ایسا راستہ یا طریقہ نہیں جس سے ہم خدا کے حضور پاک اور راستباز ٹھہر سکیں۔ مسیح کے پاس آنے والوں کو لازمی طور پر یہ اقرار اور ایمان ہونا چاہیئے کہ وہ ان کے لئے مر گیا اور پھر مُردوں میں سے زندہ ہو گیا اور اب وہ خدا باپ کی دہنی طرف ہماری شفاعت کے لئے موجود ہے۔ مسیح کے پاس نجات کے لئے آنے والوں کو اپنے منہ سے اقرار کرنا چاہیئے کہ وہی خداوند اور نجات دہندہ ہے۔ اس اعتراف اور اقرار خداوند اور اُس کے مقصد کے تابع ہونے کا بیان اور اعلان ہوتا ہے۔ شریعت سے ملنے والی راستبازی کامل تابعداری کا تقاضا کرتی ہے۔ وہ سب جو خدا کے جلال سے محروم اور اُس کے معیار سے نیچے گر چکے ہیں وہ مجرم ہیں اور موت کے سزاوار اور خدا سے جدا ہیں۔ لیکن ایمان سے ملنے والی راستبازی کامل نجات دہندہ پر ایمان اور اُسے خداوند اور منجی تسلیم کرنے کا تقاضا کرتی ہے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔انسانی کاوشوں سے نجات پانے کے تعلق سے یہ حوالہ ہمیں کیا تعلیم دیتا ہے؟

☆۔وہ کیسی نجات ہے جو ایمان سے ملتی ہے؟

☆۔ایمان سے ملنے والی نجات کو ہم کیسے حاصل کرتے ہیں؟

☆۔کیا ممکن ہے کہ ہم خداوند کے لئے بڑے سر گرم ہوں اور اُس کے لئے بڑی غیرت بھی رکھتے ہوں پھر بھی ہم غیر نجات یافتہ ہوں؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔کیا آپ کسی ایسے شخص سے واقف ہیں جو ابھی تک اپنے اعمال سے نجات تک رسائی کے لئے کوشاں ہے؟ چند لمحات اس شخص کے لئے شفاعت کریں اور خدا سے توفیق مانگیں تاکہ وہ جانے کہ نجات خدا کی طرف سے ایک بخشش ہے۔

☆۔یسوع مسیح کو اپنا نجات دہندہ اور خداوند گواہی کے طور پر بتانے کے لئے خدا سے فضل اور توفیق مانگیں۔

☆۔خداوند سے توفیق مانگیں تاکہ آپ پورے طور پر یسوع کی خداوندیت کے تابع زندگی بسر کریں۔

باب 27

کوئی فرق نہیں

رومیوں 10:12-21

پولس رسول کے دَور کے یہودی نجات کے مستحق نہیں تھے۔ یہودی خود کو خدا کے برگزیدہ اور چنیدہ لوگ سمجھتے تھے۔ کیونکہ خدا نے اُنہیں شریعت اور انبیا عطا کئے تھے۔ اس وجہ سے اُن کے لئے اس بات کا یقین کرنا مشکل ہو گیا کہ غیر اقوام بھی خدا کے ساتھ اپنا رشتہ اور تعلق استوار کر سکتی ہیں۔

رومیوں کے خط کے اس حصہ میں مقدس پولس رسول اپنے قارئین کو بتاتے ہیں کہ یہودی اور یونانی میں کوئی فرق نہیں رہا۔ سبھی نجات پا سکتے ہیں۔ جو ایمان لاتے اور خداوند کے پاس آتے ہیں۔ خداوند اُنہیں قبول کرنے کے لئے تیار ہے۔ خواہ کوئی شخص کسی بھی رنگ و نسل، مذہب یا عقیدے سے تعلق رکھتا ہو وہ خداوند یسوع مسیح پر ایمان لا کر نجات پا سکتا ہے۔ (13 آیت)

بہت سے لوگ خداوند یسوع مسیح کا نام استعمال کرتے ہیں۔ گرجہ گھر ایسے لوگوں سے بھرے ہوئے ہیں جو کسی نہ کسی طرح سے "خداوند کا نام لیتے ہیں" بہت سے لوگ صرف اور مشکل گھڑی میں ہی خداوند کو یاد کرتے ہیں اور اچھے وقت میں انہیں کبھی خدا کی یاد بھی نہیں آتی۔ یہ بہت ضروری ہے کہ ہم سمجھیں کہ مقدس پولس رسول " خداوند کا نام لینے" سے کیا معنی

لیتے ہیں۔اس متن میں پولس رسول خداوند کا نام لینے سے نجات پانے کی بات کر رہے ہیں۔خداوند کا نام لینے سے مراداُس کی نجات کے طالب ہونا ہے۔اگر ہم نے اس مفہوم میں واقعی خدا کے نام کو پکارنا ہے تو پہلے اُس کا نام لینے کی ضرورت کو سمجھنا ہوگا کہ ہم کیوں کر اُسے پکاریں۔ہم کسی ایسے شخص کو قطعاً نہیں پکارتے جس سے ہمیں کچھ لینا دینا نہیں ہوتا۔ پولس رسول یہاں پر ایسے لوگوں کی بات کر رہے ہیں جو اس بات کو سمجھتے ہیں کہ وہ گنہگار ہیں اور نجات کے لئے یسوع مسیح کے صلیبی کام کے علاوہ اُن کے پاس کوئی اُمید نہیں ہے۔اس ضرورت کے تحت جو اس کا نام لے گا وہ نجات پائے گا۔وہ اس لئے اُس کا نام لیتے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے اور جانتے ہیں کہ اُن کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی اُمید اور آسرا نہیں ہے۔ایسے لوگ خداوند کی اپنے لئے ضرورت کو سمجھتے اور جانتے ہوئے اپنے دلوں کو خداوند کی بخشش کے لئے کھولنے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ایسی پکار کو خداوند سن لیتا ہے۔مقدس پولس رسول بیان کرتا ہے کہ وہ اُن کی پکار سن کر اُنہیں بچالے گا۔

اس بات کو پہچاننا اور سمجھنا ضروری ہے کہ خداوند کو پکارنے سے پہلے کسی بھی شخص کا اُس پر ایمان لانا ضروری ہے۔(14 آیت) یہ ایمان کی پکار ہوتی ہے۔دلی طور پر پکارنے والا شخص خداوند یسوع کے صلیبی کام پر ایمان لاتا ہے جو اس نے ہمارے گناہوں کی معافی، نجات اور فتح مند زندگیوں کے لئے سرانجام دیا۔وہ اس لئے آگیا کیونکہ نجات پانے کے لئے ہمارے پاس کوئی امید ہی نہیں تھی۔وہ اس لئے آگیا کیونکہ ہم خدا سے دُور اور کھوئے ہوئے تھے۔ہمیں اس بات پر ایمان لانا ہوگا کہ وہی واحد اُمید ہے جو ہماری ضرورت پوری کر سکتی ہے۔کوئی

شخص کیونکر کسی ایسے شخص کو پکارے گا جس کے تعلق سے اُس کا ایمان ہی نہیں کہ وہ اُس کی ضرورت پوری کر سکتا ہے؟

مقدس پولس رسول روم کے ایمانداروں کو 14 ویں آیت میں یاد کراتا ہے کہ خدا کے کلام کی منادی کے وسیلہ سے ہی خداوند کا نام لینے سے ایمان پیدا ہوتا ہے۔ کوئی شخص اس بات پر ایمان نہیں لا سکتا جس کو اُس نے سنا ہی نہیں۔ اگر لوگوں نے نجات کے لئے خداوند کو پکارنا ہے تو پہلے اُنہیں اُس کے خادموں کے وسیلہ سے انجیل کے پیغام کو سننے کی ضرورت ہے۔ جب لوگ خدا کے کلام کو سنتے ہیں، وہ ایمان لا کر خداوند کو نجات کے لئے پکارتے ہیں۔ مقدس پولس رسول روم کے ایمانداروں کو 15 ویں آیت میں یاد کراتے ہیں کہ بھیجے ہوئے ہی منادی کر سکتے ہیں۔ ہمیں مقدس پولس رسول کے اس بیان کے تعلق سے کئی ایک چیزوں کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ وہ لوگ جو نجات کے پیغام کی منادی کرتے ہیں، لازم ہے کہ وہ اس مقصد کے لئے بھیجے گئے، مسح شدہ اور خدا کی طرف سے باصلاحیت خادم ہوں۔ بہت سے لوگ ہیں جو منبر پر کھڑے ہوتے ہیں یا پھر گھر گھر جا کر منادی کرتے ہیں لیکن وہ خدا کے بھیجے ہوئے نہیں ہوتے۔ حتیٰ کہ پولس رسول کے دنوں میں بھی بہت سے جھوٹے نبی تھے جو اور طرح کی خوشخبری کی منادی کرتے تھے۔ منادی کرنے والے لازم ہے کہ خدا کو جانتے اور اُس کے خادم ہوں جنہیں سچائی کا علم ہو اور وہ خدا کے مسح کے نیچے ہوں۔ وہ خدا کی رہنمائی اور بلاہٹ کے مطابق خدمت کرتے ہوں۔ مقدس پولس رسول سعیاہ کا حوالہ دیتے ہیں۔ " کیا ہی خوشنما ہیں اُن کے قدم جو اچھی چیزوں کی خوشخبری دیتے ہیں۔ (آیت 15) "

وہ شخص کس قدر مبارک ہے جو اپناسب کچھ پیچھے چھوڑ کر اپنے دل میں کھوئے ہوئے لوگوں کے لئے ایک ترس اور محبت لے کر انجیل کی منادی کے لئے نکل کھڑا ہوتا ہے۔ایسے لوگ خدا کی نظر میں مبارک ہوتے ہیں۔ لازم ہے کہ ہم بھی ایسے لوگوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں۔اس کا مطلب ہے کہ اُس کے لوگ اپنی بلاہٹ کے مطابق اپنا وقت اور وسائل کھوئے ہوئے لوگوں کے لئے صرف کرنے کے لئے تیار اور مُستعد ہوں گے۔خدا کے کلام کی منادی ہمیشہ آسان کام نہیں ہوتا۔یسعیاہ اس خدمت میں درپیش مشکلات کو سمجھتا تھا۔نبیوں کا کلام ہمیشہ ہی بڑی پذیرائی کے ساتھ قبول نہیں کیا جاتا تھا۔ بہت سے نبیوں کو قتل کر دیا گیا۔ کیونکہ جن کے پاس اُنہیں بھیجا جاتا تھا وہ اُنہیں رد کر دیتے تھے۔ وہ اُن کے پیغام کو رد کر دیتے تھے۔اپنی خدمت کے ایک مقام پر یسعیاہ پکار اُٹھا۔" ہمارے پیغام پر کون ایمان لایا؟"اُسے رد ہونے کے دکھ کا احساس تھا۔ ہمیں اس بات کا اندازہ ہونا چاہئے کہ جن لوگوں کے درمیان ہم خدمت کرتے ہیں وہ بعض اوقات ہمارا سواگت نہیں کرتے بلکہ نفرت اور حقارت ہی ہمارے حصے میں آتی ہے۔ بعض اوقات ہمیں ایذہ رسانی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ در حقیقت، ایمان سننے سے پیدا ہوتا ہے۔(17 آیت) کوئی شخص کبھی بھی اس چیز پر ایمان نہیں لا سکتا جس کے بارے میں اس نے سنا بھی نہیں۔لوگ اسی صورت میں پیغام کو سنیں گے جب کوئی اُن کے پاس جا کر اُنہیں سنائے گا۔ مقدس پولس رسول ہمیں 18 ویں آیت میں یاد کراتے ہیں کہ جب خدا کا کلام اسرائیل تک پہنچا تو انہوں نے اسے قبول نہ کیا۔ اس پیغام کو رد کرنے کا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ خدا اپنے لوگوں سے قطع تعلق ہو گیا۔ مقدس پولس رسول بتاتے ہیں کہ حتیٰ کہ مردِ خدا موسیٰ کو بھی علم تھا کہ خدا ایک ایسی قوم سے غیرت دلائے گا جو بالکل بے سمجھ ہے۔ وہ دن آنا تھا جب بنی اسرائیل نے خدا کی اُن برکات کا مشتاق اور طالب ہونا تھا جو وہ

غیر قوموں پر نازل فرما رہا تھا۔ خدا نے اپنے آپ کو اُن لوگوں پر ظاہر کر دیا جو کبھی اُس کے طالب بھی نہ ہوئے تھے۔(20آیت)خدا نے غیر اقوام پر اپنا روح نازل کیا۔ اُس نے اُن تک رسائی کر کے اُنہیں برکت دی اور اپنی بادشاہی میں لے کر آیا۔ اگرچہ غیر اقوام نے خدا کی باتوں کو سمجھنے اور قبول کرنے کے لئے اپنے دلوں کو کھولا۔ تو بھی خدا کے اپنے ہی لوگوں نے اُس کے کلام اور پیغام کو رد کر دیا۔ خدا اُن کی طرف ہاتھ بڑھائے رہا لیکن اُنہوں نے انجیل کے خوبصورت اور زندگی بخش کلام کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ تاہم خدا نے قطعی طور پر اپنے لوگوں کو رد نہ کیا۔ نجات کسی ایک قوم تک محدود نہیں ہے۔ وہ سبھی لوگ خدا سے برکت پاتے ہیں جو دل سے خدا کو پکارتے ہیں۔ ایمان لانے کے لئے پہلے سننا ضروری ہے۔ اگر یہی بات ہے کہ لوگ سنیں اور پھر ایمان لائیں تو ہمیں سردیوں میں اپنے گرم کمبلوں اور موسم گرما میں اے سی کی ٹھنڈک کو چھوڑ کر باہر نکلنا ہو گا۔ یاد رکھیں آپ کے پیغام کو ہر کوئی قبول نہیں کرے گا۔ لیکن وہ جو قبول کریں گے۔ وہ خداوند سے دُعا بھی کریں گے اور خداوند یسوع اُنہیں نجات دے گا۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ خداوند کو پکارنے سے کیا مُراد ہے؟

☆۔ خدا کے کلام کو دوسروں تک پہنچانے کی اہمیت کے تعلق سے ہم یہاں پر کیا سیکھتے ہیں؟

☆۔ جنہوں نے کبھی بھی انجیل کا پیغام نہیں سنا یہ حوالہ ہمیں ایسے لوگوں کی ضرورت کے تعلق سے کیا سکھاتا ہے۔

☆۔یہ حوالہ انجیل کی منادی میں درپیش آنے والی ممکنہ مشکلات اور حائل رکاوٹوں کے تعلق سے کیا سکھاتا ہے؟

☆۔اس پیغام کو پھیلانے میں آپ کا کیا کردار ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔خداوند کی شکر گزاری کریں کہ وہ آپ تک پہنچا اور آپ کو نجات دی۔

☆۔خداوند سے درخواست کریں کہ وہ اور بھی واضح طور پر آپ کو دکھائے کہ آپ نے کس طرح ایسے لوگوں تک انجیل کا پیغام لے کر جانا ہے جنہوں نے کبھی بھی انجیل کا پیغام نہیں سنا۔

☆۔آج ہی کسی کو انجیل کا پیغام سنانے کے لئے دُعا کریں تاکہ خداوند آپ کی راہوں کو ہموار کرے اور آپ کے لئے دروازہ کھولے۔

☆۔خداوند سے منت کریں کہ وہ آپ کو اُن آزمائشوں، رد کئے جانے اور مشکلات کا سامنا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔جو انجیل کی منادی کے دوران آئیں گی۔کیونکہ وہ بہر صورت ضرور آئیں گی۔

باب 28

کیا خدا نے اپنے لوگوں کو رد کر دیا؟

رومیوں 11:1-12

پولس رسول نے اپنے قارئین کو یاد کرایا کہ مسیح میں ہوتے ہوئے یہودی اور یونانی کے درمیان کوئی فرق نہیں رہتا۔ وہ سب جو خداوند کا نام لیتے ہیں نجات پا سکتے ہیں۔ 10 باب کے آخری حصہ میں، اگرچہ نجات کی پیش کش سب سے پہلے یہودی لوگوں کو دی گئی تو بھی اُنہوں نے اُسے رد کر دیا۔ یہودی قوم نے مسیح کو رد کر دیا، یہ نکتہ بہت سے اہم سوالات پیدا کرتا ہے۔ کیا خدا نے ایسی صورتحال میں اپنی قوم کو رد کر دیا تھا؟ کیا خدا نے اپنی ساری توجہ غیر اقوام کی طرف کر لی تھی؟

مقدس پولس رسول "ہر گز نہیں" کے ساتھ اس سوال کا جواب دیتا ہے۔ اس نکتہ کو واضح کرنے کے لئے مقدس پولس رسول اپنی صورتحال کو مثال کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ پولس رسول یہودی تھا۔ وہ بنیمین کے قبیلہ اور ابرہام کی نسل سے تھا۔ بطور اسرائیلی، اُس نے یہودی ورثہ کا بھرپور تجربہ کیا تھا۔ خدا نے یسوع مسیح کے وسیلہ سے اُسے اُس کی گناہ آلودہ حالت سے نجات بخشی۔ وہ ایک جیتی جاگتی مثال ہے کہ خدا نے مکمل طور پر اپنے لوگوں کو رد نہیں کیا تھا۔

اگرچہ بنی اسرائیل نے اُس کے انبیاہ کو قتل کیا تھا، تو بھی خدا نے اُنہیں رد نہ کیا۔ تیسری آیت میں پولس رسول اپنے قارئین کو ایلیاہ نبی یاد کراتا ہے۔ اپنی خدمت میں ایک مقام پر، نبی خدا کے حضور پکار اُٹھا۔

" اَے خداوند انہوں نے تیرے نبیوں کو قتل کیا اور تیری قربان گاہوں کو ڈھا دیا۔ اب میں اکیلا باقی ہوں اور وہ میری جان کے بھی خواہاں ہیں۔"

خدا نے ایلیاہ کو یہ کہتے ہوئے تسلی دی کہ اس نے ابھی سات ہزار لوگوں کو محفوظ کر رکھا ہے جنہوں نے ابھی تک غیر معبُودوں کے سامنے گھٹنے نہیں ٹیکے۔ خدا نے بُرے وقت میں بھی سات ہزار اسرائیلیوں کو محفوظ کر رکھا تھا۔ خدا نے اُنہیں اُس بدی سے محفوظ رکھا جو اُن کے ارد گرد موجود تھی۔ پولس رسول کے لئے یہ بھی ایک ثبوت تھا کہ خدا نے اپنے لوگوں کو رد نہیں کیا بلکہ اس کا ہاتھ بہت سے اسرائیلیوں پر موجود ہے۔ ابھی تک بہت سے یہودی لوگوں کا بقیہ موجود ہے جو برگزیدہ اور چنیدہ ہیں اور خدا کے فضل سے نجات پائیں گے۔ (5 آیت)

7 ویں آیت میں مقدس پولس رسول ہمیں بتاتا ہے کہ جو کچھ اسرائیل نے بڑی جانفشانی سے ڈھونڈا اُس کو حاصل نہ کر پائے۔ اُنہوں نے مسیح کی تلاش کی لیکن صرف چند ایک ہی اُس کو حاصل کر پائے۔ غور کریں کہ اسرائیل نے بدل و جان اور جانفشانی سے مسیح کی تلاش کی۔ اُنہوں نے اُس کی تلاش کی لیکن اس کو پہچاننے سے قاصر رہے۔ وہ توقع کر رہے تھے کہ وہ کسی اور طرح سے ان کے درمیان آئے۔ وہ اسے مختلف صورت میں دیکھنا چاہتے تھے۔ مقدس پولس رسول نے ہمیں بتایا کہ اسرائیلیوں کے دل سخت ہو گئے، اُن کے بے سمجھ دلوں پر اندھیرا چھا گیا تاکہ وہ دیکھ نہ سکیں۔ داؤد اپنے ہی لوگوں کے خلاف خدا کے حضور پکار اُٹھا۔

" اور اُن کا دستر خوان اُن کے لئے جال اور پھندہ اور ٹھوکر کھانے اور سزا کا باعث بن جائے۔ اُن کی آنکھوں پر تاریکی آ جائے۔ تا کہ نہ دیکھیں اور تو اُن کی پیٹھ ہمیشہ جھکائے رکھ۔"(9-10 آیات)

یہ مشکل باتیں ہیں، لیکن ہمیں ان باتوں کو ایک تنبیہ کے طور پر لینا چاہئے۔ یہودیوں کو اس بات پر فخر و ناز تھا کہ وہ خدا کے لوگ ہیں۔ لیکن اُنہوں نے مسیح کو رد کر دیا تھا۔ اُنہیں اپنی ہی نجات کے بانی سے ٹھوکر لگی۔ اُنہوں نے نبیوں اور اُن کے کلام کو رد کر دیا۔ اس لئے خدا نے بھی انہیں اُن کے گناہ آلودہ دلوں کی ہٹ پر چھوڑ دیا۔ کیا اُنہیں ایسی ٹھوکر لگی کہ اس کا کوئی ازالہ ہی نہیں ہو سکتا تھا؟ پولس رسول ایک بار پھر بڑا زور دے کر کہتا ہے۔ " ہر گز نہیں" پولس رسول ہمیں بتاتا ہے کہ خدا کے لوگوں کے لئے ابھی بھی اُمید باقی ہے۔ چونکہ اُنہوں نے مسیح کو رد کر دیا، اس لئے نجات کا پیغام غیر اقوام کی طرف پھیل گیا۔ اگر خدا نے اُن کے رد کرنے اور گناہ کو غیر اقوام اور دیگر دنیا کی طرف متوجہ ہونے کے لئے استعمال کیا تو ذرا تصور کریں کہ جب وہ مسیح کی طرف رجوع لائیں گے تو کس قدر زیادہ عظیم اور عجیب کام ہو گا۔ خدا نے اپنے لوگوں کو رد نہیں کیا۔ اب بھی وہ اُن کے لئے ایک منصوبہ رکھتا ہے۔

خدا اپنے لوگوں کو رد نہیں کرتا۔ وہ اپنا ہاتھ ہم پر بڑھائے رکھتا اور ہمیں محفوظ رکھتا ہے۔ اگر خدا ہمیں اپنی محافظت میں نہ رکھتا تو نہ جانے آج ہم کہاں ہوتے؟ ہم ہر ایک چیز کے لئے اس کے احسان مند ہیں۔ اگر خدا نے یہودی قوم کو ترک کر دیا ہوتا تو ہمیں کیا حاصل ہوتا؟ ہمیں پُر اعتماد اور پُر یقین ہونا چاہئے کہ خدا ہم سے دستبر دار نہیں ہو گا۔ کیونکہ اُس نے یہودی قوم کو بھی ترک نہیں کیا۔

چند غور طلب باتیں

☆۔یہودیوں کے لئے خدا کے منصوبے کے تعلق سے یہ حوالہ ہمیں کیا تعلیم دیتا ہے ؟

☆۔کیا آپ نے دیکھا ہے کہ خدا نے آپ کو گناہ سے دُور رکھا ہے ؟ وضاحت کریں۔

☆۔آپ کو اس حقیقت سے کیا تسلی ملتی ہے کہ خدا نے یہودی قوم کو ترک نہیں کیا؟آپ کو اس سے کیا یقین دہانی ملتی ہے ؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔خداوند کی شکر گزاری کریں کہ اس نے آپ کو بُرائی اور گناہ سے محفوظ رکھا ہوا ہے۔

☆۔خداوند کی شکر گزاری کریں کہ آپ کے وفادار نہ ہونے کے باوجود خدا آپ کو آج تک استعمال کرتا ہے۔

☆۔خداوند سے درخواست کریں کہ وہ آپ کے دل کو کھولے تاکہ آپ اُس کے مقاصد کو قبول کر سکیں۔خداوند سے کہیں کہ وہ آپ کے دل کو اور زیادہ اپنی راہوں کے لئے کھولے۔

باب 29

فخر کی کوئی گنجائش نہیں

رومیوں 11:13-24

پولس رسول اس تعلق سے بات کر رہے تھے کہ جہاں تک نجات کا تعلق ہے، تو وہاں یہودی اور یونانی میں کچھ فرق نہیں رہتا۔ اگرچہ یہودی لوگوں میں سے اکثر نے خداوند یسوع کو بطور نجات دہندہ قبول نہیں کیا تھا۔ تو بھی خدا نے اُنہیں رد نہیں کیا۔

پولس رسول کے دَور کے یہودی لوگوں کے لئے اس حقیقت کو قبول کرنا بہت ہی مشکل تھا کہ غیر اقوام بھی اُن ہی کی طرح خدا کے حضور مقبول ٹھہریں گی اور وہ اُنہیں اپنے لوگوں کی طرح قبول کر لے گا۔ یہ حقیقت کہ غیر اقوام نے نجات کو قبول کر لیا اور یہودیوں نے رد کر دیا، اس سے بعض نے سمجھ لیا کہ وہ یہودیوں سے بہتر ہیں۔ یہی سوچ اور ذہنیت کئی نسلوں سے چلی آرہی ہے۔ یہودی قوم کی تاریخ بتاتی ہے کہ انہوں نے بہت سی مسیحی قوموں کے ہاتھوں بہت دُکھ اُٹھایا۔ اگرچہ پولس رسول کا حسب نسب بھی یہودی قوم میں ملتا تھا۔ خدا نے اُسے غیر اقوام کا رسول ہونے کے لئے بلا لیا۔ اُسے اس خدمت پر فخر تھا جس کے لئے خدا نے اُسے بلایا تھا۔ اس کے لئے اسے بڑی قیمت چکانا پڑی۔ اُس کے اپنے یہودی بھائی بہن ہی محسوس نہیں کرتے تھے کہ اُسے غیر اقوام کے درمیان منادی کرنی چاہیئے۔ وہ یہ محسوس کرتے تھے کہ اُس

نے اُن کے ساتھ میل جول بڑھا کر خود کو ناپاک کر لیا ہے۔ کئی موقعوں پر اُسے مارا کوٹا اور رد کیا گیا، کیونکہ وہ غیر اقوام کو بھی مسیح کی خوشخبری میں برابر کا حصہ دار جانتے ہوئے قبول کرنے کے لئے تیار تھا۔ اس رد کئے جانے کے باوجود، مقدس پولس رسول 13 آیت میں ہمیں بتاتے ہیں کہ اس نے اپنی خدمت میں بڑا پھل دیکھا۔ غیر قوموں میں خدمت کی بلاہٹ سے وہ شرماتا نہیں تھا۔ اُس نے غیر اقوام کی خاطر بخوشی و رضا یہودیوں کی طرف سے رد کیا جانا قبول کیا۔

اُس نے غیر قوموں کے درمیان خدمت کرنے کی وجہ سے یہ رد کیا جانا، ایذاء رسانی اس لئے یہ سب کچھ قبول کر لیا کیونکہ وہ چاہتا تھا کہ یہودی لوگ اُسے رشک کی نظر سے دیکھیں کہ خدا غیر اقوام کے درمیان کیسے کام کر رہا ہے۔ اگرچہ وہ غیر قوموں کا رسول تھا تو بھی وہ اپنے لوگوں کو نہیں بھولا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ یہودی جان لیں کہ خدا غیر اقوام کے درمیان کیسے کام کر رہا ہے۔ تاکہ اُن کے دلوں میں مسیح کو قبول کرنے کے لئے جوش و جذبہ اور تحریک پیدا ہو۔

(آیت 14)

پولس رسول کی خدمت کا یہ نتیجہ نکلا کہ روح القدس بہت سے لوگوں پر نازل ہوا جن کا تعلق مختلف غیر اقوام سے تھا اور بہتوں نے مسیح کو اپنا نجات دہندہ قبول کر لیا۔ چونکہ یہودیوں نے خوشخبری کو قبول نہیں کیا تھا، اس لئے روح القدس نے مختلف اقوام کے درمیان جنبش کرنا شروع کر دی۔ مقدس پولس رسول اپنے قارئین کو چیلنج کرتا ہے کہ وہ اس بات پر غور کریں کہ اگر خدا یہودیوں کے خوشخبری کو رد کرنے کی وجہ سے بہت سے غیر قوم لوگوں کو خدا کی بادشاہی میں لے آیا تو کس قدر زیادہ لوگ خدا کی بادشاہی کا حصہ بنیں گے جب وہ خداوند یسوع

کو اپنا نجات دہندہ اور خداوند قبول کریں گے؟ 15 ویں آیت پر غور کریں مقدس پولس رسول بیان کرتے ہیں۔" کیونکہ جب اُن کا خارج ہونا دُنیا کے آملنے کا باعث ہوا تو کیا ان کا مقبول ہونا مردوں میں سے جی اُٹھنے کے برابر نہ ہوگا؟"

مقدس پولس رسول کو اس بات کا گہرا فہم تھا کہ خدا یہودی قوم میں ایک عظیم کام کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔اُس کا ایمان تھا کہ وہ دن آئے گا جب بڑی تعداد میں یہودی لوگ خداوند کی طرف رجوع لائیں گے۔اور یہودی قوم کے وسیلہ سے ہی عظیم اور عجیب کام ہوں گے جب وہ مسیح کی طرف رجوع لائیں گے۔ پولس رسول غیر اقوام سے مخاطب ہے جنہوں نے مسیح خداوند کو قبول کر لیا تھا۔ وہ یہودیوں سے بہتر تھے۔(16 آیت) وہ اُن کے اعتقاد اور ایمان کی حماقت کو اُن پر ظاہر کرنے کے لئے دو مثالیں استعمال کرتا ہے۔

پہلی مثال روٹی کی استعمال کی گئی ہے، پولس رسول بیان کرتا ہے کہ اگر وہ گوندھا ہوا آٹا جو روٹی بنانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اچھا ہو تو روٹی بھی اچھی ہی ہو گی۔اس کے برعکس اگر گوندھا ہوا آٹا اچھا نہ ہوا تو پھر روٹی بھی اچھی نہیں بنتی۔ پھر پولس رسول نے ایک درخت کی مثال کو استعمال کیا۔اگر درخت کی جڑیں اچھی اور مضبوط نہیں ہو گی تو پھر شاخیں بھی کمزور ہوں گی، صرف یہی نہیں اُس درخت کا پھل بھی اچھا نہیں ہو گا۔ان مثالوں میں مقدس پولس رسول کیا کہہ رہا ہے؟ وہ یہ بتا رہا ہے کہ غیر اقوام جن کی جڑیں یہودی ایمان میں پیوستہ تھیں، یہودی قوم کا خدا ان کا خدا تھا۔ خدا نے اُنہیں یہودی قوم سے مسیح دینے کا چناؤ کیا۔ابرہام، اضحاق اور یعقوب یہودی قوم کے بزرگ تھے۔وہ اُن کے روحانی بزرگ بھی تھے۔ عہد عتیق صرف یہودیوں کا ہی نہیں مسیحی لوگوں کا بھی ہے۔ مسیحیت کی جڑیں یہودیت میں پیوستہ ہیں۔اگر

یہودی قوم نہ ہوتی تو غیر اقوام کی نجات کا بندوبست نہ ہوتا۔ غیر قوم ہر نعمت اور برکت کے لئے یہودی قوم کے احسان منداور مقروض ہیں۔

مقدس پولس رسول غیر اقوام کو یہ بات یاد دلاتے ہوئے ایک اور مثال پیش کرتا ہے کہ وہ یہودی درخت میں پیوست کئے گئے ہیں۔ وہ جنگلی شاخیں تھیں۔ اُنہیں یہودی جڑوں سے تقویت اور زندگی ملی تھی۔ یہودیوں کی کتاب مقدس سے اُنہیں اُمید نظر آئی تھی۔ یہودی قوم کے انبیااکرام نے اُنہیں تنبیہ بھی کی اور اُنہیں برکت بھی دی۔ یہودیوں کے خدا نے اُنہیں قبول کر کے اپنے فرزند بنالیا۔ اگر یہودی شجر سے تقویت اور زندگی پانے والی غیر اقوام (جڑیں) کیسے قائم اور مضبوط رہ سکتی ہیں اگر وہ یہ خیال کرنے لگے کہ وہ یہودی قوم

(جڑ) سے بہتر ہیں؟ پولس رسول کے لئے تو یہ سوچ ناقابل قبول تھی کہ غیر قومیں کسی طور پر بھی یہودیوں کو کم تر یا حقیر جانیں۔

پولس رسول نے اس بات کو پہچان لیا کہ بہت سی یہودی جڑیں کاٹ ڈالی گئیں تاکہ اُن کی جگہ پر غیر اقوام کی جڑوں کو پیوستہ کیا جائے۔ وہ جانتا تھا کہ خدا نے اپنے لوگوں سے منہ موڑ لیا ہے۔ تاہم غیر اقوام کے لئے کسی طور پر بھی یہ بات فخر اور شیخی کا باعث نہیں تھی کہ خدا نے اُن کی طرف رجوع کیا ہے۔ یہودی قوم اس لئے خدا کی توجہ کا مرکز نہ رہی کیوں کہ اُنہوں نے خدا کے بیٹے یسوع کو رد کر دیا تھا۔ غیر اقوام کے لئے یہ مقام فخر کا نہیں بلکہ خدا سے ڈرنے کا مقام تھا۔ پولس رسول نے غیر اقوام کو آگاہ کیا کہ اگر خدا اپنے لوگوں کو رد کر سکتا ہے جنہیں اس نے سب قوموں سے زیادہ برکت اور سرفرازی دی اور اُن سے گہری محبت رکھی تو خدا غیر اقوام سے دستبردار ہونے میں ہچکچاہٹ سے کام نہیں لے گا، اگر وہ بھی اُس کی راہوں میں

فرمانبرداری سے زندگی بسر کرنے میں ناکام رہے۔ شیخی اور فخر کی جگہ پر اُنہیں وہ سبق سیکھنا چاہیئے تھا جو خدا اُنہیں اپنے لوگوں کے وسیلہ سے سکھا رہا تھا۔ ضرورت یہ تھی کہ غیر اقوام خدا کی تابعداری میں زندگی بسر کریں ایسا نہ ہو کہ کہیں خدا اُن سے منہ پھیر لے۔

22 آیت میں پولس رسول نے غیر اقوام کو اس بات کے لئے اُبھارا کہ وہ خدا کی مہربانی اور سختی پر غور کریں۔ خدا نے اُن کی عدالت کی جنہوں نے اُسے رد کر دیا تھا۔ خدا نے گناہ اور بدی کی سزا دی۔ اسی طرح، خدا اپنے محبت رکھنے والوں کے لئے ایک مہربان اور ترس سے بھرا ہوا خدا ہے جو ایمان میں ثابت قدم رہتے ہیں۔ خدا کا پاک روح غیر اقوام میں بڑے زبردست طریقہ سے جنبش کر رہا اور اُنہیں خدا کی بادشاہی میں لا رہا تھا۔ یہ بات تو بالکل واضح تھی کہ اگر غیر اقوام کے لوگ بھی یہودیوں کی طرح خدا سے منہ موڑ لیتے تو خدا نے بھی اُن سے دستبردار ہو جانا تھا اور اُن کے گناہ اور بدی کی سزا اُنہیں دینی تھی۔

23 آیت میں پولس رسول نے اپنے قارئین کو بتایا کہ اگر یہودی اپنی بے اعتقادی پر ڈٹے نہ رہتے تو خدا نے انہیں دوبارہ سے قبول کر لینا تھا۔ اگر ہم جو اجنبی ہیں خدا کے گھرانے میں قبول کر لئے گئے ہیں، تو خدا اپنے لوگوں کو اپنے گھرانے میں قبول کرنے میں کس قدر شادمان ہو گا؟ اگرچہ پولس رسول ہمیں یہ بتا رہے ہیں کہ یہودی بھائیوں بہنوں کے سامنے ہمارے لئے کوئی بھی فخر اور شیخی کی بات نہیں ہے۔ کیونکہ ہم کئی ایک برکات اور نعمتوں کے لئے اُن کے احسان مند ہیں۔ ان کے وسیلہ سے ہمارے لئے نجات دہندہ دُنیا میں آیا۔ اُن ہی کے وسیلہ سے کتابِ مقدس ہم تک پہنچی۔ لازم ہے کہ ہم اس سبق کو بھی سیکھیں جو خدا اُن کے وسیلہ سے ہمیں سیکھا رہا ہے۔ ہمیں یہ سیکھنے کی ضرورت ہے کہ بطور جنگلی شاخیں ہم روح القدس کو

اس قدر رنجیدہ کر سکتے ہیں کہ وہ ہم سے دستبردار ہو جائے۔ مقدس پولس رسول یہاں پر ایک قوم کی زندگی میں روح القدس کے کام کے تعلق سے بات چیت کر رہے ہیں۔ پولس رسول یہ بیان کر رہے ہیں کہ ہم روح القدس کو اس قدر رنجیدہ کر سکتے ہیں کہ وہ اپنی حضوری کو ہم سے الگ کر لے۔ یہ کس قدر بھیانک اور ہولناک بات ہے کہ خدا کا پاک روح کسی قوم سے رنجیدہ ہو کر دستبردار ہو جائے۔ اور خدا اپنے فضل اور برکات کو کسی قوم سے روک لے۔ ایسی قوم تاریکی اور گناہ کے اندھیروں میں بھٹک جاتی ہے۔ ایسی قوم کے درمیان جرائم، ظلم و تشدد بڑھ جاتے ہیں۔ مادہ پرستی، بد اخلاقی، بُرائی، تسلط، بد عنوانی، بد دیانتی اور غرُور اور حسد جیسی چیزیں لوگوں کا طرزِ زندگی بن جاتا ہے۔ شاذ و نادر ہی کوئی نجات پاتا ہے۔ دل سخت ہو جاتے ہیں۔ صاف نظر آرہا ہوتا ہے کہ خدا کا کلام دلوں میں جڑ نہیں پکڑ رہا۔ لوگوں کی زندگیوں میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہو رہی۔ ہمارے لئے یہ کس قدر ضروری ہے کہ ہم روح القدس اور اُس کی رہنمائی، اُس کے کاموں اور حضوری کے لئے حساس ہوتے ہوئے اپنے دلوں کو کھلا رکھیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم بھی اُس کی حضوری، اُس کے فضل اور رحمت و برکات سے محروم ہو جائیں۔

چند غور طلب باتیں

☆۔یہودی قوم کے لئے پولس رسول کے دل کے تعلق سے ہم اس باب میں کیا دیکھتے ہیں؟

☆۔ہم نے اپنے یہودی بھائیوں اور بہنوں سے کیا حاصل کیا ہے؟

☆۔خدا کے پاک روح کی خدمت سے یہودی قوم کے قطع تعلق ہو جانے کے بارے میں ہم کیا سیکھتے ہیں؟ ☆۔آج بطور ایک قوم ہم کس طرح روح القدس کو رنجیدہ کر سکتے ہیں؟ایسی قوم جو روح القدس کو رنجیدہ کر رہی ہے،اس سے آپ کیا توقع کر رہے ہیں؟

☆۔ہم اپنی شخصی زندگیوں میں روح القدس کو کس طرح رنجیدہ کر سکتے ہیں؟اس کا کیا نتیجہ نکلے گا۔

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔ایسے وقتوں کے لئے خدا سے معافی مانگیں جب آپ نے اپنی زندگی میں خدا کے پاک روح کو رنجیدہ کیا۔ ☆۔خداوند سے درخواست کریں کہ وہ آپ کی قوم کے تعلق سے صبر و تحمل سے پیش آئے اور اُس کے درمیان اپنے کام کو جاری رکھیں۔

☆۔خداوند سے درخواست کریں کہ آپ پر ظاہر کرے کہ آپ کس طرح سے روح القدس کو رنجیدہ کرتے رہے۔خداوند سے توبہ کرنے کا فضل اور توفیق مانگیں۔

باب 30

اسرائیل کی اُمید

رومیوں 11:25-36

پولس رسول غیر اقوام کو اُس قرض کے تعلق سے یاد کرا رہا تھا جو اُنہیں یہودیوں کو چکانا ہے۔ اُن کے وسیلہ سے خدا ایک نجات دہندہ کو اس دُنیا میں لے کر آیا۔ اُنہی کے وسیلہ سے خدا کا کلام ہم تک پہنچا۔ اُن کے رد کرنے کی وجہ سے خداوند کا پاک روح غیر قوموں کی طرف متوجہ ہو گیا۔

25 آیت میں، مقدس پولس رسول مزید بیان کرتے ہیں کہ یہودی قوم نے جُزوی طور پر سختی کا تجربہ کیا جب تک کہ غیر قوم کی پوری تعداد داخل نہ ہو گئی۔ اس وجہ سے ہم یہ ایمان رکھتے ہیں کہ خدا کے منصوبے اور مقصد میں ابھی تک یہودی قوم کی زندگی میں بہت سے عظیم کام ہونے ابھی باقی ہیں۔ خدا ابھی تک اس قوم کو نہیں بھولا جسے اُس نے ابتدائی طور پر اپنے لوگ ہونے کے لئے بلایا تھا۔ اس وقت تک خدا کا پاک روح غیر اقوام پر جنبش کر رہا ہے لیکن وہ وقت آئے گا جب روح القدس یہودی قوم کی طرف متوجہ ہو کر اُن پر بھی کثرت سے جنبش کرے گا۔ جب غیر اقوام میں سے بلائے گئے لوگوں کی تعداد پوری ہو جائے گی تو خدا اپنے لوگوں کی اپنی طرف رجوع لانے کی توفیق بخشے گا۔ یہ بات تو روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ

یہ سب کچھ خداوند یسوع مسیح پر ایمان لائے بغیر تو ممکن نہیں ہوگا۔ خدا باپ تک رسائی کا ایک ہی راستہ ہے اور وہ خداوند یسوع ہے۔ جب خدا کا پاک روح یہودیوں پر جنبش کرے گا تو پھر بالآخر وہ مسیح کو پہچان ہی لیں گے۔ وہ دن کس قدر عظیم اور خوبصورت ہوگا۔

غور کریں کہ مقدس پولس رسول نے 26ویں آیت میں روم کے ایمانداروں کو یاد کرایا کہ بنی اسرائیل نجات پائیں گے۔ ہمیں اس بیان کو مزید تفصیل کے ساتھ دیکھنے کی ضرورت ہے۔یسعیاہ نبی کے صحیفے کا حوالہ دیتے ہوئے پولس رسول نے اپنے قارئین کو یاد کرایا کہ یروشلیم سے مخلصی دینے والا آئے گا جو لوگوں کو اُن کے گناہوں سے پھیر کر اُن کے ساتھ ایک خاص عہد باندھے گا۔ عہدِ عتیق کے انبیا خدا کے لوگوں کی گناہ آلودہ حالت اور بغاوت پر رنجیدہ ہوا کرتے تھے۔ لیکن یہ خبر گہری تاریکی میں اُمید کی ایک کرن ثابت ہوئی۔

اس حوالہ کے تعلق سے جو بات بڑی اہمیت کی حامل ہے وہ یہ کہ پولس رسول ہمیں بتاتا ہے کہ "تمام" اسرائیلی نجات پائیں گے۔اس چھوٹے سے لفظ" تمام" کا کیا معنی ہے؟ کیا اس کا معنی ہے کہ ہر ایک اسرائیلی نجات پائے گا؟ ایسا ممکن نظر نہیں آتا کیونکہ بہت سے اسرائیلی تو پہلے ہی خداوند یسوع کو رد کر چکے ہیں؟ اس بات کو سمجھنے کے لئے ہمیں سیاق و سباق سے دیکھنا ہوگا کہ اس خط میں پولس رسول نے اس تعلق سے پہلے کیا بیان کیا ہے؟ یاد رکھیں کہ رومیوں 6:9 میں مقدس پولس رسول نے کہا تھا کہ ہر کوئی جو ابرہام کی نسل سے ہے وہ حقیقی اسرائیلی نہیں ہے۔ حقیقی اسرائیلی تو وہ ہیں جو خداوند سے پیار کرتے اور روح اور سچائی سے اُس کی پرستش اور عبادت کرتے ہیں۔ خواہ حالات اور واقعات کیسے بھی ہوئے، خدا نے اپنے لئے ایک بقیہ بچا کر رکھا جو واقعی اُس کے لوگ تھے۔ خدا نے یعقوب کو قبول جبکہ اسرائیل کو رد کر

دیا۔ خدا نے اضحاق کو قبول جبکہ اسماعیل کو قبول نہ کیا۔ جب پولس رسول ہمیں یہ بتا رہا ہے کہ تمام اسرائیلی نجات پائیں گے تو اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ وہ جو یہودی والدین کے ہاں پیدا ہوئے سبھی نجات پائیں گے۔ بلکہ مقدس پولس رسول تو اُن لوگوں کی بات کر رہا ہے جو "حقیقی اسرائیل" سے تعلق رکھتے ہیں یعنی وہ جو خدا کے برگزیدہ اور چنیدہ ہیں۔ اس موجودہ دَور میں، خدا غیر اقوام کو یہودی جڑوں میں پیوستہ کر رہا ہے۔

(رومیوں 11:17)

یہی غیر اقوام اب حقیقی اسرائیل کا حصہ ہیں۔ یہ تعداد اس وقت تک پوری نہیں ہو گی جب تک کہ اسرائیلی قوم سے چنیدہ لوگ بھی شامل نہ ہو جائیں۔ مقدس پولس رسول ہمیں بتا رہے ہیں کہ خدا یہودی قوم میں ایک آخری کام کرے گا تا کہ اُن لوگوں کی تعداد پوری ہو جائے جن سے اُس کے بدن کی تکمیل ہو جائے۔ پھر خدا کے " تمام" چنیدہ لوگ نجات پائیں گے۔ پولس رسول نے 28 آیت میں روم کے ایمانداروں کو بتایا کہ جہاں تک خوشخبری کا تعلق ہے، یہودی فی الوقت ان کے دشمن تھے لیکن خدا اب بھی اُن سے محبت رکھتا تھا۔ خدا اب بھی ان کے لئے ایک مقصد اور منصوبہ رکھتا تھا۔ پولس رسول کے دَور میں، یہودی قوم نے انجیل کے پیغام کو رد کر دیا تھا۔ پولس رسول سمیت کئی ایک دوسرے لوگ بھی مسیحیوں کے دشمن تھے اور اُنہیں دُکھ دینے اور ستانے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھتے تھے۔ جی ہاں ابتدائی کلیسیا کے دَور میں مسیحیوں کو یہودیوں کے ہاتھوں بڑے دُکھ اور مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ خدا انہیں اپنی قوم سمجھتا تھا اور وہ اُنہیں بھولا نہیں تھا۔ اُن کی نجات کے لئے خدا اب بھی ایک مقصد اور منصوبہ رکھتا ہے۔ وہ اب بھی اُن کے لئے محبت رکھتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خدا کے بلاوے

لا تبدیل ہوتے ہیں۔(29) خدا نے یہودی قوم کو اپنے لوگ ہونے کے لئے بلایا تھا۔ خدا نے اُن کے والدین سے وعدہ کیا تھا اور وہ اپنے وعدے سے پھر نہیں سکتا تھا۔ یہودیوں نے اُنہیں بہت دفعہ غصہ دلایا تھا۔ لیکن خدا صبر و تحمل کے ساتھ اُن سے پیش آتا رہا اور اُن سے محبت بھرا تعلق ختم نہ کیا۔ خدا اُن سے دستبردار نہیں ہو گا۔ وہ اُن کے ساتھ اپنے وعدہ کو پورا کرے گا اور اپنے کلام سے نہیں پھرے گا۔

بالکل ایسے ہی جس طرح غیر اقوام کبھی تاریکی اور خدا کی نافرمانی میں زندگی بسر کرتی تھیں۔ بالکل ویسے ہی یہودی اب تاریکی اور نافرمانی میں زندگی گزار رہے ہیں۔ خداوند یسوع کی پہلی آمد کے وقت سے یہودی قوم تاریکی میں پڑی ہوئی ہے۔ کیونکہ اُنہوں نے مسیح کو رد کر دیا تھا۔ مقدس پولس رسول ہمیں یاد کراتا ہے کہ جس طرح خدا نے غیر اقوام کے لئے دروازہ کھولا اسی طرح سے وہ یہودیوں کے لئے دروازہ کھولے گا تاکہ وہ اُس کے رحم اور ترس کی بنا پر نجات پا سکیں۔

خدا اپنے کسی مقصد اور منصوبے کے تحت ہمیں کچھ وقت کے لئے تاریکی میں پڑے رہنے دیتا ہے۔ تاکہ پھر وہ ہم پر رحم اور ترس کھا سکے۔ درحقیقت اگر ہمارے گناہ معاف نہ ہوتے اور خدا ہماری بغاوت سے درگزر نہ کرتا تو ہم کبھی بھی اُس کی معافی اور ترس کو سمجھ نہ پاتے۔ خداوند یسوع نے مقدس لوقا کی انجیل میں یاد کرایا کہ جس کے زیادہ گناہ معاف ہوتے ہیں وہ زیادہ محبت کا اظہار بھی کرتا ہے۔ (لوقا 7: 47)

خدا بعض اوقات اپنے ترس، رحم اور محبت کو ہم پر ظاہر کرنے سے پہلے ہم پر ہمارے گناہ اور بغاوت کی وسعت کو بھی ظاہر کرتا ہے۔(32 آیت) میری اپنی زندگی میں بھی ایسا دور آیا جب

میں گناہ اور خامیوں کے بوجھ تلے دب کر رہ گیا۔ یہ دَور اس قدر طویل تھا کہ یوں لگتا تھا کہ خدا دُور بلکہ بہت دُور چلا گیا ہے۔ ایسے لگتا تھا جیسے میں تاریکی میں غرق ہو کر رہ گیا ہوں۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ اب خدا مجھ میں اور میرے وسیلہ سے کوئی کام نہیں کر رہا۔ در حقیقت، جب تک ہم بیابان کے تجربہ سے نہ گزریں اس وقت تک ہم وعدہ کی زمین کو بھی قدر کی نگاہ سے نہیں دیکھتے۔

خدا کی راہیں ہماری سمجھ سے بالاتر ہیں۔(33آیت) ہم کبھی بھی اس کے مقصد اور منصوبے کو سمجھ نہ پائیں گے۔ کچھ عرصہ پہلے میری ملاقات ایک شخص سے ہوئی جس نے میرے ساتھ تثلیث کے موضوع پر بات چیت کرنا شروع کر دی۔ اسے یہ سمجھ نہ آیا کہ کس طرح خدا ایک ہے اور پھر بھی وہ باپ، بیٹا اور روح القدس ہے۔ اس کا یہی خیال تھا کہ یہ بات سمجھ سے بالاتر ہے، اس لئے دُرست نہیں ہو سکتی۔ میں نے اسے جواب دیا، کہ بھائی میں تو خدا کا شکر گزار ہوں کہ خدا کے تعلق سے کچھ ایسی باتیں ہیں جو میرے چھوٹے سے ذہن میں نہیں آتی ورنہ اگر میں خدا کو اپنے چھوٹے سے ذہن میں سما سکتا تو یقیناً وہ خدای عظیم نہ ہوتا۔ خدا کو ہم کبھی بھی پورے طور پر سمجھ نہ پائیں گے۔ ہمیں اپنے ذہن کو کسی بات پر اُلجھانے کی بجائے اُس پر توکل اور بھروسہ کرنا ہوگا۔

کئی دفعہ ایسا وقت آتا ہے جب ہم سمجھتے ہیں کہ خدا کو بتایا جائے کہ اب اُسے کیا کرنا چاہئے۔ جب سب کچھ ہماری سوچ اور عقل کے مطابق نہیں ہوتا تو ہم خدا پر ناراض ہو جاتے ہیں۔ ہمارا خیال یہ ہوتا ہے کہ خدا ہمیں بالکل سمجھ ہی نہیں رہا۔ مقدس پولس رسول ہمیں

بتاتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی بھی خدا کو مشورہ نہیں دے سکتا کہ وہ کیا کرے اور کیا نہ کرے۔ مکمل تصویر نظر نہ آنے کی صورت میں ہمیں اُس پر توکل اور بھروسہ کرنا ہوگا۔

مقدس پولس رسول ہمیں یاد کراتے ہیں کہ خداوند یسوع ہی ساری چیزوں کا منبع ہے۔ ہر ایک سانس جو ہم لیتے ہیں وہ بھی اسی کی وجہ سے ہے۔ کوئی چیز بھی اُس کے بغیر اپنا وجود قائم نہیں رکھ سکتی۔ خداوند ہی نے ہر ایک چیز کو اپنی جگہ پر رکھا ہوا ہے اور وہی ہر ایک چیز کو سنبھالے ہوئے ہے۔ کوئی بھی ایسی چیز نہیں جو ہم خدا کو اپنی طرف سے پیش کر سکتے ہیں، کیونکہ سبھی کچھ اسی کا دیا ہوا ہے۔ وہ مہیب اور عظیم خدا ہے جو پرستش اور ستائش کے لائق ہے۔ ہو سکتا ہے کہ بعض اوقات ہم اُس کے مقاصد کو اپنی زندگی میں سمجھ نہ پائیں تو بھی ہمیں پورے طور پر ہر ایک صورتحال میں اسی پر توکل اور بھروسہ کرنا چاہئے۔

خواہ کچھ بھی ہو خدا اس دُنیا کی تاریخ میں اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے کام کرے گا۔ اُس کی راہیں ہماری سمجھ سے بالاتر ہیں۔ تو بھی اس کی راہیں، اُس کے فیصلے کامل ہیں۔ جو کچھ خدا کر رہا ہے، ہمیں اُس پر کامل بھروسہ اور اعتماد ہونا چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ آپ اس وقت یہ محسوس کر رہے ہیں کہ ہم یہودی قوم کی طرح اندھیرے میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ حوصلہ رکھیں۔ خدا آپ سے دستبردار نہیں ہوا۔ وہ آزمائشوں اور تاریک دَور میں سے گزار کر آپ کو اور بھی زیادہ اپنے قریب لے آئے گا۔ وہ آپ کو ترک نہیں کرے گا۔ اُس کی راہیں اور اپنی صورتحال سمجھ سے بالاتر بھی نظر آئے تو بھی اُسی پر توکل اور بھروسہ کرتے رہیں۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ مقدس پولس رسول یہودی قوم کے بارے خدا کے مقاصد اور منصوبوں کے تعلق سے ہمیں کیا تعلیم دیتے ہیں؟

☆۔ کیا خدا نے آپ کی گناہ آلودہ حالت کو ظاہر کر دیا ہے؟ اس سے آپ کو خدا کے فضل کو سمجھنے میں کیا مدد ملی ہے؟

☆۔ کیا خدا کو قبول کرنے کے لئے آپ کو اسے سمجھنا پڑتا ہے؟ کیا اُس پر اعتماد اور بھروسہ کرنے کے لئے آپ کو پہلے خدا کے مقصد اور منصوبے کو سمجھنا پڑتا ہے؟

☆۔ یہ حوالہ ہمیں اس روحانی تاریک دَور آزمائشوں کے وقت کے تعلق سے کیا سکھاتا ہے جس میں سے بعض اوقات ہم گزرتے ہیں؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔ایسے وقتوں کے لئے خدا سے معافی مانگیں جب آپ اُس کے مقاصد اور منصوبوں کو سمجھ نہ پانے کی بنا پر اُس پر اعتماد اور بھروسہ کرنے میں ناکام رہے۔

☆۔خداوند کی شکر گزاری کریں کہ اُس نے آپ کو ایسے دَور میں پیدا کیا جب خدا کا پاک روح جنبش کر رہا ہے۔خداوند کی شکر گزاری کریں کہ آپ کو یہ شرف حاصل ہوا ہے کہ آپ اسے سمجھ اور جان سکیں۔

☆۔خداوند سے درخواست کریں کہ وہ آپ کے فہم و فراست میں اضافہ کرے تاکہ آپ اُس کی مہیب شخصیت اور اُس کے کاموں کو سمجھ سکیں جو وہ اس دُنیا میں کر رہا ہے۔

☆۔خداوند کی شکر گزاری کریں کہ وہ ہمیشہ اپنے وعدوں کے تعلق سے وفادار رہے گا اور وہ مکمل طور پر قابلِ اعتماد اور قابلِ بھروسہ خداوند ہے۔

☆۔خداوند کی شکر گزاری کریں کہ وہ اپنوں کو نہیں بھولتا۔اپنے کسی قریبی دوست یا ساتھی کے لئے دُعا کریں جو خداوند سے بھٹک گیا ہے۔

باب 31

تابعدار اور تبدیل شدہ

رومیوں 12:1-2

پولس رسول نے اس باب میں ہماری نجات کے لئے خداوند یسوع کے صلیبی کام کو بیان کیا ہے۔ اگرچہ ہم خدا کے دشمن اور اجنبی تھے۔ خداوند یسوع نے ہم تک رسائی حاصل کی اور ہمیں گناہوں کی کیچ سے نکال لیا۔ اُس نے ہمیں سزا سے بچا لیا اور گناہوں سے نجات بخشی۔ اُس نے ایسا کرنے کے لئے صلیب پر اپنی ہی جان قربان کر دی۔ اُس نے ہماری ہدایت اور رہنمائی کے لئے ہمیں اپنا پاک روح عطا کیا ہے۔ مقدس پولس رسول مسیح اور اُس کے صلیبی کام پر ایمان لانے والوں کے سامنے دو چیلنج رکھتا ہے۔ جو کہ 12 باب کی پہلی آیات میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

اپنے بدن زندہ قربانی کے طور پر پیش کریں

پہلا چیلنج یہ ہے کہ ہم اپنے بدن زندہ قربانی کے طور پر خدا کے حضور پیش کریں۔ بدن قربانی کے طور پر پیش کرنے سے کیا مراد ہے؟ اگر ہم نے اپنے بدن زندہ قربانی کے طور پر پیش کرنے ہیں تو ہمیں ان جسمانی خواہشوں اور سوچوں کے اعتبار سے مرنا ہو گا جو ہم اپنی زندگی میں رکھتے

ہیں۔ جب ہم اپنی زندگی خدا کے حضور پیش کر دیتے ہیں کہ اُس کا راج اور اختیار ہماری زندگی میں قائم ہو۔ اور جیسا وہ چاہتا ہے، ہماری زندگی میں اپنی مرضی کو قائم کرے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ہمیں کسی مقصد کے لئے کسی دوسری جگہ یا کسی دوسرے ملک میں بھیج دے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ہمیں بیماری اور کمزوری سے گزرنے دے تاکہ ہمارا ایمان جانچا اور پرکھا جائے اور ہم مزید پاک اور صاف ہوتے چلے جائیں۔ جب ہم اپنے بدنوں کو خدا کے حضور زندہ قربانی کے طور پر پیش کر دیتے ہیں تو پھر وہ ہمارے نہیں رہتے۔ ہم اپنے سارے حقوق خدا کو دے دیتے ہیں۔ وہ ہماری زندگیوں کا خداوند بن جاتا ہے۔ اور ہم اُس کی خداوندیت کے نیچے آجاتے ہیں۔

مقدس پولس رسول کے مطابق، ہمارے لئے یہی کرنا واجب اور مناسب ہے۔ اس سے کچھ بھی کم کرنا خداوند کی تعظیم نہ کرنے کے برابر ہوگا جس نے ہمارے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔ پہلی آیت میں پولس رسول بتاتا ہے کہ یوں اپنے بدنوں کو زندہ قربانی کے طور پر پیش کر دینا عبادت اور پرستش کا عمل ہے۔ ہر بار ہم اپنی دلچسپیوں اور مفاد کے اعتبار سے مرتے ہیں اور اپنی خودی کا انکار کر کے وہی کرتے ہیں جو خدا ہم سے چاہتا ہے۔ یوں کرنے سے ہم اُس کی تعظیم کرتے ہیں۔ جب ہم بدکاری سے انکار کرتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ ہم خداوند کی تعظیم کرتے اور اُس کی پرستش اور عبادت کر رہے ہیں۔ ہم تو اُس بدن کی دیکھ بھال کرنے کی ذمہ داری نبھا رہے ہیں۔ ہم اپنے بدنوں کو پاک اور خالص رکھنے سے اُس کے نام کی تعظیم کرتے ہیں۔

اس دُنیا کے ہم شکل نہ بنو

دوسری آیت میں مقدس پولس رسول ایک اور چیلنج ہمارے سامنے رکھتے ہیں کہ ہم نے اس دُنیا کے ہم شکل نہیں بننا بلکہ عقل نئی ہو جانے کے سبب سے اپنی صورت بدلتے جانا ہے۔ پہلے چیلنج کا تعلق بدن سے ہے جبکہ دوسرے چیلنج کا تعلق ہماری عقل سے ہے۔ ہم نے اپنے بدن خدا کے حضور پیش کرنے ہیں جبکہ اسی طرح ہم نے اپنی عقلوں کو بھی زندہ خدا کے سپُرد کرنا ہے۔

دوسری آیت میں مقدس پول رسول ہمارے سامنے یہ چیلنج رکھتے ہیں کہ ہم نے اس دُنیا کا طرزِ عمل نہیں اپنانا۔ اس کا مطلب ہے دنیا کا فلسفہ۔ بالفاظ دیگر، اس کا مطلب ہے کہ ہمارا طرزِ فکر ہمارے ارد گرد بسنے والے غیر ایمانداروں جیسا نہیں ہونا چاہئے۔ چند لمحات کے لئے غور کریں کہ یہ دُنیا کس طرح سے سوچتی ہے۔ اس کا طرز فکر کیسا ہے؟ اس تفسیر کو تحریر کرتے وقت، اکثر میں قریب ہی ایک کافی شاپ پر چلا جاتا ہوں۔ کافی شاپ ایسی جگہ ہوتی ہے جہاں پر لوگ اپنے خیالات کا اظہار کرنے بلکہ کسی دوسرے کے سامنے اپنے دل کی باتیں کہنے کے لئے آتے ہیں۔ جلد ہی معلوم ہوتا جاتا ہے کہ وہاں جمع ہونے والے لوگوں کے لئے کیا اہم ہے۔ وہ اپنی پارٹیوں کا ذکر کرتے اور ایک دوسرے کو بتاتے ہیں کہ اُنہوں نے کس فنکشن میں کتنی شراب نوشی کی۔ وہ اپنے شکستہ تعلقات اور خاندانی دُکھ سُکھ ایک دوسرے سے بیان کرتے ہیں ۔ وہ اُن لوگوں کی طرف دوبارہ رجوع کرنے کی بات کرتے ہیں جنہوں نے اُنہیں خفا کیا تھا۔ وہ دُنیا کی باتوں میں خوشی اور مسرت پاتے ہیں۔ اور ایسے لوگ خداوند یسوع سے کوئی تعلق واسطہ نہیں رکھنا چاہتے۔

مجھے یاد ہے کہ ایک دن ایک شخص بڑے غصہ میں کافی شاپ پر آیا، وہ اس لئے خفا لگ رہا تھا کیونکہ ایک پاسبان نے اُس کے ساتھ خداوند یسوع کے بارے میں بات چیت کی تھی۔ وہ لوگوں کو بتارہا تھا کہ اُس نے پاسبان کے منہ پر گھونسہ جڑ دیا کیونکہ اُس نے اُسے یسوع کے بارے بتایا تھا۔ جی ہاں یہ ہے لوگوں کا طرزِ فکر اور سوچ۔ مقدس پولس رسول بتارہے ہیں کہ اس دُنیا کا طرزِ فکر خدا کی سوچ سے قطعی مختلف ہے۔ کبھی موقع نہ دیں کہ دُنیا ہماری رہنمائی کرے۔ ہمیشہ اس بات کا گہرا احساس آپ کو گھیرے رہے کہ آپ کی عقل خدا کی ملکیت ہے۔ ہم نے اپنے ذہنوں کو اپنے ارد گرد بُرائی سے محفوظ رکھنا ہے۔ ہم نے اس دُنیا کی گندگی اور ناپاکی کو اپنے ذہنوں میں گھسنے نہیں دینا کیونکہ ہمارے ذہن خدا کے لئے پاک اور مقدس ہو چکے ہیں۔ بالکل ایسے ہی جیسے ایک ہیکل خدا کے لئے مقدس اور مخصوص ہوتی ہے اسی طرح ہمارے ذہن خدا کے لئے پاک اور مخصوص ہیں۔

ذہنی گناہوں کو چھپانا بڑا آسان ہوتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کسی بھائی یا بہن سے ناراض ہوں لیکن یہ ظاہر نہ کر رہے ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کلیسیا کے کسی رُکن پر دل ہار بیٹھے ہوں۔ لیکن آپ کے دل کی کیفیت کا کسی کو کیا علم۔ آپ کے بُرے اور ناپاک خیالات کا بھی کسی کو علم نہیں ہو پاتا۔ لیکن آپ یقینی طور پر اس بات کو اپنے ذہن میں رکھیں کہ خدا سب کچھ جانتا اور دیکھتا ہے۔ کیونکہ وہ دلوں اور گردوں کو جاننے والا خدا ہے۔ اگر آپ اپنے ذہن اور بدن کو محفوظ اور پاک رکھتے ہیں تو آپ نے اپنے بدن کو زندہ اور پاک قربانی کے طور پر خدا کے حضور پیش کر دیا ہے۔ آپ ہر ایک اچھی ہدایت پر عمل پیرا ہوں گے تا کہ آپ کا بدن ناپاک نہ ہو۔

کیسے ممکن ہے کہ ہم اپنے ذہن اور بدن کو اپنے ارد گرد پائی جانے والی چیزوں اور ماحول سے آلودہ نہ ہونے دیں؟ اپنے آپ کو ایسی جگہوں پر جانے سے روکیں جہاں آپ کے خیالات روحانی آلودگی کا شکار ہو سکتے ہیں۔ جہاں پر آزمائش آپ کی سوچوں کا حصہ بن سکتی ہے۔ گندی اور ناپاک تصاویر اور فلمیں دیکھنے سے گریز اور پرہیز کریں اور نہ ہی کسی چیز کو دیکھ کر اُسے اپنے تصورات کا حصہ بنائیں۔ کیونکہ گناہ آلودہ جسم تصوراتی گناہوں میں دلچسپی رکھتا ہے۔ مقدس پولس رسول ہمیں بتاتے ہیں کہ اگر ہم نے اپنے ذہنوں کو دُنیا کے ہم شکل نہیں بنانا تو پھر ہمیں اور بھی زیادہ نظم و ضبط کی ضرورت ہو گی۔ ہمیں اپنی عقل نئی ہو جانے کے سبب سے بدلتے اور نئے بنتے جانا ہے۔

ہمارے ذہن کس طرح تبدیل ہوتے ہیں؟ ہمارے ذہن دو طرح سے نئے بنتے ہیں۔ اوّل۔ اپنی سوچوں، خُودی اور اپنی خواہشوں کے لحاظ سے مر جانے اور روح القدس کی رہنمائی کے تابع ہونے سے ہمارے ذہن نئے بنتے چلے جاتے ہیں۔ روح القدس ہی ہم میں مسیح کی عقل لاتا ہے۔ روح القدس ہمارے ذہنوں کی تجدید کرنے اور ہمیں نیا بنانے کے لئے آیا ہے۔ لازم ہے کہ ہم اپنی زندگیوں میں روح القدس کے کام کے تابع ہو جائیں۔ اُس کی آواز سننا سیکھیں۔ روح القدس کی باطنی رہنمائی کے تعلق سے بھی حساس ہوں۔ جن چیزوں سے پاک روح ہمیں روکے اُن سے باز آ جائیں۔ وہ راستبازی میں ہماری تربیت کرتا ہے۔ وہ بتاتا ہے کہ کون سی چیزیں پاک ہیں اور کون سی ناپاک چیزوں سے ہم نے اجتناب کرنا ہے۔ اپنی عقلوں کے نیا بن جانے سے ہم نے نئے بنتے چلے جانا ہے۔ ایسا تب ہی ہو گا جب روح القدس کا پاک

کرنے والا کام ہماری زندگیوں میں پوری طرح جگہ پائے گا اور ہم اُس کے تابع ہوتے چلے جائیں گے۔

دوئم۔ اپنے ذہنوں کی تجدید اور پاکیزگی کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے ذہنوں کو پاک کلام سے تر او ر معطر کرتے رہیں۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے ذہن پہلے جیسے نہ رہیں، بلکہ مکمل تبدیل ہو جائیں تو پھر ہمیں خدا کے تقاضوں کو سمجھنا ہو گا۔ خدا کے تقاضے عہدِ عتیق اور عہدِ جدید میں بڑے صاف اور واضح طور پر لکھے ہوئے ہیں۔

اگر آپ نے وقت نکال کر اس تفسیر کو پڑھنا شروع کر دیا ہے تو آپ کے ذہن کی تجدیدِ نو ہو جائے گی۔ جب آپ خدا کے کلام کو پڑھنا جاری رکھیں گے ،اس پر ایمان لائیں، خدا کے کلام کے تابع ہو جائیں۔ جب آپ ایسا کریں گے اور اپنی زندگی میں خدا کے کلام کو استعمال کرتے ہوئے اس کی تابعداری میں زندگی بسر کریں گے۔ تو پھر آپ کو کلام کی سچائیوں کا علم ہوتا چلا جائے گا۔ پھر آپ کو علم ہو جائے گا کہ اس دُنیا کی راہیں، طرزِ عمل اور روّیے کس قدر کھوکھلے اور بے معنی ہیں۔ آپ خدا کے کلام کے مقاصد کو نظرِ قدر سے دیکھنا شروع ہو جائیں گے۔ نجات پانے والوں کے لئے خدا کے کلام کا یہی چیلنج ہے کہ وہ اپنے بدنوں اور ذہنوں کو خدا کے حضور پیش کر دیں۔ اپنے ذہنوں اور بدنوں کو خداوند کے ہاتھوں استعمال کرنے کے لئے مخصوص اور پاک رکھیں۔ روح القدس کو موقع دیں کہ وہ آپ کو نیا بنا دے۔ اور آپ کو اپنے مقاصد اور منصوبوں کے تابع زندگی بسر کرنے کی توفیق بخشے۔ اگرچہ ہمارے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں اور ہمارا خدا باپ کے ساتھ رشتہ بحال ہو گیا ہے۔ لیکن ابھی بھی بہت سا کام

ہماری زندگیوں میں ہونا باقی ہے۔ جب ہم اپنے بدن اور ذہن خدا کے تابع کریں گے تو پھر وہ اُن کو نیا بنادے گا۔ اور ہمیں اور زیادہ اپنے قریب لے آئے گا۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ ہم پر خدا کی رحمتوں کے پیشِ نظر ہماری مناسب قربانی کیا ہے؟

☆۔ خدا کے حضور اپنے بدنوں کو قربانی کے طور پر پیش کرنے سے کیا مراد ہے؟ کیا آپ نے کبھی ایسا کیا ہے؟

☆۔ آپ کو کون سے گناہ پر غالب آنے میں مشکل کا سامنا ہے؟ یہ حوالہ آپ کو کس بات کے لئے ابھارتا ہے؟ ☆۔ کیا خداوند یسوع آپ کی عقل کو نیا بناتا چلا جا رہا ہے؟ کیا آپ کبھی کبھی نکمی سوچوں اور خیالوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔ خداوند سے فضل اور توفیق مانگیں تاکہ آپ اس بدن اور روح کا اچھے طریقے سے خیال رکھ سکیں جو اُس نے آپ کو عطا کئے ہیں۔

☆۔ کیا آپ نے مکمل طور پر اپنے بدن اور عقل کو خداوند کے تابع کر دیا ہے؟ اگر ایسا نہیں کیا تو ابھی اپنے بدن اور عقل کو اُس کے مکمل طور پر تابع کر دیں تاکہ وہ اُنہیں اپنے نام اور جلال کے لئے استعمال کر سکے۔

باب 32

ایک بدن — بہت سی نعمتیں

رومیوں 12:3-8

خدا یہودی اور یونانی دونوں کو استعمال کرتا ہے۔ خواہ ہم کسی بھی رنگ و نسل یا تہذیب و ثقافت سے تعلق رکھتے ہیں، ہم سب مسیح ایمان رکھنے والے مسیح کے بدن کا حصہ ہیں۔ اس بات کو واضح کرنے کے بعد، مقدس پولس رسول ایمانداروں کو یہ نصیحت کرتا ہے کہ جیسا ہمیں اپنے آپ کو سمجھنا چاہیئے اس سے زیادہ نہ سمجھیں۔ بلکہ وہ اُنہیں نصیحت کرتا ہے کہ وہ روزِ عدالت کو سامنے رکھتے ہوئے خود کو جانچتے اور پرکھتے رہیں۔ یہاں پر یہ سوچ دی جا رہی ہے کہ وہ اپنی اصلیت کو پہچانیں۔ 3 آیت پر غور کریں کہ ہمیں ایسا اس اُیمان کے اندازہ کے موافق کرنا ہے جو خدا کی طرف سے ہمیں ملا ہے۔ آئیں چند لمحات کے لئے پولس رسول کے اس بیان کا جائزہ لیں۔

پولس رسول یہاں پر یہ کہہ رہے ہیں کہ جیسا ہمیں اپنے آپ کو سمجھنا چاہیئے اس سے زیادہ اپنے آپ کو نہ سمجھیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم سب گنہگار ہیں جنہیں ایک نجات دہندہ کی ضرورت ہے۔ ایسا ہر گز نہیں کہ خدا نے ہمیں اس لئے چن لیا کیونکہ ہم اُس کی توجہ کا مرکز بن گئے۔ حتیٰ کہ پولس رسول نے بھی اپنا آپ کو سب سے بڑا گنہگار سمجھا۔

(1 تیمتھیس 15:1)

خداوند یسوع جو خدا کا کامل بیٹا ہے، بخوشی و رضا اپنے شاگردوں کے پاؤں دھونے کے لئے تیار ہو گیا۔(یوحنا 5:13) یسوع نے اپنے دشمنوں کے لئے اپنی جان قربان کر دی۔

مسیحی زندگی میں بہت سے مسائل محض اس وجہ سے سر اُٹھانے لگتے ہیں کیونکہ ہم اپنے بھائیوں بہنوں پر سبقت لے جانا چاہتے ہیں۔ ضروری ہے کہ جو کچھ مقدس پولس رسول اس حوالہ میں بیان کر رہے ہیں ہم اس نکتہ کو سمجھیں۔ ہم خدا کے نکمے نوکر ہیں جو ہم سے محبت رکھتا ہے اور اس نے اپنے بیٹے کو ہماری خاطر قربان ہونے کے لئے بھیجا۔ اس سچائی کا ہماری زندگی پر ایسا گہرا اثر ہو کہ نہ صرف ہم اپنی قدر و قیمت کو جانیں بلکہ مسیح میں اپنے بھائیوں اور بہنوں کو بھی قدر کی نگاہ سے دیکھنا شروع کر دیں۔

بہت ضروری ہے کہ ہم اپنے آپ کو حد سے زیادہ اہم نہ سمجھیں۔ کسی بھی سوچ اور خیال میں حد سے نہ گزریں۔ کچھ لوگ حد سے زیادہ احساس کمتری کا شکار ہو سکتے ہیں، ایسا کہ انہیں سمجھ ہی نہیں آتا کہ خدا کیونکر اُنہیں استعمال کر سکتا ہے۔ وہ اپنے نکمے پن سے اپنی توجہ اور دھیان نہیں ہٹاتے۔ ایسے لوگ کبھی بھی ایمان سے قدم نہیں بڑھاتے۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ وہ بالکل بے کار اور ناکارہ لوگ ہیں۔ ایسے لوگ نہ تو خدا باپ کی محبت کو قبول کرتے ہیں اور اس کے نتیجہ میں وہ اپنے ارگرد کے لوگوں کے لئے باعث برکت ہوتے یا اُن کے لئے اچھی گواہی چھوڑتے ہیں۔ غور کریں کہ مقدس پولس رسول ہمیں یہ تعلیم دے رہے ہیں کہ ہم ایمان کے اندازہ کے موافق سوچیں جو خدا کی طرف سے ہمیں عطا ہوا ہے۔ پولس رسول ہمیں یہ

بتارہے ہیں کہ ہم سمجھیں کہ خدا نے ہمیں مسیح یسوع کے وسیلہ سے اب کیا سے کیا بنادیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم اپنے بلائے جانے کے مقصد کو بھی پہچانیں۔

آپ کی زندگی پر خدا کی کیسی بلاہٹ ہے؟ خدا نے کون سی روحانی نعمتیں آپ کو عطا کی ہیں؟ اس نے آپ کے دل پر کیا بوجھ رکھا ہوا ہے؟ اس بوجھ کے تعلق سے قدم بڑھانے کے لئے خدا نے آپ کو کس قدر ایمان کی نعمت سے نوازا ہے؟ ہمیں حد سے زیادہ خود کو نہیں سمجھنا چاہئے، نہ ہی خدا کے کلام کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے آپ کو کمتر، نکمے اور بے کار سمجھنا چاہئے۔ لازم ہے کہ ہم اپنے طرزِ فکر میں اعتدال کا روّیہ اپنائیں۔

جھوٹی انکساری اس کردار اور کام کو اپنانے سے انکار کرتی ہے جو خدا نے ہمیں عطا کیا ہے۔ تاہم وہ لوگ جو واقعی عاجز اور فروتن ہوتے ہیں، اپنے آپ کو ویسے ہی دیکھتے اور سمجھتے ہیں جیسے خدا ان کو اپنے بیٹے کے صلیبی کام کے وسیلہ سے دیکھتا ہے۔ یعنی وہ نہ تو احساسِ کمتری اور نہ ہی احساس برتری میں مبتلا کرتے ہیں۔ حقیقی طور پر عاجز اور فروتن لوگ خدا کی بلاہٹ کو اپنی زندگیوں میں قبول کرتے اور کسی چیز کو آڑے نہیں آنے دیتے کہ ان کے قدم آگے بڑھنے سے روک لے۔ وہ بہر صورت تابعداری اور فرمانبرداری کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ ایسے لوگ وہی بنتے ہیں جو خدا انہیں بنانا چاہتا ہے۔ وہ اس ایمان کے اندازہ کے موافق ہی خود کو دیکھتے ہیں جو خدا کی طرف سے اُنہیں ملا ہوتا ہے۔ وہ خود کو ایسے ہی دیکھتے ہیں جیسے خدا اُنہیں دیکھتا ہے۔ وہ سمجھتے اور جانتے ہیں کہ وہ خدا کے مقصد اور منصوبے کے تحت بلائے گئے ہیں، وہ خدا کا چنا ہوا وسیلہ اور خدا کے کام کے لئے تیار اور مسلح کئے گئے ہیں۔ مقدس پولس رسول 4 آیت میں اپنی بات اس یاددہانی کے ساتھ جاری رکھتے ہیں۔ کہ جس طرح ایک بدن میں بہت سے اعضا

ہوتے ہیں، اسی طرح سے کلیسیا میں بھی مختلف صلاحیتوں اور اہلیت کے لوگ ہوتے ہیں۔ کلیسیا کا ہر رُکن خدا کے مقصد کے لئے منفرد اور بڑی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ جس طرح جسم کے مختلف حصوں کا اپنا اپنا کردار اور کام ہوتا ہے اسی طرح کلیسیا کے مختلف اراکین کی بھی اپنی اہمیت اور کام ہوتا ہے۔ کلیسیا میں ہم سب کا کردار ایک دوسرے سے مختلف ہوتا ہے۔ خدا نے ہمیں مختلف اور طرح طرح کی نعمتوں اور صلاحیتوں سے نوازا ہوتا ہے۔

ہماری نعمتوں اور صلاحیتوں کے تعلق سے یہ بات بڑی اہم ہے کہ ہم ایک ہم آہنگی اور یگانگت میں کام کریں۔ خدا کے مقصد اور منصوبوں کی تکمیل کے لئے یہ انتہائی اہم چیز ہے۔ پاؤں بدن کا حصہ ہے اور اس کا کام بدن کو چلنے میں مدد دینا ہے۔ پاؤں بدن کا حصہ ہے، اپنے طور پر اس کا کوئی کام اور اختیار نہیں ہے۔ تصور کریں کہ اگر ایک پاؤں اپنی مرضی سے بدن سے الگ ہو کر کسی جگہ جانے کا چناؤ کرے۔ اس کا کیا نتیجہ نکلے گا؟ ایسا سوچنا یا تصور کرنا بھی مذاق سے کم نہیں ہوگا۔ لیکن اکثر کلیسیائی اراکین مختلف سمتوں میں چلنے اور آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس سے کلیسیا میں اَبتری اور بدنظمی کے سوا کچھ پیدا نہیں ہوتا۔

ہمیں اس حقیقت کو پہچاننا ہوگا کہ خدا نے ہمارے ذمہ ایک خاص کام لگایا ہے۔ ہم میں سے ہر ایک مسیح کے بدن میں مختلف ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اپنا کردار ادا کر سکتا ہے۔ ہماری نعمتیں اور صلاحتیں پورے بدن (کلیسیا) کی فلاح اور ترقی کے لئے استعمال ہونی چاہئے نہ کہ اپنے مفاد اور مقاصد کے لئے۔ جو کچھ بھی ہمارے پاس نعمت یا صلاحیت ہے اصل میں خدا کی طرف سے ملی ہے اور خدا ہی کی ملکیت ہے، اس لئے پورے بدن کی ترقی اور بہتری کے لئے استعمال ہونا چاہئے۔ 6 آیت میں پولس رسول ہمیں یاد کراتے ہیں کہ خدا ہمیں خاص نعمتیں

اور صلاحتیں دے کر خدمت کرنے کے لئے بلاتا ہے۔ خدا چاہتا ہے کہ جو ایمان ہمیں خدا کی طرف سے ملا ہے، اس کے اندازہ کے موافق ہی ہم خدمت کریں۔ مثال کے طور پر، اگر کسی شخص کے پاس نبوت کی نعمت ہے، تو وہ شخص سونپے گئے ایمان کے اندازہ کے موافق اس نعمت کو استعمال کرے۔ خدا آپ کو کیا کرنے کے لئے بلا رہا ہے؟ کیا آپ اُس پر توکل اور بھروسہ کر سکتے ہیں کہ جس کام کے لئے اُس نے آپ کو بلایا ہے وہ آپ کے وسیلہ سے سرانجام دے گا؟ کیا آپ ایمان سے قدم بڑھانے اور اُس پر توکل اور بھروسہ کرنے کے لئے تیار ہیں کہ جس مقصد کے لئے خدا نے آپ کو بلایا ہے اس کے لئے وہ آپ کو تیار اور مسلح کرے گا اور اس مقصد کے لئے آپ کی ہر ایک ضرورت کو بھی پورا کرے گا؟ مقدس پولس رسول 6 آیت میں ایک مثال استعمال کرتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ خدا اپنے خادم کے دل پر ایک خاص پیغام رکھے لیکن وہ پیغام اس وقت تک اس مقصد کی تکمیل نہیں کر پائے گا جب تک وہ خادم ایمان سے قدم بڑھا کر دلیری سے اس پیغام کو سنا نہیں دیتا۔

یہی اصول نعمتوں کے تعلق سے بھی ہے۔ اگر خدا نے بدن (کلیسیا) میں خدمت کرنے کے لئے ایک خاص بوجھ آپ کے دل پر رکھا ہے، تو وفاداری کا مظاہرہ کریں۔ کسی طرح کی بے دلی اور دوسروں کی باتوں کو رکاوٹ نہ بننے دیں کہ وہ آپ کو خدا کے کام کی تکمیل سے روک دیں۔ جو کچھ خدا نے آپ کے دل پر رکھا ہے، رکاوٹوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اُسے سرانجام دیں۔ اگر خدا نے آپ کو یہ توفیق بخشی ہے کہ آپ دوسروں کی ہمت بندھانے والے ہوں تو پھر اس کی رہنمائی میں چلتے ہوئے لوگوں کے لئے باعثِ برکت ہوں۔ ثابت قدم رہیں اور اُس پر توکل اور بھروسہ کرتے ہوئے ایمان سے آگے بڑھیں۔ اگر آپ کو تعلیم دینے کی

نعمت ملی ہے تو جس طرح سے خدا آپ کے ذہن کو کھولے ، آپ مطالعہ کریں، محنت اور جانفشانی سے کام لیتے ہوئے بھرپور تیاری کریں اور دوسروں کو تعلیم دیں۔ اگر خدا چاہتا ہے کہ آپ دینے والے بنیں۔ خدا پر توکل کریں کہ وہ آپ کو کثرت سے فراہم کرے اور آپ فیاض دلی سے مسیح کے بدن کی تعمیر اور ترقی کے لئے دے سکیں۔ اگر آپ ایک قائد ہیں، جانفشانی سے اپنی ذمہ داریاں نبھائیں۔ جس رہنمائی اور حکمت کی آپ کو ضرورت ہے، خدا پر توکل کرتے ہوئے دُعا کریں وہ آپ کو ضرور حکمت اور رہنمائی سے معمور کرے گا۔ اگر آپ کے پاس رحم اور ترس کرنے کی نعمت ہے، خوشدلی سے لوگوں پر رحم کریں۔ جب آپ کو لوگوں کی ضروریات کا علم ہو تو خوشدلی سے آگے بڑھیں اور اُن کی ضروریات کو پورا کریں۔ جس خدمت کے لئے خدا نے آپ کو نعمت دی ہے اور آپ کو مسلح کیا ہے اس کے لئے وفادار ہو جائیں۔ خدا کی رہنمائی کے لئے توکل اور بھروسہ کریں پھر دیکھیں کہ خدا کیسے کام کرتا اور آپ کو استعمال کرتا ہے۔

اس حصہ میں ، مقدس پولس رسول ہمیں بتاتے ہیں کہ ہم نہ تو کم اور نہ ہی اپنے آپ کو ضرورت سے زیادہ سمجھیں۔ جو نعمتیں اور توڑے خدا نے ہمیں دیئے ہیں اُن پر مطمئن رہیں۔ اگر آپ باصلاحیت مناد نہیں اور آپ کے پاس منادی کرنے کی نعمت نہیں ہے، اس کے لئے فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اپنی خدمت کو پہچانیں اور اسی خدمت کو دل سے کریں۔ کبھی بھی یہ خیال نہ کریں کہ آپ کے پاس تو رحم کرنے کی خدمت ہے، اس لئے آپ ایک مناد سے کم تر خادم ہیں۔ اسی نعمت کو خوشی سے قبول کریں کیونکہ خدا نے اسی کام کے لئے آپ کو بلایا ہے اور خدا چاہتا ہے آپ اعلیٰ طریقہ سے اس خدمت کو سرانجام دیں۔

چند غور طلب باتیں

☆۔جس قدر ہمیں خود کو سمجھنا چاہئے اس سے بڑھ کر نہ سمجھیں،اس کا کیا معنی ہے ؟

☆۔کیا آپ نے خود کو کبھی اس بات کا یقین کرتے ہوئے محسوس کیا ہے کہ خدا آپ کو استعمال نہ کر سکا؟اس قسم کے روّیے کے بارے میں خدا ہمیں کیا تعلیم دیتا ہے ؟

☆۔خدا نے کس طرح کی روحانی نعمت آپ کو عطا کی ہے ؟ آپ اس کا کیسا استعمال کر رہے ہیں ؟ ☆۔کیا آپ اسے اپنے مقاصد اور مفاد کے لئے تو استعمال نہیں کر رہے ؟ ہم نعمتوں کے مقاصد کے تعلق سے اس حوالہ میں کیا سیکھتے ہیں ؟ یہ سب نعمتیں کس کی ملکیت ہیں ؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔آپ کو عطا کی گئی نعمتوں کے تعلق سے اپنے ایمان کی بڑھوتی اور ترقی کے لئے دُعا کریں۔ ☆۔خدا کی عطا کردہ نعمتوں کے منفرد اور نئے انداز سے استعمال کئے جانے کے بارے میں دُعا کریں۔ ☆۔خداوند کی شکر گزاری کریں کہ وہ ہمیں اپنی بادشاہی کے لئے استعمال کرتا ہے۔ ☆۔خداوند سے کہیں کہ وہ آپ کے ایمان کو بڑھائے تا کہ آپ خداوند اور اُس کے بدن کے لئے اور بھی زیادہ مفید ثابت ہو سکیں۔

باب 33

بدن کے ساتھ ہم آہنگ رہیں

رومیوں 12:9-21

پچھلے باب میں مقدس پولس رسول نے ہمیں یاد کرایا کہ ہم سب مسیح کا بدن ہیں۔اس لئے نعمتیں اور خدمتیں کلیسیا کی تعمیر و ترقی کے لئے استعمال ہونی چاہئے۔اب ہم اپنے نہیں رہے بلکہ مسیح نے ہمیں قیمت دے کر خرید لیا ہے۔اب ہم مسیح میں اپنے بھائیوں اور بہنوں کے ایک بہت بڑے گھرانے کا حصہ بن گئے ہیں۔جیسا کہ ایک خاندان میں مشکلات اور مسائل سر اُٹھاتے رہتے ہیں، کیونکہ ہم ایک دوسرے سے بالکل مختلف طرزِ فکر، طرزِ عمل اور روّیوں کے مالک ہوتے ہیں۔ہماری پسند اور ناپسند ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے۔اسی طرح ہم مسیح کے بدن میں بھی ایک دوسرے سے مختلف نعمتوں، صلاحیتوں کے ساتھ ذمہ داریاں نبھانے کے لئے آتے ہیں۔ہماری شخصیات، بلاوے، بوجھ اور خدمت ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہوتی ہے۔جب یہ ساری خدمتیں، نعمتیں اور بلاوے باہم ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں تو خدا کی بادشاہی کے لئے بڑے اہم اور عظیم کام سرانجام پاتے ہیں۔اصل حقیقت تو یہ ہے کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کرتے ہوئے اکثر

مسائل کا شکار ہو جاتے ہیں۔ پولس رسول نے اس حقیقت کو پہچان لیا اور مسیح کے بدن میں ہم آہنگی کے ساتھ کام کرنے میں درپیش مسائل کی ایک فہرست پیش کی ہے۔

مقدس پولس رسول کے سامنے ایک بڑا چیلنج یہی ہے کہ ایک دوسرے کے لئے ہماری محبت بے ریا ہو۔(9آیت) ہمارے باطن کی سوچ اور ہمارے ظاہری کاموں میں آسمان اور زمین کا فرق ہوتا ہے۔ ممکن ہے کہ ہم ظاہر کریں کہ ہم بہن بھائیوں کی طرح مل جل کر کام کر رہے ہیں لیکن ہمارے باطن میں ایک دوسرے کے لئے تلخی، کڑواہٹ اور غصہ بھرا ہوا ہو۔ مقدس پولس رسول ہمیں چیلنج کرتے ہیں کہ ہم اپنے دلوں کو ٹٹولیں اور اس بات کی یقین دہانی کریں کہ آیا ایک دوسرے کے لئے ہماری محبت مخلص اور بے ریا ہے۔ ہم پوری دُنیا میں ایسی کلیسیائیں دیکھتے ہیں جہاں پر ظاہری طور پر سب کچھ درست ہی نظر آرہا ہوتا ہے۔ ایسی کلیسیائیں بہت سے پروگرامز اور کئی ایک سرگرمیوں سے بھری ہوئی ہیں اور یوں لگ رہا ہوتا ہے کہ لوگ بڑی محبت اور یگانگت سے رہتے ہیں۔ جب عبادت کا دن گزر جاتا ہے تو پھر لوگ پاسبان کے خلاف بڑبڑانا شروع کر دیتے ہیں۔ وہ اس کے ساتھ ساتھ کئی دوسرے لوگوں کو بھی تنقید کا نشانہ بناتے ہیں۔ ان کے دلوں میں دوسروں کے لئے محبت بے ریا اور خالص نہیں ہوتی۔ پولس رسول ہمیں نصیحت کرتا ہے کہ ہم ظاہر و باطن سے ایک جیسے روّیوں کا مظاہرہ کریں۔ ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہیئے کہ "منہ میں رام رام اور بغل میں چُھری۔" کیونکہ باتوں سے محبت ظاہر کرنا اور دل میں نفرت رکھنا بہت آسان ہوتا ہے۔ ہم کسی شخص پر مہربانی بھی کر دیتے ہیں تو بھی ہمیں ان لوگوں کو ابھی تک دل سے معاف کرنے کی ضرورت ہوتی

ہے۔ مقدس پولس رسول ہمیں چیلنج دیتا ہے کہ ہم خالص دل سے ایک دوسرے کو محبت کریں اور ہمارے دلوں میں بڑی دیانتداری اور دوسروں کے لئے بڑی صفائی ہونی چاہیئے۔

بے ریا محبت اور پولس رسول کے بیان کردہ چیلنج میں ایک تعلق پایا جاتا ہے۔ (9آیت) وہ ہمیں نصیحت کرتے ہیں کہ ہم بدی سے نفرت رکھیں۔ اگر ہم ایک دوسرے سے سچی محبت رکھتے ہوں تو ہم کبھی بھی ایک دوسرے کی غیر موجودگی میں دوسروں پر تنقید نہ کریں۔ جیسا ہم کسی کے سامنے اپنی محبت ظاہر کرتے ہیں۔ اُن کی غیر موجودگی میں بھی اُن کے لئے اچھے خیالات اور جذبات کا اظہار کریں۔ اگر محبت سچی اور خالص ہو تو پھر تنقید، بددیانتی اور ہر طرح کی بدی اور بدکاری کافور ہو جائے گی۔ بلکہ ہم اچھی اور نیک باتوں میں مصروف رہنا سیکھیں گے۔ ہم ایک دوسرے کے لئے باعث برکت ہوں گے اور اپنی خالص محبت کے باعث ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی کریں گے۔ ہم بدی سے نفرت اور ایک دوسرے کی بہتری چاہیں گے۔

مخلص محبت ایک دوسرے کی تعمیر و ترقی کا باعث ہوتی ہے۔ ہم اپنے ساتھی دوستوں، رُفقا کار اور کلیسیائی اراکین کو اپنے خونی رشتوں جتنی اہمیت دیتے ہیں۔ ہم مشکل اوقات میں بھی اُن کے ساتھ کھڑے رہتے ہیں۔ ہم گویا انہیں اپنے حقیقی بھائی اور بہن جانتے ہوئے اُن کی رفاقت اور قربت میں رہتے اور اُن کی بہتری اور بھلائی کے خواہاں ہوتے ہیں۔ جب اُنہیں کوئی دُکھ اور تکلیف پہنچتا ہے تو ہم اُن کا درد محسوس کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔ جب وہ کسی مشکل اور کشمکش والی صورتحال سے دوچار ہوتے ہیں ہم ان کے لئے باعثِ برکت ہوتے ہیں اور کبھی بھی اُنہیں تنہا چھوڑ کر الگ نہیں ہو جاتے۔ مقدس پولس رسول 10 آیت میں مزید بیان

کرتے ہیں کہ ہم ایک دوسرے کو اپنے سے بہتر خیال کریں۔ کسی کو عزت دینے کا مطلب کسی کو ایک اچھا مقام دینا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ واقعی دل سے کسی کی قدر کر رہے ہیں۔ بالفاظ دیگر، پولس رسول انہیں یہ تعلیم دے رہا تھا کہ وہ ایک دوسرے کی قدر اور عزت اپنے سے بھی زیادہ کریں۔ اُنہیں اپنے بھائیوں اور بہنوں کی ضروریات کو اپنی ضروریات سے بھی زیادہ مقدم جاننا اور پہلے اُنہیں پورا کرنا تھا۔ ہمیں خداوند یسوع کی زندگی میں یہی مثال اور نمونہ دیکھنے کو ملتا ہے، جب اس نے اپنے شاگردوں کے پاؤں دھوئے اور اپنی جان ان کے لئے قربان کر دی۔ مقدس پولس رسول 11 ویں آیت میں روم کے ایمانداروں کو اُبھارتے ہیں کہ خداوند کی خدمت کے لئے اُن کے جذبے کبھی ٹھنڈے نہ پڑ جائیں۔ جب مشکلات، مسائل اور چیلنجز کا سامنا ہوتا ہے تو پھر یہ کس قدر آسان ہوتا ہے کہ ہم ایک دم سے دبک کر بیٹھ جائیں۔ جب ہم خدا کی بادشاہی کو وسعت دینے اور ایک دوسرے کی خدمت کرنے کے لئے کوشاں اور سرگرم ہوں گے تو پھر کئی طرح کے مسائل اور مشکلات بھی آنا شروع ہو جائیں۔ ہر کوئی تو ہمیں قبول نہیں کرے گا۔ بعض اوقات ہمیں تنقید اور رد کئے جانے کے دکھ سے بھی گزرنا پڑے گا۔ مقدس پولس رسول ہمیں تیار کرتے ہیں کہ ان مشکلات اور دُکھوں کی صورت میں ہم اپنی اُمید کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں اور خداوند میں شادمان ہوں۔ بالفاظ دیگر ہمیں خدا کے عظیم وعدوں پر اپنا گھیان دھیان لگانا ہے۔ تند و تیز طوفانوں اور آزمائشوں میں، ہمیں اپنے آپ کو یاد کرانا ہے کہ خدا نے اپنی حضوری میں ہمیں فتح سے ہمکنار کرنے کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ ہم ہمیشہ اُس کی حضوری میں فاتح اور غالب رہیں گے۔ جب ہم وفاداری سے خدمت کرتے رہیں گے تو خدا ہمیں اس کا اجر بھی دے گا۔ ہم ہمیشہ اس کے ساتھ رہیں گے۔ ایسے وعدے ہمیں خوشی سے معمور اور پُر اُمید رکھیں گے۔ کبھی بھی موجودہ مشکلات اور دُکھوں کی

وجہ سے اپنی اُمید، جوش اور شادمانی کو ماند نہ پڑنے دیں۔ دکھوں، مسائل اور مشکلات میں مسیح اور اُس کے مقصد عظیم کو نگاہ میں رکھیں۔

مقدس پولس رسول نے روم کے ایمانداروں کی ہمت بندھائی کہ وہ اپنی آزمائش کے وقت میں صبر و تحمل سے کام لیں۔ صبر و تحمل سے کام لینے کا مطلب ہے کہ دُکھوں اور آزمائشوں کے بوجھ تلے پر امید رہنا۔ مقدس پولس رسول اُنہیں ہمت نہ ہارنے اور آگے بڑھتے رہنے کے لئے ابھارتا ہے۔ وہ انہیں نصیحت کر رہا ہے کہ وہ دُعا میں خدا کے پاس اپنے ہر ایک مسئلہ کو لے کر آئیں۔ (12 آیت) انہیں دعا میں ہی خداوند کی طرف سے رہنمائی اور توانائی ملنی تھی۔ آزمائش اور دُکھ کی گھڑی میں دُعا کرنے سے ہم خدا کی برکات اور تسلی اور اطمینان کے خزانوں کو اپنے لئے کھول لیتے ہیں۔ 13 ویں آیت میں مقدس پولس رسول روم کی کلیسیا کو یاد کراتا ہے کہ اُنہیں محتاجوں کو یاد رکھنا اور مہمان نوازی کی خدمت کو بھی جاری رکھنا ہے۔ ہمیں اعمال کی کتاب میں اس کی زبردست مثال دیکھنے کو ملتی ہے۔) مسیحی لوگ اپنی جائیدادیں بیچ کر ایک دوسرے کے لئے دے دیتے تھے۔ (اعمال 2 باب 42-47)

چونکہ وہ اپنے آپ کو ایک ہی گھرانے کے افراد سمجھتے تھے اس لئے وہ ایک دوسرے کی مدد اور معاونت کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑتے تھے۔ کوئی ایک دُکھ یا محتاجی کی حالت میں ہوتا تھا تو دوسرے اُس کی ضرورت اور دُکھ کو محسوس کرتے تھے۔ ہر وقت اُن کے پاس سب کچھ افراط سے نہیں ہوتا تھا لیکن جو بھی تھوڑا یا بہت ہوتا تھا وہ مل جل کر آپس میں بانٹ لیتے تھے۔ پولس رسول ہمیں نصیحت کر رہے ہیں کہ ہم نے ضرورت کے وقت ایک دوسرے کے ساتھ

کھڑے ہونا اور اپنے بھائیوں اور بہنوں کی بوقت ضرورت مدد کرنی ہے۔ اُن کی مہمان نوازی اور خاطر داری کرنی ہے۔

مسیح کی خدمت ہمیشہ ہی آسان کام نہیں ہوتا۔ ایسے وقت بھی آتے ہیں جب ہمیں ستایا، ڈرایا اور دھمکایا اور رد کر دیا جاتا ہے۔ پولس رسول یہ کہہ رہا ہے کہ جو تمہیں ستاتے ہیں اُن کے لئے برکت چاہو۔ اپنے ستانے والوں کے خلاف بولنا بہت آسان ہوتا ہے کیونکہ یہ ایک فطری عمل ہے۔ مقدس پولس رسول ہمیں ابھارتا ہے کہ ہم ان آزمائشوں پر غالب آئیں۔ اور ستانے والوں کے خلاف بُڑبڑانے اور کچھ بھی کہنے کی بجائیں اُنہیں دل سے دُعا ہی دیں۔

جب ہم مخلص دل سے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں تو ایک دوسرے کی رفاقت میں خوش ہوتے ہیں۔ جب خدا کسی بھائی یا بہن کو برکت دیتا ہے تو ہم حسد نہیں کرتے بلکہ دل سے ان کی خوشی میں شامل ہوتے اور خدا کی شکر گزاری کرتے ہیں۔ پولس رسول یہی سمجھا رہے ہیں کہ ہم اپنے تکبر اور حسد کو ایک طرف رکھتے ہوئے اپنے بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ اس وقت خوشی منائیں جب خدا اُنہیں طرح طرح کی برکات سے نوازے۔

غور کریں کہ مقدس پولس رسول یہ نصیحت بھی کرتا ہے کہ ہم رونے والوں کے ساتھ روئیں، 15 آیت

کیا کبھی ایسا ہوا کہ آپ نے اس وقت خوشی منائی جب آپ کو دُکھ دینے اور ستانے والے خود بھی کسی آزمائش اور مشکل میں پھنسے؟ دل ہی دل میں ایسی صورتحال پر خوش ہونا کس قدر آسان ہوتا ہے کیونکہ ہم اپنے دل میں یہ کہہ رہے ہوتے ہیں کہ اچھا ہوا۔ وہ اسی لائق تھے۔

اُنہوں نے جو بویا، وہی کاٹا۔ کبھی بھی ایسا نہ ہو کہ ہم کسی بھائی، بہن یا دشمن کو بھی دُکھ اور تکلیف میں یا کسی مصیبت میں مبتلا دیکھ کر خوش ہوں۔ ہمیں اُن کا دُکھ محسوس کرتے ہوئے، ان کے لئے دعا کرنی چاہیئے۔

مسیح کے بدن میں، کسی رتبے اور مقام کی بنا پر کسی قسم کی کوئی تفرقے بازی نہیں ہونی چاہیئے۔ ہمیشہ ایسے ایمانداروں کے ساتھ بھی میل جول اور رفاقت رکھیں جو معاشرے میں کوئی حیثیت اور مقام نہیں رکھتے۔ کیونکہ باوجود اپنی ادنیٰ حالت کے وہ بھی مسیح کے بدن کا حصہ ہیں۔ خدا ایسے لوگوں کو بھی ایک مقصد کے تحت کلیسیا میں رکھتا ہے۔ اُن کا بھی خدا کی بادشاہی اور کلیسیائی تعمیر و ترقی میں ایک کردار ہوتا ہے۔ ہمیں سیکھنا ہے کہ کس طرح ہم نے ہم آہنگی سے مل جل کر کام کرنا ہے۔ اور اُن نعمتوں اور صلاحیتوں کو بُروئے کار لانا ہے جو خدا نے ہمیں عطا کی ہوئی ہیں۔ ہر ایک ایماندار کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جانا چاہیئے۔ اگر ایسا نہیں کریں گے تو پوری کلیسیا میں مسائل پیدا ہوں گے۔ مسیح کے بدن میں بھی ہر دفعہ ہماری پذیرائی نہیں ہوگی۔ ایسے وقت ہوں گے جب لوگ جسم میں زندگی گزارتے ہوئے جسمانی فطرت کے سبب سے جھوٹی باتیں کریں گے اور کئی ایک ایسی باتیں کریں جو ہمارے لئے دُکھ کا باعث ہوں گی۔ پولس رسول ہمیں بتاتے ہیں کہ ہم نے بدی کے عوض بدی نہیں کرنی۔ اس کی بجائے، ہمیں سب کی نظر میں اچھا اور واجب ہے وہی کریں۔ بالفاظ دیگر، ہمیں بدی کے عوض نیکی ہی کرنی ہے۔ جب کوئی شخص آپ کو دُکھ دے، تو جو اچھا اور مناسب سلوک ہے آپ اس کے ساتھ کریں۔ اپنے ستانے والوں کے ساتھ مسیح کی محبت سے پیش آئیں۔ ایسے لوگوں کو معاف کریں جو آپ کو دُکھ دینا چاہتے ہیں اور ہر وقت آپ کے لئے بُرا سوچتے ہیں۔

ہمیں یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ کلیسیا میں ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کے ساتھ بالکل بھی گزارا نہیں ہو پاتا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ہمیں دُکھ نہ دیں لیکن ہمارے لئے بڑی مایوسی کا باعث ہوں گے۔ ایسے لوگ بعض اوقات، روح میں نہیں چل رہے ہوتے۔ بعض اوقات وہ اپنی راہوں اور گناہ آلودہ روّیوں کو تبدیل کرنا نہیں چاہتے۔ بعض اوقات اختلاف رائے اور اُن کی سخت دلی کے سبب سے صلح اور میل ملاپ بہت مشکل لگتا ہے۔ مقدس پولس رسول ہمیں بتاتے ہیں کہ جہاں تک ممکن ہو، ہر کسی کے ساتھ میل ملاپ رکھنے کی کوشش اور جدجہد کریں۔ غور کریں رسول ہمیں بتاتے ہیں کہ " جہاں تک ممکن ہو "(18آیت) پولس رسول بعض اوقات باہمی تعلقات میں درپیش آنے والی مشکلات اور چیلنجز سے واقف ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ہر وقت ہی صلح جوئی کے لئے ہماری کاوشیں کامیاب نہ ہوں۔ تاہم ہمیں اس سلسلہ میں ہمت نہیں ہارنی چاہیئے۔

پولس رسول ہمیں انتباہ کرتا ہے(19آیت) کہ ہم کبھی بھی انتقام نہ لیں۔ اس کی بجائے، ہم ایک دوسرے سے محبت رکھیں اور ایک دوسرے کے لئے باعث برکت ہوں۔ اور انصاف کے لئے خدا کی طرف رجوع لائیں۔ اپنا معاملہ خدا پر ہی چھوڑ دیں اور بدلہ لینے سے گریز اور پرہیز کریں۔ جیسا مناسب ہوگا خدا آپ کا انصاف کرے گا۔ ہو سکتا ہے کہ ہم فوری طور پر انصاف کی توقع کریں۔ ہو سکتا ہے کہ ہم فوری طور پر اس بات کی توقع کر رہے ہوں کہ جیسا لوگوں نے ہمارے ساتھ کیا ہے اُن کے ساتھ بھی ویسا ہی ہو جائے۔ پولس رسول ہمیں بتاتے ہیں کہ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم دوسروں کے لئے برکت چاہیں۔ خدا ہی ہمارے معاملہ کی

تائید کرے گا۔ اگر ہمارا دشمن بھوکا ہو تو ہم اُس کو کھانا کھلائیں۔ اگر وہ پیاسا ہو تو اُسے پانی پلائیں۔ ہماری ذمہ داری ہے کہ محبت کریں۔ ہم بدلہ نہ لیں۔

20 ویں آیت میں پولس رسول ہمیں بتاتا ہے کہ ایسا کرنے سے ہم اپنے دشمن پر دہکتے ہوئے کوئلوں کا انبار لگائیں گے۔ بعض لوگ اس کی تفسیر یوں کرتے ہیں کہ اگر ہم محبت کریں، معاف کریں اور بدلہ نہ لیں تو ہم اپنے دشمن کو شرمندہ کریں گے جس نے ہمارے ساتھ بد سلوکی کی ہے۔ یہ بات پولس رسول کی اس بات کا حصہ ہو سکتی ہے جس کا وہ یہاں پر بیان کر رہے ہیں۔ یاد رکھیں کہ بائبل کے زمانے میں، جب گھر میں آگ بجھ جاتی تھی تو پھر ہمسائے کے گھر سے انگارے لاکر آگ کو دوبارہ جلایا جاتا تھا۔ آئیں اس بات کو اس طرح سے دیکھیں کہ آپ کا ہمسایہ بڑا بدید ہے اور وہ انگارے لینے کے لئے آپ کے گھر کی دہلیز پر آگیا ہے۔ بہت آسان ہو گا کہ آپ اسے خالی ہاتھ لوٹا دیں کیونکہ اس نے کبھی آپ کی زندگی اجیرن بنادی تھی۔ مقدس پولس رسول بتاتے ہیں کہ اُسے خالی ہاتھ لوٹانے کی بجائے، ہمیں اس کے سر پر کوئلوں کا انبار لگادینا چاہئے۔ بائبل کے زمانے میں بھاری چیزیں سر پر اُٹھائی جاتی تھیں۔ پولس رسول دشمن کے سر پر کوئلوں کا انبار لگانے کی بات کو ایک برکت کی علامت کے طور پر استعمال کر رہا ہے۔ اسے ایک کوئلہ نہ دیں۔ بلکہ اسے کثرت سے اتنے کوئلے دیں جتنے کہ وہ اُٹھا سکتا ہے۔ جس سے اس کے لئے آپ کے دل میں موجود محبت اور اور ہمدردی ظاہر ہو گی۔ مقدس پولس رسول دشمن کے سر پر کوئلوں کا انبار لگانے کے بیان کو یاد کراتے ہوئے روم کی کلیسیا کو تعلیم دیتا ہے کہ وہ نیکی کے ذریعہ بدی پر غالب آئیں۔ بالفاظ دیگر، ایسا ہرگز نہ ہو کہ دشمن کے رویوں سے آپ کا اچھا طرز عمل تبدیل نہ ہو کہ آپ نیکی کے بدلے بدی کرنے پر

اُتر آئیں۔ آپ بدی کے عوض نیکی ہی کریں۔ جب وہ آپ کے حق میں بُری باتیں کریں آپ اُن کے تعلق سے اچھی ہی باتیں کریں۔

دوسروں کے ساتھ مل جل کر رہنا ہمیشہ آسان نہیں ہوتا۔ مقدس پولس رسول مسیح کے بدن میں رہنے کے لئے ہمیں بنیادی اصول وضوابط فراہم کرتے ہیں۔ چیلنج یہ ہے کہ ہم کس طرح اُن اصول وضوابط پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ کیا آپ کا مسیح کے بدن میں کسی مشکل شخص کے ساتھ پالا پڑا ہے؟ آپ کا ردِ عمل کیسا تھا؟

☆۔ ایک دوسرے کو قدر کی نگاہ سے دیکھنے کے تعلق سے پولس رسول ہمیں کیا تعلیم دیتے ہیں؟ کیا کچھ ایسے لوگ آپ کی کلیسیا میں موجود ہیں جنہیں قدر واہمیت دینا آپ کو بہت مشکل لگتا ہے؟

☆۔ ہمیں ایک دوسرے کی ضرورت ہے، اس تعلق سے ہم اس باب میں کیا سیکھتے ہیں؟

☆۔ دُکھ اور مصائب ڈھانے والوں کے لئے اظہار محبت کرنے کے لئے ہمیں کہاں سے تقویت ملتی ہے؟

☆۔ کیا آپ کے ارد گرد کوئی بھائی یا بہن محتاج ہے، آپ اُن کی مدد کے لئے کیا کر سکتے ہیں؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔ہمیں مسیح کے بدن میں کیسا طرزِ زندگی اور طرزِ عمل اختیار کرنا چاہئے، جو کچھ پولس رسول ہمیں بتا رہا ہے اس کا جائزہ لینے کے لئے کچھ وقت غور وخوص کریں۔اس حوالہ سے اپنی زندگی کے کمزور حصوں کو دیکھنے کے لئے خدا سے فضل اور توفیق مانگیں۔

☆۔ مسیح کے بدن کی ضروریات کو دیکھنے کے لئے خدا سے کہیں کہ وہ آپ کی آنکھیں کھول دے۔

☆۔تاکہ آپ بخوشی ورضا اُن تک پہنچ کر اُن کی مدد اور معاونت کر سکیں۔

☆۔کیا آپ کے ارد گرد یا کلیسیا میں کچھ ایسے لوگ ہیں جنہوں نے آپ کے حالات و واقعات مشکل بنا دئے ہیں؟ ایسے لوگوں کے لئے خدا سے برکت چاہیں۔خداوند سے کہیں کہ وہ آپ کو بتائے کہ آپ اُن کی کس طرح مدد اور حوصلہ افزائی کر سکتے ہیں۔

باب 34

اختیار والوں کے تابع رہنا

رومیوں 13:1-7

خط کے اس حصہ میں پولس رسول اپنی توجہ مسیح کے بدن پر سے حکومت اور اختیار والوں پر مرکوز کرتے ہیں۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیئے کہ ایک وقت تھا، جب کلیسیا کو اپنے ایمان کے اظہار کے لئے حکومت کی طرف سے بالکل اجازت نہیں تھی۔ رومی سلطنت میں مسیحیوں کو ایذاہ رسانیوں کا سامنا تھا۔ روم کے اربابِ اختیار ظالمانہ روّیہ اختیار کئے ہوئے تھے۔ ایسی صورتحال میں ایمانداروں کے لئے حکومت کے تابع ہونا انتہائی مشکل کام تھا۔

مقدس پولس رسول اپنے قارئین کو یہ بات یاد کرانے سے آغاز کرتا ہے کہ ہر ایک ایماندار کا فرض بنتا ہے کہ وہ حکومتی ارباب اختیار کے تابع ہو۔ وہ اس کی وجہ یہ بتاتے ہیں کہ کوئی بھی حکومت جو موجود ہے اسے خدا نے آپ پر مقرر اور قائم کیا ہے۔ بعضوں کے لئے یہ سمجھنا مشکل تھا۔ دراصل، خدا ہی کے حکم اور اجازت سے انتظام کو بہتر بنانے کے لئے اختیار والے مقرر کئے گئے ہیں۔ خدا بڑی آسانی سے کسی بھی اربابِ اختیار کو بے اختیار کر سکتا ہے۔ کیونکہ وہ حاکموں کا حاکم ہے۔ بنی اسرائیل کے درمیان بھی اکثر اوقات ایسا ہوتا رہتا تھا۔ جب اختیار والے خدا کو رد کرتے تھے اور اُس کے آئین و فرمان اُن کی نگاہ میں نہیں رہتے تھے تو خدا

روحانی اور سیاسی رہنماؤں کو معزول کر دیتا تھا۔ یہ حقیقت کہ خدا نے کلیسیائے روم کو دکھ دینے والوں اور اُن پر ظلم و ستم ڈھانے والوں کو معزول کیا کیونکہ وہ اُن کے لئے ایک مقصد رکھتا تھا۔ یہ حقیقت کہ خدا نے ان کو بالکل ترک نہیں کر دیا تھا، ایک اشارہ ہے کہ خدا اب بھی اُن کے لئے ایک مقصد رکھتا تھا۔

ایک اور سچائی جسے ہم کو سمجھنے کی ضرورت ہے وہ یہ کہ خواہ یہ اختیار والے کس قدر بھی ظالم اور برے کیوں نہ ہوں۔ اس زمین پر خدا انہیں اپنے مقصد کی انجام دہی اور تکمیل کے لئے استعمال کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ ہم عہد عتیق کے بہت سے بادشاہوں کی زندگیوں میں دیکھ سکتے ہیں۔ فرعون خدا کا دشمن بن کر ابھرا۔ خدا نے بنی اسرائیل کے لئے اپنا رحم اور ترس ظاہر کیا جبکہ فرعون کو شکست دے کر اپنی قوت اور قدرت کو ظاہر کیا۔

دانی ایل کے دور میں، خدا نے نبوکدنضر کو کھڑا کیا اور اسے اقتدار سونپا۔ اگرچہ وہ ایک ظالم قائد تھا۔ خدا نے اُسے بھی اپنے لوگوں کو ایک سبق سکھانے کے لئے استعمال کیا۔ یہودیوں کو سزا دینے کے لئے وہ خدا کا ایک ہتھیار تھا۔ جو اُنہیں اُن کے ملک سے لے گیا اور یوں اُنہیں اپنے گناہ کے بارے میں سیکھنے کا موقع ملا۔

کسی بھی قسم کی طاقت جو خدا کے مقصد اور ارادے کے سامنے کھڑی ہوتی ہے، خدا اُسے شکست دینے کی قدرت رکھتا ہے۔ اپنے بڑے جلال کو قائم کرنے کے لئے وہ کسی بھی قسم کی قوت اور ارباب اختیار کو استعمال کر سکتا ہے۔ اربابِ اختیار کی مخالفت کرنے سے گریز کریں۔ پولس رسول تو ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ ہم یہ جان کر اُن کی عزت کریں کہ خدا نے اُنہیں اپنے مقصد کی تکمیل کے لئے مقرر کیا ہوا ہے۔

2آیت میں، پولس رسول یہ بیان کرتا ہے کہ جو حکومت یا کسی اختیار والے کے خلاف کھڑا ہوتا ہے، وہ اصل میں خدا کی مخالفت کرتا اور اس کا مقابلہ کرتا ہے جسے اُس نے مقرر کیا ہے۔ خدا ہر ایک اختیار کے پیچھے کھڑا ہے۔ خدا ہی اختیار والوں کو مقرر کرتا ہے۔ اُن کی نافرمانی گویا خدا کی نافرمانی ہوتی ہے۔ جب ہم اختیار والوں کی نافرمانی کرتے ہیں جنہیں خدا نے ہم پر مقرر کیا ہوتا ہے تو ہم اختیار والوں اور خدا کی طرف سے سزا پاتے ہیں جس نے اُنہیں ہم پر مقرر کیا ہوتا ہے۔

خدا نے اختیار والے مقرر کئے ہیں تاکہ وہ اُنہیں سزا دیں جو آئین و قوانین سے تجاوز کرتے ہیں۔ (3آیت) اگر ہم ملکی آئین و قوانین کی پاسداری کریں تو پھر ہمیں ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے برعکس اگر ہم ملکی آئین و قوانین کو ناچیز جانیں، تو پھر ہم سزا پانے کے خوف کے نیچے دبے رہتے ہیں۔ اگر ہم اس خوف سے رہائی پانا چاہتے ہیں، تو پھر ہم اختیار والوں کی عزت اور تابعداری کرنا سیکھیں۔ ایسا کریں گے تو ہماری تعریف ہو گی کہ ہم ایک اچھے اور نیک شہری ہیں۔

ہم پر مقرر کئے جانے والے حکمران اصل میں خداوند کے خادم ہوتے ہیں۔ معاشرے میں امن واستحکام اور عدل وانصاف اور ہم آہنگی کو فروغ دینے کے لئے خدا اُنہیں مقرر کرتا ہے۔ مقدس پولس رسول ہمیں بتاتا ہے کہ حکمران خدا کے خادم ہوتے ہوئے بدکاروں کو سزا دیتے ہیں۔ اگر ہم اُن کی نافرمانی کریں، تو پھر وہ بے فائدہ تلوار لئے ہوئے نہیں کھڑے۔ خدا ہی حکمرانوں کو اختیار دیتا ہے۔ ہمارے لئے یہ سمجھنا بہت اہم ہے کہ مقدس پولس رسول جن اختیار والوں کی بات کر رہا ہے ضروری نہیں کہ وہ ایماندار ہی ہوں۔ خدا کسی کو بھی اپنے مقصد

کی تکمیل کے لئے استعمال کر سکتا ہے۔ خدا پابند نہیں کہ وہ صرف ایمانداروں کو ہی استعمال کرے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمیں اُن لوگوں کی بھی عزت اور اُن سے محبت کرنی چاہئے جو ہم پر مقرر کئے گئے ہیں، خواہ وہ بُرے لوگ ہی کیوں نہ ہوں۔ اُن کی عزت نہ کرنے کا مطلب ہے اُنہیں رد کرنا جنہیں خدا نے ہم پر اپنے مقصد کی تکمیل کے لئے مقرر کیا ہے۔

مقدس پولس رسول ہمیں بتاتے ہیں کہ ضرورت ہے کہ ہم اُن اختیار والوں کے تابع ہو جائیں جنہیں خدا نے ہم پر مقرر کیا ہے۔ وہ اُس کی دو وجوہات بیان کرتے ہیں۔ (5 آیت) پہلی وجہ اگر ہم تابع نہیں ہوں گے تو ہمیں سزا ملے گی۔ خدا نے اُنہیں اختیار دیا ہے کہ وہ ایسے لوگوں کو سزا دیں جو ان کی عزت نہیں کرتے اور ملکی آئین و احکام کو رد کرتے ہیں۔ خدا ایسے لوگوں کے پیچھے کھڑا ہوتا ہے جنہیں وہ مقرر کرتا ہے۔ سزا دینے والے خدا کی طرف سے مقرر ہیں۔ وہ خدا کے اختیار سے ہی سزا دیتے ہیں۔

دوسری وجہ، اپنے ضمیر کے سبب سے بھی ہمیں تابع زندگی بسر کرنا چاہئے۔ مقدس پولس رسول ہمیں بتا رہے ہیں کہ اگر ہم واقعی خدا کے لوگ ہیں، اور اس کا روح ہم میں بسا ہوا ہے، تو پھر ہم اپنے دلوں میں اس وقت روح القدس کی قائلیت کو محسوس کریں گے جب ہم خدا کے مقصد کے تابع نہیں ہوں گے۔ ہمارا ضمیر ہمیں ملامت کرے گا۔ کوئی ایماندار خدا کی نافرمانی میں زندگی بسر نہیں کر سکتا کیونکہ اگر وہ ایسا کرے گا تو اپنے دل میں ملامت اٹھائے گا۔ خاص طور پر اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ ہم دیانتداری سے اپنے ٹیکسز بھی ادا کیا کریں۔ اگر خدا نے حکمرانوں کو اختیار دیا کہ وہ ملک کا نظم و نسق چلائیں تو پھر خدا چاہتا ہے کہ اُن مقاصد کی تکمیل کے لئے اُن کی ہر ایک ضرورت بھی پوری ہو۔ ملک کے حکمرانوں کی عزت کریں، ان کے

بنائے ہوئے قوانین کا احترام کریں۔ اور اپنے ٹیکسز اور دیگر واجبات بروقت ادا کیا کریں۔ اگر کسی کی عزت کرنا فرض ہے تو اس کی عزت کریں۔

کئی دفعہ ہم اس سوچ میں مبتلا ہوتے ہیں کہ وہ لوگ جو ہم پر اختیار کے ساتھ مقرر ہوئے ہیں کیا واقعی اس لائق ہیں کہ اُن کی عزت کی جائے۔ کچھ ایسے حکمران بھی ہوتے ہیں جو خدا کی طرف سے ملنے والے اختیارات کا غلط استعمال کرتے ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم اُن کا احترام نہ کریں۔ ہو سکتا ہے کہ جو کچھ خدا کر رہا ہے ہماری سمجھ سے بالاتر ہو۔ ہمیں نہیں پتہ کہ خدا کیسے اُن کے وسیلہ سے اپنے نام کو جلال دے گا اور اپنے مقصد کی تکمیل کروائے گا، تاہم ضروری ہے کہ ہم اختیار والوں کا احترام کریں۔

پرانے عہد نامہ میں ہم داؤد کی ایک زبردست مثال دیکھتے ہیں۔ اوّائل عمری میں داؤد کو بادشاہ کے طور پر مسح کر دیا گیا تھا۔ وہ صبر سے انتظار کرتا رہا تاکہ خدا وقت پر اُس کی حکومت قائم کرے۔ ساؤل جو ایک حاسد شخص تھا۔ اُسے اپنے تخت کو بچانے کی فکر پڑ گئی۔ وہ خوفزدہ تھا کہ اس کی شان و شوکت اور تخت و تاج اس سے چھن نہ جائے۔ ساؤل نے کئی بار داؤد کا تعاقب کر کے اسے مار ڈالنا چاہا۔ اس کے باوجود داؤد ساؤل کی عزت ہی کرتا رہا۔ ساؤل خدا کا مسح شدہ بادشاہ ہونے کا دعویٰ تو کرتا تھا لیکن اس کا طرزِ عمل اس کے بالکل مختلف تھا۔ داؤد نے ساؤل کے خلاف نہ تو کوئی بات کی اور نہ ہی اس کے خلاف تلوار ہاتھ میں لی۔ اُس نے خدا پر توکل کیا کہ وہی اس معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لے اور اسے انصاف عطا کرے۔ یہی چیلنج اور نصیحت پولس رسول روم کے ایمانداروں کے سامنے رکھتے ہیں۔

یہ وہ چیلنج ہے جو پولس رسول ہمارے سامنے رکھتا ہے۔ ہمیں عزت کرنے والے اور دیانتدار شہری بننا ہے۔ جو اختیار والے ہم پر مقرر ہوئے ہیں، ان کی تعظیم اور تابعداری کرتے ہوئے خدا کو عزت اور جلال دیں۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ خدا کسی بھی قسم کے انسان کو اپنی خدمت اور مقصد کے لئے استعمال کر سکتا ہے، ہم اس تعلق سے اس باب میں کیا سیکھتے ہیں؟

☆۔ کیا آپ کبھی کلیسیائی قائدین یا حکومتی عہد داران کے خلاف بُڑ بڑائے؟ یہ باب ہمیں اس تعلق سے کیا سکھاتا ہے؟

☆۔ خدا نے آپ پر جو اختیار والے مقرر کئے ہیں، ان کے تعلق سے اپنے رویے پر کچھ دیر غور کریں۔ کیا آپ وہ روّیہ اپنائے ہوئے ہیں جو خدا چاہتا ہے کہ آپ کو اپنانا چاہیئے؟

اربابِ اختیار کی نافرمانی بطور ایماندار ہماری گواہی پر بُرا اثر ڈالتی ہے۔ وضاحت کریں۔

چند اہم دُعائیہ نکات

☆ ۔خداوند سے ایسے وقتوں کے لئے معافی مانگیں جب آپ نے اُن اختیار والوں کی عزت نہ کی جو خدا نے آپ پر مقرر کئے ہیں۔

☆ ۔چند لمحات کے لئے یہ دُعا کریں کہ خدا آپ پر ایسے غلط روّیوں اور باتوں کو منکشف کرے جو آپ نے اختیار والوں کے خلاف اپنائے۔

☆ ۔خداوند سے ان اختیار والوں کے لئے دُعا کریں جو خدا نے آپ پر مقرر کئے ہیں۔ خدا سے اُن کے لئے حکمت اور دیانتدار دل مانگیں۔

باب 35

قرض نہیں محبت

رومیوں 13:8-10

پچھلے باب میں مقدس پولس رسول نے ہمیں حکومت اور اختیار والوں کے لئے دُعا کرنے کی اہمیت بتائی۔ ہمیں محبت کے سوا کسی چیز میں بھی ایک دوسرے کے قرض دار نہیں رہنا۔ اگر ہم نے کسی کا کچھ دینا ہے تو خیال رہے کہ بڑی ذمہ داری سے اپنا قرض چکائیں، لین دین کے معاملہ میں کبھی اپنی گواہی کو خراب نہ کریں۔ بعض معاشروں میں، بنک سے قرض لئے بغیر زندگی گزارنا تقریباً ناممکن ہوتا ہے۔ مقدس پولس رسول ہمیں بتارہے ہیں کہ ہمیں قرض نہیں لینا چاہئے۔ بلکہ ہمیں اپنی ذمہ داریاں نبھانا چاہئے۔ اگر کبھی بوقت ضرورت کسی سے قرض لینا بھی پڑ جائے تو ٹھہرائے ہوئے وقت پر قرض واپس کریں۔ ہمیں اپنے وعدہ کی پاسداری کرنی چاہئے۔ ہمیں اپنے معاشرے اور کاروباری لوگوں کے ساتھ اپنا لین دین بالکل درست رکھنا چاہئے۔ اس کے علاوہ ہمیں محبت میں ایک دوسرے کا مقروض رہنا چاہئے۔ بالفاظ دیگر ایک دوسرے کے ساتھ ہمیشہ اظہار محبت کرتے رہیں۔ ہمیشہ محبت کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ رفاقت کے نئے نئے طریقے دریافت کریں جن سے واقعی محبت کا اظہار ہو۔ خداوند یسوع نے ہم سے محبت رکھی اور لازم ہے کہ ہم بھی ایک دوسرے سے محبت کرنا

نہ چھوڑیں۔ کبھی بھی یہ نہ سمجھیں کہ آپ نے محبت کا قرض پورے طور پر چکا دیا ہے۔ در حقیقت، ہم مسیح کی اُس محبت کا احسان اور قرض کیسے چکا سکتے ہیں جس کا اظہار اُس نے ہمارے ساتھ کیا ہے؟

8 آیت میں مقدس پولس رسول ہمیں یاد کراتا ہے کہ اگر ہم اپنے ساتھیوں، بھائیوں بہنوں سے محبت رکھیں گے تو ہم گویا شریعت کو پورا کریں گے۔ جب ہم اپنے ہمسایوں سے محبت رکھیں گے تو ان کے ساتھ ہمارا روّیہ اور لین دین دیانتداری پر مبنی ہو گا۔ ہم اُن کی بہتری اور بھلائی کے خواہاں ہو گے۔ ہم ان کی ضروریات کو اپنی ضروریات پر ترجیح دیں گے۔ جو کچھ شریعت تقاضا کرتی ہے ہم فطرتی طور پر محبت کے سبب سے کریں گے نہ کہ کسی مجبوری کے تحت۔ ضرورت نہیں ہو گی کہ شریعت ہمیں بتائے کہ ہم نے کیا کرنا ہے۔ کیونکہ محبت کا بہاؤ جاری ہو گا جو ہمارے روّیوں سے نظر آئے گا۔

9 آیت میں مقدس پولس رسول ہمیں ایک مثال کے ساتھ سمجھاتا ہے۔ وہ زناکاری، خون کرنے، چوری کرنے اور دوسروں کے مال وزر کی حرص وہوس کے بارے میں خدا کی طرف سے ملنے والے احکامات بتاتا ہے۔ یہ سارے احکامات کا خلاصہ ایک ہی حکم میں بیان کیا جا سکتا ہے۔" اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت رکھو۔" اگر آپ واقعی اپنے ساتھی سے محبت رکھتے ہیں تو کبھی زناکاری کے مرتکب نہیں ہوں گے۔ آپ کا دل صرف اور صرف اپنے جیون ساتھی کی طرف ہی راغب ہو گا۔ اگر آپ کس سے محبت رکھتے ہیں تو کسی کا مال نہ چرائیں گے اور نہ کسی کی چیز کی حرص وہوس کو دل میں جگہ دیں گے۔ بلکہ آپ دوسروں کی ترقی اور بہتری سے خوش ہوں گے۔ محبت کرنے سے آپ شریعت کی تعمیل کرتے ہیں۔

چند غور طلب باتیں

☆۔محبت کیونکر شریعت کی تکمیل ہے؟

☆۔اگر آپ کسی سے اظہار محبت تو کریں لیکن اپنے اعمال سے اس محبت کا اظہار نہ کریں تو کیا واقعی آپ اس سے محبت کرنے والے ہوں گے؟

☆۔اپنے ارد گرد والوں کے ساتھ اپنے تعلقات کا جائزہ لیں۔کیا مسیح میں اپنے بھائیوں سے آپ محبت کرتے ہیں؟آپ کے رویوں سے کیا واقعی یہ محبت نظر آتی ہے؟

☆۔خداوند سے درخواست کریں کہ وہ آپ کو اور زیادہ محبت کرنے والا بنادے۔

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔خداوند سے فضل اور توفیق مانگیں کہ آپ ایسے لوگوں سے پیار کر سکیں جن سے آپ کو محبت کرنا بہت مشکل لگتا ہے۔

☆۔خداوند کی شکر گزاری کریں کہ اُس نے ہمارے لئے صلیب پر اپنی محبت کا اظہار کیا۔

☆۔خداوند سے اپنے ارد گرد کے لوگوں کے لئے اور زیادہ محبت بھرا دل اور روّیہ مانگیں۔

باب 36

بیدار ہوں

رومیوں 13:11-14

مقدس پولس رسول کے دَور میں روحانی جنگ کے نشان بہت نمایاں تھے۔ شیطان کے سرگرم اور تباہ کن کام کے باعث گناہ اور بدی کا دَور دَورہ تھا۔ یہ سب کچھ اس حقیقت کی طرف اشارہ تھا کہ وہ دن قریب ہے جب خداوند یسوع آکر دُنیا کی عدالت کرے گا اور اپنی بادشاہی کو بحال کرے گا۔ شیطان بڑی جدوجہد سے کاوش کر رہا تھا اور ہر روز خداوند کی آمد قریب ہوتی جارہی تھی۔ ان ساری باتوں کی آگاہی بیدار ہونے کا تقاضا کرتی تھی۔

بطور ایماندار، آج کی دُنیا میں، ہمیں یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ہم بھی حالتِ جنگ میں ہیں۔ کبھی بھی غافل نہ ہوں۔ جو کچھ ہمارے ارد گرد ہو رہا ہے اس پر اپنی توجہ مرکوز رکھیں۔ دشمن واقعی حقیقی دشمن ہے۔ شیطان کسی کہانی یا داستان کا کردار نہیں ہے۔ جو کچھ ابلیس کر رہا ہے، وہ بالکل نمایاں ہے۔ خدا ایسے لوگوں کی تلاش میں ہے جو ثابت قدم اور قائم رہیں۔ ہمیں خداوند اپنے خدا اور اُس کی بادشاہت کے لئے اچھی طرح سے جنگ کرنے کی ضرورت ہے۔ مقدس پولس رسول ہمیں بالکل صاف طور پر بتاتے ہیں کہ کس طرح ہم نے اِس بہت بڑی جنگ کے پیشِ نظر ایک بیدار اور ہوشیار طرزِ زندگی اپنانا ہے۔ مقدس پولس رسول اپنے قارئین کو یہ

بتانے سے آغاز کرتا ہے کہ اب نیند سے بیدار ہونے کا وقت آپہنچا ہے۔ایمانداروں کو بیدار ہونے کے لئے کہا جا رہا ہے، یہ بات اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ وہ خواب غفلت میں پڑے ہوئے تھے۔اُنہیں سر گرم اور متحرک کرنے کی کوشش میں، رسول انہیں یاد کراتا ہے کہ ہر ایک گزرتا ہوا دن ہمیں خداوند کے آمد کے بالکل قریب لے کر جا رہا ہے۔

جب ہم نیند کی حالت میں ہوتے ہیں تو پھر ہم اپنے ارد گرد کے خطرات سے بالکل بے خبر ہوتے ہیں۔ ہم خود سے موقع فراہم کرتے ہیں کہ ہم روحانی ابتری کا شکار ہو جائیں۔ ہم دنیا کی راہوں پر چلنا شروع ہو جاتے ہیں۔ ہماری دُعائیہ زندگی کمزور پڑنا شروع ہو جاتی ہے۔ خدا کا کلام پڑھنے کے لئے ہمارے پاس وقت ہی نہیں ہوتا۔ ہم روحانی طور پر سُست روی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ارد گرد دُنیا کی روحانی ضروریات کی ہمیں بالکل بھی فکر نہیں ہوتی۔ ہم دوسروں سے رفاقت ،انہیں مضبوط کرنا، کھوئے ہوؤں تک خدا کے کلام کو لے کر جانا سبھی کچھ چھوڑ دیتے ہیں۔اگر ہم ایسی حالت میں مبتلا ہیں تو پھر پولس رسول کی تنبیہ پر کان لگائیں۔ ہمیں بیدار ہونے کی ضرورت ہے۔ ہمیں ہتھیار بند بننے کی ضرورت ہے۔اور اس کے ساتھ ساتھ ہمیں مسیح کی آمد کے لئے تیار ہونا ہو گا۔

12 آیت میں پولس رسول ایمانداروں کو یاد کراتا ہے کہ رات گزر چکی اور اب دن چڑھنے والا ہے۔ رات سے مراد موجودہ جہاں کا تاریک دور ہے۔ جس میں گناہ اور بدی زوروں پر ہے۔ بدی اور گناہ ہمیں ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہیں۔تاہم سویرا ہو گا۔خداوند یسوع ہمیں تاریکی سے چھڑانے کے لئے دوبارہ واپس آئیں گے۔ ہر روز ہماری مخلصی کا دن قریب آتا جا رہا ہے۔ ہمیں نہیں معلوم کہ خداوند یسوع کس گھڑی دوبارہ آجائے۔ بہتر یہی ہے کہ ہم ہوشیار اور

بیدار ہو کر اُس کی آمد کے لے تیار ہوں۔اس سچائی کی روشنی میں، پولس رسول ہمیں اس بات کے لئے اُبھارتا ہے کہ تاریکی کے کاموں کو ترک کر دیں اور روشنی کے ہتھیار باندھ لیں۔ کسی بھی لمحے خداوند کی آمد ہو سکتی ہے۔ جسم کے بُرے کاموں کو ترک کرنے کا وقت آ پہنچا۔ شکستہ رشتوں کی بحالی کا وقت آ گیا ہے۔اب وقت آ گیا ہے کہ ہم اپنے دلوں کو خدا کی مرضی کے تابع کر دیں۔ مقدس پولس رسول نے روم کی کلیسیا کو بتایا کہ اُنہیں دن کے وقت ۔۔۔۔ (13 آیت) بالفاظ دیگر، ہمیں ایسے لوگوں کے طور پر زندگیاں بسر کرنی ہیں جنہیں کسی طور پر بھی شرمندگی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

بالخصوص، اس کا مطلب ہے کہ ہمیں خالص اور اخلاق سے آشنا ہوتے ہوئے زندگی بسر کرنی ہے۔ ہم اس دُنیا میں جنسی بے راہ روّی کا شکار نہ ہوں۔ ہم میں نشہ بازی، کجروّی اور طرح طرح کی جسمانی خواہشیں نہ پائی جائیں۔نہ ہی ہم میں تفرقے، حسد اور جدائیاں پائی جائیں۔جی ہاں یہ کچھ تو دنیادار لوگوں کے طرزِ زندگی کا حصہ ہوتا ہے۔تاہم ایمانداروں کو چاہیئے کہ وہ اس دُنیا میں چراغوں کی مانند دکھائی دیں۔ دوسروں سے منفرد دکھائی دیں اور ترقی کرتے چلے جائیں۔ایماندار شخص کو چاہیئے کہ وہ دوسروں کی عزت اور احترام کرے۔ ایماندار شخص پر محبت کا تسلط ہو۔ ایمانداروں کو ایسی زندگی بسر کرنی چاہیئے تاکہ خداوند آ بھی جائے تو ہمیں شرمندگی نہ اٹھانا پڑے۔

14 ویں آیت میں مقدس پولس رسول اپنے قارئین کو نصیحت کرتا ہے کہ وہ گناہ آلودہ فطرت کی جسمانی خواہشوں کو پورا کرنے کہ بہ نسبت مسیح یسوع کو پہن لیں۔ ہم سب گناہ آلودہ فطرت کو سمجھتے اور جانتے ہیں کہ وہ کس طرح دنیا کی طرف راغب اور مائل ہوتی ہے۔ ہم جانتے ہیں

کہ ہمارے اندر ایک جنگ چھڑی ہوئی ہے۔ جسم روح کے خلاف جبکہ روح جسم کے خلاف خواہش کرتی ہے۔ سو نہ جائیں بلکہ بیدار رہیں۔ لازم ہے کہ ہم جسم میں چھڑی لڑائی کو لڑتے رہیں اور کبھی کسی آزمائش سے مغلوب نہ ہوں۔

وہ دن قریب ہے جب یہ لڑائی اختتام پذیر ہو جائے گی۔ لیکن اس وقت، ہمارے لئے یہی بہتر ہے کہ ہم بیدار رہیں۔ ہمیں اپنے وقتوں کو سمجھنا چاہیئے۔ ہمیں اپنے دشمن کے ہر ایک حیلے بہانے اور حربے کو سمجھنا ہو گا۔ کبھی نہ بھولیں خداوند آرہا ہے۔ سوال ہے کہ جب وہ آئے گا تو کیا ہمیں بیدار اور ہوشیار پائے گا؟ کیا وہ ہمیں جنگ لڑتے، دشمن کو پسپا کرتے اور فتح پاتے ہوئے دیکھے گا؟

چند غور طلب باتیں

☆۔آج آپ کو اپنے ارد گرد کیسی تاریکی دکھائی دے رہی ہے؟

☆۔آپ کو اپنی زندگی میں کیسی کشمکش اور مشکلات کا سامنا ہے؟

☆۔روحانی طور پر خبردار رہنے کا کیا مطلب ہے؟

☆۔کیا آپ کی زندگی کا کوئی ایسا حصہ ہے جو ابھی تک حالت خوابیدگی(نیند) میں ہے؟

☆۔آج ہی خداوند یسوع آجائے تو کیا کوئی ایسی بات ہے جو آپ کے لئے شرمندگی کا باعث ہو گی؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔خداوند سے دُعا کریں کہ وہ آپ کی زندگی کے وہ حصے آپ کو دکھائے جہاں پر آپ کو بیدار ہونے کی ضرورت ہے۔

☆۔خداوند کی شکر گزاری کریں کہ وہ آپ کے لئے اچھے منصوبے رکھتا ہے کیونکہ آپ اُس کے بیٹے/بیٹی ہیں۔ ایک دن وہ آپ کو لینے کے لئے آئے گا تاکہ آپ ہمیشہ اس کے ساتھ رہیں۔

☆۔خداوند سے درخواست کریں کہ وہ آپ کی آنکھیں کھول دے تاکہ آپ اپنے ارد گرد کے لوگوں کی ضروریات دیکھ سکیں۔

☆۔خدوند سے درخواست کریں کہ وہ آپ کی زندگی کی اس حصہ میں آپ کو فتح سے ہمکنار کرے جہاں پر آپ آزمائش سے دوچار ہیں۔ زندگی کے کمزور اور مشکل سے دوچار حصے خداوند کے سپرد کریں۔

باب 37

عدالت کرنا

رومیوں 14 :1-12

رومیوں کے خط میں ہم مسیح کے بدن اور اس میں طرح طرح کی نعمتوں کے تعلق سے پولس رسول کا نقطہ نظر دیکھ رہے ہیں۔ ایسے لوگ جو کچھ عرصہ سے کلیسیائی رفاقت کا حصہ ہیں وہ جانتے ہیں کہ خدا کے لوگوں کے درمیان انواع واقسام کی شخصیات ہوتی ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ کسی ایک کام کو کرنے کے تعلق سے ایک شخص آزادی جبکہ دوسرا شخص اُس کام کو کرنا غیر مناسب اور ناجائز سمجھتا ہو۔ تعلیمی معاملات میں بھی ہم عبادت کرنے کے مختلف طریقے اور نقطہ نظر کلیسیاؤں میں پائے جاتے ہیں۔ جی ہاں تو ہم بات کر رہے ہیں کلیسیا میں کئی طرح کے لوگ ہوتے ہیں جن کی سوچ، طرز فکر اور کلام کو سمجھنے اور اپنانے کے اپنے اپنے نقطہ نظر ہوتے ہیں۔ اور ایسے اختلافات کئی دفعہ کئی طرح مسائل کو بھی جنم دیتے ہیں۔ یہ سب کچھ خدا کی بادشاہی کی وسعت کے لئے نقصان دہ بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ اس باب میں مقدس پولس رسول کلیسیا میں پائے جانے والے اختلاف اور اُن سے پیدا ہونے والے مسائل کو سلجھانے کے لئے کچھ عملی اقسام کی تجاویز پیش کرتے ہیں۔

بغیر الزام لگائے کمزور بھائی کو قبول کر لو

یہاں پر مقدس پولس رسول ہمیں یاد کراتے ہیں کہ ہم نے کمزور بھائی کو بھی بغیر الزام لگائے قبول کرنا ہے۔اس بیان میں کئی ایک اہم چیزوں کو دیکھنے کی ضرورت ہے۔

اوّل۔ ہم نے کمزور ایمان والوں کو بھی قبول کرنا ہے۔ کمزور ایمان والا شخص کس طرح کا دکھائی دیتا ہے؟ ہو سکتا ہے کہ ابھی تک وہ کسی نہ کسی گناہ میں مبتلا ہو۔ ہو سکتا ہے کہ ابھی تک وہ تعلیمی لحاظ سے کمزور ہو۔ ہو سکتا ہے کہ اُس کی گفتگو اور بول چال بڑی عمر کے ایمانداروں کے لئے شائستہ، پر فضل اور نمکین نہ ہو۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ بڑا جوشیلا ہو لیکن اس کے ساتھ ساتھ ایسی سمجھ بوجھ اور عقل ودانش سے محروم ہو، ایسا کہ اسے اس بات کا احساس اور اندازہ ہی نہ ہو کہ وہ بہتری اور ترقی کی جگہ نقصان کا باعث ہو رہا ہے۔

ہمیں اس بات کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ کمزور ایمان والے اور باغیانہ زندگی بسر کرنے والے شخص میں فرق ہوتا ہے۔ ایک باغیانہ طرزِ زندگی رکھنے والا شخص بہت کچھ جانتا اور سمجھتا بھی ہے لیکن وہ خود کو تبدیل نہیں کرنا چاہتا۔ خواہ اسے کچھ بھی کہا جائے، وہ سننے سے انکار کرتا اور تبدیل ہونے کا نام بھی نہیں لیتا۔ جبکہ کمزور ایمان والا قطعی مختلف شخصیت کا مالک ہوتا ہے۔ اسے پورے طور پر سچائی کا علم نہیں ہوتا۔ اُس نے ابھی تک یہ نہیں سیکھا ہوتا کہ کس طرح اس نے خدا کے روح پر توکل اور بھروسہ کرنا ہے۔ تاہم ایسا شخص سننے اور سیکھنے کے لئے رضامند اور تیار ہوتا ہے۔ "قبول کرنا" ہم جلدی سے اس لفظ کو دیکھیں گے۔ یونانی زبان میں ہم دیکھتے ہیں کہ کسی کو قبول کرنے کا معنی ہے کسی کو اندر آنے دینا۔ کسی کو ساتھی کے طور پر

اپنے ساتھ لے لینااور اُن کے ساتھ مہربانی سے پیش آنا۔ کمزور ایمان والوں کو ایسے دوست کی ضرورت ہوتی ہے جو بڑے صبر و تحمل سے اُس کے ساتھ پیش آئے اور خداوند کے ساتھ چلنے میں اُن کی حوصلہ افزائی اور تربیت کرے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم کمزور ایمان والوں کو درجہ بدرجہ روحانی طور پر مضبوط کرنے کے لئے ان کی مدد اور معاونت کریں۔ اگر ہر شخص کمزور ایمان والوں سے منہ پھیر لے تو پھر کیا ہوگا؟ یہاں پر مقدس پولس رسول ہمیں اس بات کے لئے اُبھار رہے ہیں کہ ہم کمزور ایمان والوں کو بھی ساتھ لے کر چلیں۔ ہمیں ایسے لوگوں کا دفاع کرنا، اُن کی حوصلہ افزائی کرنااور اُنہیں ثابت قدم رہنے میں ان کی مدد کرنا ہے تاکہ وہ خداوند کے ساتھ چلتے رہیں اور درجہ بدرجہ ایمان میں ترقی کرتے رہیں۔ خواہ ہم روحانی طور پر بہت زیادہ پختہ اور بالغ ہو چکے ہوں ہماری روحانی ترقی کی رفتار تیز بھی ہو ہم نے سُست چلنے والوں کو بھی ساتھ لے کر چلنا ہے،اس کے لئے ہمیں بڑے صبر و تحمل سے کام لینا ہوگا۔ یقین رکھیں جب آپ ایسا کریں گے تو وہی لوگ آپ کے لئے باعث برکت اور آپ ان کے لئے حوصلہ افزائی کا باعث ہوں گے۔

پہلی آیت میں ہمیں ایک اور معاملہ کا بھی جائزہ لینا چاہیئے۔ مقدس پولس رسول ہمیں بتاتے ہیں کہ ہم نے متنازعہ معاملات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے کمزور ایمان والے بھائیوں اور بہنوں کو قبول کرنا ہے۔ کچھ ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ ہر شخص ہر ایک چیز کو اسی کی نظر سے دیکھے، اسی کے ذہن سے سوچے اور اسی طرح قبول کرے۔ وہ اس بات کو دیکھنے سے قاصر ہوتے ہیں کہ کچھ ایسی باتیں بھی ہوتی ہیں جو کسی ایک شخص کے لئے قابل قبول جبکہ کسی دوسرے کے لئے ناقابل قبول ہوتی ہیں۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم سب کا سب

چیزوں پر ایمان بھی ایک جیسا ہی ہونا چاہیئے۔ طرزِ عبادت اور پرستش بھی ایک جیسا ہی ہونا چاہیئے۔ ایسے لوگ مسیح کے بدن میں کسی قسم کی مختلف رائے، سوچ اور ایمان کو قبول نہیں کرتے۔ مقدس پولس ہمیں بتاتے ہیں کہ ہم نے الزام تراشی کے بغیر ایک دوسرے کو قبول کرنا ہے۔ ہم نے مسیح کے بدن میں موجود اختلافات کو بھی قبول کرنا ہے۔ غور کریں پہلی آیت میں، یہ اختلافات ،،، معاملات میں ہیں۔ کچھ ایسے معاملات بھی ہوتے ہیں جن پر سمجھوتہ ممکن نہیں ہوتا۔ مقدس پولس رسول ایسے معاملات کی بات نہیں کر رہا جن پر ہم سمجھوتہ نہیں کر سکتے۔ دوسری آیت میں مقدس پولس رسول وضاحت کرتے ہیں کہ اس کا "متنازعہ معاملات "سے کیا مطلب ہے۔

اوّل، وہ ایک ایسے شخص کی مثال دیتے ہیں جس کا ایمان اسے کوئی چیز کھانے کی اجازت دیتا ہے۔ کوئی دوسرا شخص جو چیز نہیں کھا سکتا۔ بلکہ وہ صرف ساگ پات پر ہی گزارا کرتا ہے۔ مقدس پولس رسول بیان کرتے ہیں کہ وہ شخص جو کسی چیز کو کھانے کی آزادی محسوس کرتا ہے وہ ساگ پات کھانے والے کو حقیر نہ جانے۔ سبزی کھانے والا شخص بھی اپنی جگہ پر درست ہے۔ لیکن وہ دوسرے شخص کو حقیر نہ جانے جو سب کچھ کھانے پر یقین رکھتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خدا دونوں اشخاص اور اُن کے ایمان اور اعتقاد کو قبول کر چکا ہے۔ اگر خدا نے اُن کے ایمان اور اعتقاد کو قبول کر لیا ہے کہ جو کچھ بھی وہ کھاتے ہیں درست ہے۔ تو پھر ہم کون ہیں کہ خدا کے فیصلے سے تجاوز کریں۔

مقدس پولس رسول روم کے ایمانداروں کو بتاتے ہیں کہ وہ کسی دوسرے کے خادم کی عدالت نہیں کر سکتے۔ تصور کریں، کہ آپ کا ہمسایہ آپ کے گھر آکر آپ کے نوکر کی پٹائی کر دیتا ہے۔

کیونکہ جو کچھ آپ نے اُسے کرنے کے لئے کہا، آپ کے ہمسائے کو وہ کام اچھا نہ لگا۔ تو کیا آپ اپنے ہمسایہ کے ساتھ اس معاملہ پر خفا ہونے میں حق بجانب نہ ہوں گے؟ حقیقت تو یہ ہے کہ کوئی بھی خادم صرف اپنے ہمسایہ کو کسی بھی معاملہ میں جواب دہ ہے نہ کہ کسی پڑوسی کے سامنے بھی اپنی باتوں کا جوبدہ ہے۔ وہ اسی کے سامنے غلط کام پر شرمندہ اور اچھے کام پر اپنا سر اُونچا کر سکتا ہے۔ پولس رسول روم کے ایمانداروں کو یہ سمجھانے کی کوشش کرتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ وہ سب خدا کے خادم ہیں اور صرف اُسی کے سامنے جوابدہ۔

اگر میرا بھائی خدا کا خادم ہے، تو اگر خدا نے اُسے کسی کام کا بوجھ دیا ہے تو پھر میں کون ہوں کہ اُسے وہ کام کرنے پر روکو یا ٹوکو یا پھر یہ کہوں کہ یہ کام کرنا مناسب نہیں ہے؟ اکثر ہمارے لئے اس حقیقت کو قبول کرنا مشکل ہوتا ہے کہ مسیح کے بدن میں اختلافات ہوتے ہیں اور ہو سکتے ہیں۔ ہماری سوچ یہی ہوتی ہے کہ سب کا نقطہ نظر، طرزِ فکر اور ایمان کا درجہ ہمارے جیسا ہی ہو۔ جبکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ مقدس پولس رسول 5 آیت میں ہمیں بتاتے ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص کسی دن کو مقدس جانتا ہو۔ جبکہ کوئی شخص یہ سمجھتا ہو کہ سبھی دن ایک جیسے ہیں۔ ضروری نہیں کہ ہم سب اس موضوع پر ایک دوسرے سے متفق ہوں۔ اہم یہ ہے کہ کسی بھی بات پر ہم پورے طور پر دلی اور ذہنی طور پر قائل ہوں اور صرف خدا کو جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔

چھوٹے موٹے معاملات پر ہمارے ایک دوسرے کے ساتھ اختلافات ہو سکتے ہیں۔ لیکن لازم ہے کہ ہم ان اختلافات کو قبول کرنا سیکھیں۔ ہم اس بات کو تسلیم کریں کہ مسیح کے بدن میں مختلف مکتبہ فکر کے لوگ ہوتے ہیں۔ کلیسیاؤں میں مختلف شخصیت کے لوگ بھی ہوتے ہیں۔

پرستش اور عبادت کے مختلف انداز پسند کرنے والے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ لیکن ہم عبادت اور پرستش تو ایک ہی خدا کی کرتے ہیں اور یہ اہم بات ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ خدا ہر ایک کلیسیا کو برکت دیتا ہے۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ خدا ہمارے بھائیوں اور بہنوں کو اس لئے قبول نہیں کرے گا کیوں کہ اُن کا طرزِ فکر، سوچ اور ایمان کا درجہ ہم سے مختلف ہے؟

دوسروں میں نقص نکالنے کی بجائے ہمیں اپنی روحانی مضبوطی اور پختگی پر توجہ مرکوز کرنی چاہئے۔ مقدس پولس رسول ہمیں بالکل واضح انداز میں بتاتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی بھی اپنے لئے زندگی نہ گزارے نہ ہر وقت اپنی خوشی کا طالب ہو۔ بلکہ خدا کی خدمت کے لئے اپنی زندگی، وقت اور صلاحیتوں کو صرف کرے۔ دوسروں کی تعمیر و ترقی کو اپنی زندگی کا مقصد بنائے۔ ہر طرح کی صورتحال اور مشکلات میں بھی اُس کی زندگی کا مقصد خداوند کی خوشنودی اور اس کے بدن کی تعمیر و ترقی ہو۔

ہم اپنے بھائیوں بہنوں کے اعمال وافعال کے ذمہ دار نہیں ہیں اور نہ ہی روزِ عدالت اُن کی جگہ کھڑے ہو کر کسی بات کا جواب دیں گے۔ بلکہ ہر ایک خدا کے تختِ عدالت کے سامنے اپنے لئے کھڑا ہو گا۔

(10 آیت) دوسروں کی عدالت کرنا، اُن کے نقص نکالنا اور اُنہیں صحیح یا غلط قرار دینا ہماری ذمہ داری میں شامل نہیں ہے۔ دراصل جب ہم کسی کے تعلق سے کوئی رائے قائم کرتے یا کسی کی عیب جوئی کرتے ہیں تو ہم خدا کی جگہ لے رہے ہوتے ہیں۔ کسی کو غلط یا دُرست قرار دینا خدا کا کام ہے نہ کہ ہماری ذمہ داری۔ اس وجہ سے یہ بہت ضروری ہے کہ ہم ایک دوسرے کو اختلافات کے باوجود قبول کرلیں۔ اور ہر طرح کی رائے اور فیصلہ خدا پر چھوڑ دیں۔ کسی کی

خامیوں کو بے نقاب نہ کرو۔ خدا بیٹھا ہے تم حساب نہ کرو۔ اگر ہم اُن اختلافات کو سمجھتے ہوئے ایک دوسرے کو قبول کر لیں تو تصور کریں کہ ہماری کلیسیاؤں میں کیسی یگانگت، پیار محبت اور قبولیت کی فضا پیدا ہو جائے گی۔ اکثر ہم نے خدا کی جگہ لینے کی کوشش کی اور اپنے بھائیوں اور بہنوں کو عدالت کے کٹہرے میں کھڑا کیا۔ ہم نے اپنے تکبر اور غرُور میں یہی سمجھا کہ ہمارے پاس سب مسئلوں کا حل ہے۔ ہم اس بات کو سمجھنے اور قبول کرنے سے قاصر رہے کہ اگرچہ ہمارے بھائی یا بہن کی قربانی ہم سے مختلف تھی تو بھی خدا اسے قبول کر چکا ہے۔ ہم اس حقیقت کو بھی سمجھنے سے قاصر رہے کہ خدا نے اُن لوگوں کو بھی برکت دینے کا چناؤ کیا ہے جو ہم سے مختلف ہیں۔ ہم نے اُن لوگوں پر فردِ جرم عائد کی جنہیں خدا نے برکت دی اور جنہیں خدا نے عزت بخشی ہے۔

بطور ایماندار یہ حوالہ ہمارے لئے ایک چیلنج ہے۔ خدا کا کلام ہمارے تکبر اور حسد کو رد کرتا ہے۔ یہ تقاضا کرتا ہے کہ ہم اپنے دلوں کو ٹٹولیں اور دیکھیں کہ ہم نے کہیں کسی معاملہ میں خدا کی جگہ لینے کی کوشش تو نہیں کی۔ خدا کا کلام تقاضا کرتا ہے کہ ہم اپنے دلوں کو کھولیں اور مسیح کے بدن میں ایسے لوگوں کو بھی قبول کر لیں جو ہم سے مختلف نکتہ نظر رکھتے ہیں۔ اُن کا طرزِ فکر، طرزِ عبادت اور سوچ ہم سے قطعی مختلف ہے۔ خدا کے کلام کا تقاضا ہے کہ ہم کمزور ایمان والے بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ صبر و تحمل سے کام لیں۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ کیا آپ کسی کمزور بھائی یا بہن سے ملے ہیں؟ اُن کے لئے آپ کا روّیہ اور ردِ عمل کیسا تھا؟

☆۔ آپ کی کلیسیا میں موجود ایمانداروں کے درمیان کیسے اختلافات پائے جاتے ہیں؟

☆۔ آپ کس طرح ایک قابل بحث معاملہ اور ایسے معاملہ میں فرق کر سکتے ہیں جس کے تعلق سے ہم قربانی نہیں دے سکتے؟

☆۔ کیا خدا کسی ایسے شخص کو قبول کر سکتا ہے جو اپنی رائے اور طرزِ عمل میں دوسروں سے بالکل مختلف ہو۔ مسیح کے بدن میں ایک دوسرے کو قبول کرنے کا کیا مطلب ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔ کسی مخلص بھائی یا بہن کو قبول کرنے کے لئے خدا سے توفیق مانگیں جو آپ سے بالکل مختلف ہے۔

☆۔ خداوند سے کہیں کہ آپ کے شہر کی کلیسیا میں بڑی یگانگت اور اتفاق پیدا کرے۔

☆۔ کسی بھائی یا بہن کے لئے دُعا کریں جس کے ساتھ آپ کو موجودہ وقت میں کسی مشکل صورتحال کا سامنا ہے۔ خداوند سے درخواست کریں اور فضل مانگیں کہ آپ اُسے محبت سے قبول کر سکیں۔

باب 38

ٹھوکریں

رومیوں 14:13-23

پولس رسول خط کے اس حصہ میں مسیح کے بدن اور کس طرح ہم نے ایک دوسرے کی عزت کرنی ہے کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔ اس خط میں رسول نے ہمیں اُن نعمتوں کی بھی یاد ہانی کرائی ہے جو بطور ایماندار ہمیں دی گئی ہیں۔ پولس رسول نے ہم پر ظاہر کیا ہے کہ ہمیں ایک دوسرے کی ضرورت ہے اور لازم ہے کہ ہم ایک دوسرے سے اختلاف رائے ہونے کے باوجود ایک دوسرے کے ساتھ مل کر زندگی بسر کرنا سیکھیں۔ کیونکہ یہ ناگزیر ہے۔ ہم جب ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر خدا کی بادشاہی کے لئے کام کریں گے تو ایک دوسرے کے ساتھ اختلافِ رائے تو پیدا ہوں گے۔ مقدس پولس رسول ایک دوسرے کے لئے ٹھوکر کا باعث ہوئے بغیر ایک دوسرے کے اختلافِ رائے کو عزت کی نگاہ سے دیکھنے کی بات کرتے ہیں۔

مقدس پولس رسول روم کے ایمانداروں کو یہ بتانے سے آغاز کرتے ہیں کہ لازم ہے کہ وہ ایک دوسرے کی عدالت کرنا چھوڑ دیں۔ یہ اُن کی ذمہ داری نہیں تھی کہ وہ اپنے بھائیوں اور بہنوں کی نیتّوں کو پرکھیں، اُن کے دلی محرکات پر اپنی رائے کا اظہارِ کریں۔ تصور کریں کہ آپ

کا چھوٹا بیٹا ایک تصویر اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے گھر آتا ہے جو اُس نے آپ کے لئے بنائی ہے۔ یہ تصویر کچھ اچھی تو نہیں بنی ہوئی لیکن ایک بات ضرور ہے اور وہ یہ کہ آپ کے بیٹے نے وہ تصویر بڑی محبت سے آپ کے لئے بنائی ہے۔ والدین ہوتے ہوئے آپ اس ادھورے اور نامکمل تحفے کو قبول کر لیتے ہیں کیونکہ آپ کو اس تصویر کے پیچھے وہ محبت نظر آرہی ہے جو اس تصویر کو بنانے کا محرک بنی۔ تصور کریں کہ بچے کے سامنے کوئی دوسرا شخص اس تصویر پر نکتہ چینی کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ کہ آپ کو محبت سے دیا جانے والا تحفہ قابل قبول نہیں تھا۔ والدین ہوتے ہوئے آپ کو اس شخص کی بات کیسی محسوس ہوگی؟ آسمانی باپ کی حیثیت سے، خدا کو بھی اچھا نہیں لگتا جب ہم اپنے بھائیوں اور بہنوں کی طرف سے خدا کو پیش کئے گئے تحفوں پر اپنی رائے بلکہ منفی رائے قائم کا اظہار کرتے ہیں۔

مقدس پولس رسول 13 ویں آیت میں مزید بیان کرتے ہیں کہ دوسروں کی عدالت کرنے، اُن پر تنقید کرنے کی بجائے ہم یہ تہیہ کریں کہ ہم نے اپنے ساتھی ایماندار بھائیوں بہنوں کے لئے کسی طرح سے بھی ٹھوکر کا باعث نہیں بننا۔ ٹھوکر کا مطلب ایسی بات یا چیز ہے جو ہمارے کسی بھائی یا بہن کے لئے ایسی خفگی اور دُکھ کا باعث ہو سکتی ہے کہ وہ خداوند سے برگشتہ ہو جائے۔ ہمارے اعمال وافعال ٹھوکر کا باعث ہو سکتے ہیں اگر اُن کی وجہ سے ہمارے کسی بھائی یا بہن کے دل میں اپنے ایمان یا اعتقاد پر شک یا بے دلی پیدا ہونے لگے۔

غور کریں کہ کس طرح مقدس پولس رسول ہمیں بتاتے ہیں کہ ہم نے یہ تہیہ کر لینا ہے کہ ہم اپنے کسی بھائی یا بہن کے لئے کسی طرح سے ٹھوکر کا باعث نہیں بنیں گے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ خداوند سے برگشتہ ہو یا اپنے سے منحرف ہو جائے۔ ہم جو کچھ بھی کریں مقصد اور نیت یہی

ہو کہ ہم نے اپنے بھائیوں اور بہنوں کی حوصلہ افزائی اور تعمیر اور ترقی کا باعث ہونا ہے۔ مقدس پولس رسول ہمارے سامنے چند ایک مثالیں بھی رکھتا ہے۔ یہ پولس رسول کا عقیدہ تھا کہ کوئی خوراک اپنے طور پر ناپاک نہیں ہے۔ یہودیوں کے لئے اس بات کو قبول کرنا مشکل تھا کیونکہ وہ تو شریعت پر پوری طرح کاربند تھے۔ پولس رسول نے محسوس کیا کہ جب سے مسیح آگیا ہے، کھانے پینے کے تعلق سے یہ شریعت لاگو نہیں ہوتی۔ اپنے اس عقیدے اور ایمان کے باوجود وہ بہت ہی محتاط تھا تا کہ اُن لوگوں کے لئے کسی طرح سے ٹھوکر کا باعث نہ ہو جو اُس کے ساتھ متفق نہیں تھے۔

اگرچہ مقدس پولس رسول کو یہ آزادی تھی کہ وہ جو چاہے کھا سکتا تھا۔ وہ 14 ویں آیت میں بیان کرتے ہیں کہ اگر ایک ایمان دار کسی خوراک کو ناپاک سمجھتا ہے، تو پھر اُسے اس چیز کو نہیں کھانا چاہیئے۔ کچھ ایسے اصول اور قانون ہیں جو بلا تبصرہ سب ایمانداروں پر لاگو ہوتے ہیں۔ زناکاری ہمیشہ ہی غلط کام ہے۔ اسی طرح چوری کرنا، خون بہانا یہ سب غلط ہے۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ تو شریعت کی تعلیم ہے۔ کچھ ایسے معاملات بھی ہیں جو بالکل واضح نہیں ہیں۔ ایک ایماندار کو کسی ایک چیز کھانے کی آزادی ہے جبکہ کسی دوسرے ایماندار کو وہ چیز کھانے میں آزادی محسوس نہیں ہوتی۔ اس خوراک کو کھانا نہ تو غلط ہے اور نہ ہی صحیح ہے۔ اس کا دارومدار تو دل کے روّیے پر ہے۔ یاد رکھنے والی اہم بات یہ ہے کہ اگر ہمارا بھائی ہمارے کھانے پینے سے افسردہ یا ذہنی دباؤ کا شکار ہوتا ہے اور پھر بھی ہم اس کے سامنے وہ چیز کھاتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ ہم محبت کے ساتھ نہیں چل رہے۔ (15 آیت) کیا ہم اس کے لئے ٹھوکر کا باعث نہیں ہو رہے؟ کیا ایسی حرکت سے آپ کے اور اُس شخص کے درمیان تعلقات

کشیدگی کا شکار نہیں ہوں گے؟ مسیح میں کسی بھائی یا بہن کے لئے ٹھوکر کا باعث ہونے کی بجائے یہی بہتر ہے کہ ہم اپنی آزادی کو ترک کر دیں۔ 17 ویں آیت میں پولس رسول اس بات کو واضح کرتے ہیں کہ خدا کی بادشاہی کھانے پینے پر نہیں بلکہ اس راستبازی، صلح، اطمینان اور خوشی پر منحصر ہے جو روح القدس کے باعث ہوتی ہے۔ آئیں اس بیان کو بڑی تفصیل کے ساتھ دیکھیں۔

بہت سے لوگوں کا طرزِ زندگی یہ ظاہر کرتا ہے کہ خدا کی بادشاہی قواعد و ضوابط پر ہی منحصر ہے۔ ان کا یہ کہنا ہے کہ اگر آپ مسیحی ہیں تو آپ کو ایک باضابطہ اور اصولوں و قوانین کے تحت زندگی بسر کرنی چاہیئے۔ آپ کو ہر اتوار گرجہ گھر جانا چاہیئے اور ساتھ ہی اپنی آمدنی کا دسواں حصہ بھی کلیسیا میں دینا چاہیئے۔ شاید وہ یہ بھی کہیں کہ آپ کو سینما یا تھیٹر بھی نہیں جانا چاہیئے۔ ایسے ایمانداروں کے لئے ایمان بعض قوانین اور اصولوں و ضوابط کی پابندی کا نام ہے۔ وہ یہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ جب وہ ایسے قواعد و ضوابط کے تحت زندگی بسر کرتے ہیں تو خدا کے حضور مقبول ٹھہرتے ہیں۔ مقدس پولس رسول بتاتے ہیں کہ خدا کی بادشاہی کا ان چیزوں سے کچھ تعلق نہیں ہے۔

مقدس پولس رسول کے مطابق، خدا کی بادشاہی سب سے پہلے تو راستبازی سے متعلق ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے خدا کے ساتھ درست رشتہ قائم کرنا۔ خداوند یسوع کے اس دُنیا میں آنے کا یہی مقصد تھا۔ پولس رسول نے اپنے خط میں اس پر بڑی تفصیل سے بات کی ہے۔ خدا کی بادشاہی صرف ہم میں مسیح کی راستبازی کے بارے میں نہیں ہے۔ بلکہ یہ راستبازی خدا کے ساتھ صلح سے متعلق بھی ہے۔ یعنی خداوند یسوع کے صلیبی کام

کی بنا پر گناہوں کی معافی پا کر خدا کے ساتھ صلح کرنا۔ خدا کی بادشاہی اس اطمینان کے بارے میں بھی ہے جو ہمارے دلوں میں آجاتا ہے کیونکہ خدا ہمارا آسمانی باپ بن جاتا ہے۔ یہ اپنے بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ صلح سے رہنا اور صلح جوئی کے لئے کوشاں رہنے کے بارے میں بھی ہے۔ جب خدا کا روح ہمارے دلوں کو اپنا مسکن بنالیتا ہے تو پھر ہمیں یہ توفیق ملتی ہے کہ ہم دوسروں کے ساتھ ہم آہنگی اور صلح کے ساتھ زندگی بسر کر سکیں۔ خدا کی بادشاہت میں رشتے ناطے بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ خدا اور دوسرے بھائیوں بہنوں کے ساتھ صلح کے بغیر ہم خدا کی بادشاہی کو فروغ نہیں دے سکتے۔ ضرورت ہے کہ ہم خدا کی بادشاہی کو وسعت اور فروغ دیں۔

غور کریں کہ خدا کی بادشاہی اس خوشی سے متعلق بھی ہے جو روح القدس کے وسیلہ سے ہم میں پیدا ہوتی ہے۔ خداوند کے ساتھ چلنے کے لئے خوشی اور شادمانی بہت اہم عنصر ہے۔ جی ہاں مسیحی زندگی تو باطن اور روح کی خوشی کے بارے میں ہے۔ خداوند یسوع نے کہا کہ وہ اس لئے آیا کہ ہم زندگی پائیں اور کثرت سے پائیں۔ (یوحنا 10:10) روح القدس کا بہاؤ ہم میں شروع ہو جائے گا۔ زندگی کے پانی کی ندیاں جاری ہو جائیں گی۔ (1 یوحنا۔ 14:4) خداوند یسوع اپنی شادمانی کو ہمارے دلوں میں بھرنے کے لئے آئے۔ تاکہ ہم اُس میں کامل اطمینان اور تسلی پائیں۔ اس شادمانی، تسلی اور اطمینان کا ہماری پرستش اور عبادت سے اظہار ہونا چاہئے۔ دوسروں کے ساتھ باہمی تعلقات، ہمارے روّیوں، معاشرے میں لوگوں کے ساتھ ہمارے معاملات، لین دین اور حتیٰ کہ اُن آزمائشوں سے بھی یہ شادمانی اور اطمینان نظر آئے جو مسیح یسوع کے ساتھ چلتے ہوئے ہماری راہوں میں آجاتی ہیں۔

مقدس پولس رسول ہمیں 18 آیت میں یاد کراتے ہیں کہ وہ شخص جو راستبازی کے سبب سے خداوند یسوع مسیح کی خدمت کرتا ہے نہ صرف خدا بلکہ آدمیوں کا بھی مقبول ہوتا ہے۔ خدا کے دل کی یہی خوشنودی ہے کہ وہ ہمیں راستبازی میں چلتا ہوا دیکھے۔ ہمارے دلوں میں اُسے شادمانی، خوشی اور اطمینان نظر آئے۔ نہ صرف خدا بلکہ ہمارے ارد گرد کے لوگ بھی خوش ہوں گے۔ ہو سکتا ہے کہ لوگ ہمارے عقیدے کو قبول نہ کریں۔ لیکن ہمارے طرز زندگی، روّیوں اور طرزِ عمل سے یقیناً خوش اور مطمئن ہوں گے۔ 19 ویں آیت میں، پولس رسول ایمانداروں کو اس بات کے لئے اُبھارتا ہے کہ ہم ہر ممکن طریقہ سے صلح، اطمینان اور دوسروں کی ترقی کے لئے کوشاں رہیں۔ اس کا مطلب ہے جو کچھ بھی ہم کریں اس میں اپنے بھائیوں اور بہنوں کو ضرور مدِ نظر رکھیں۔ ہمیں لوگوں سے الگ تھلگ تنہائی کی زندگی بسر نہیں کرنی چاہیئے۔ اس کے لئے ہمیں کوشش کرنا ہو گی۔ ہمارا مقصد اور نصب العین یہی ہونا چاہیئے کہ ہم نے دوسروں کے ساتھ صلح کے ساتھ رہنا ہے۔ اور ہر ممکن طریقہ سے دوسروں کی تعمیر و ترقی کا باعث ہونا ہے۔

محتاط رہیں کہ اپنی آزادی کی خاطر خدا کے کام کو برباد نہ کریں۔ مقدس پولس رسول کے مطابق کھانے والی سب چیزیں پاک ہیں۔ لیکن اگر کوئی ایسی چیز جسے وہ کھا رہا ہے کسی بھائی یا بہن کے لئے ٹھوکر کا باعث بن رہی ہے تو سمجھ لیں کہ وہ چیز کھا کر وہ گناہ کر رہا ہے۔ کیونکہ وہ کسی دوسرے شخص کے عقیدے کے بارے حساس نہیں ہوا۔ کچھ ایسے وقت بھی ہوتے ہیں جب ہمیں اپنے عقیدے کو اپنے تک محدود رکھنا ہوتا ہے۔ ہم اپنی آزادی کے تعلق سے کیوں شیخی بھگاریں یا کیوں کوئی ایسا کام کریں جو کسی دوسرے ایماندار کے لئے تکلیف یا ٹھوکر کا باعث

ہو سکتا ہے ؟ یہ ریاکار ہونا نہیں بلکہ دوسروں کی ضرورت کے تعلق سے احساس ہونا ہے۔ ریا کار ہونے کا مطلب ہے کہ کسی شخص کو وہ کچھ سوچنے کے لئے قائل کرنا جو کچھ ہم نہیں ہیں۔ حساس ہونے کا مطلب ہے کہ ہم اپنی خدا کی بادشاہی کے لئے اپنی آزادی کو ایک طرف رکھ دیں۔

مقدس پولس رسول ہمیں اس بات کی یاددہانی کراتے ہوئے اس حصہ کو اختتام پذیر کرتے ہیں کہ تمام معاملات میں ایمان ہی رہنما اصول ہونا چاہیئے۔ اگر آپ شک کرتے ہیں اور آپ کے اندر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا جو کچھ آپ کر رہے ہیں وہ دُرست ہے۔ تو پھر وہ کام نہ کریں۔ جو کچھ کرنے کے لئے آپ کے دل میں قائلیت پیدا ہو وہی کام کریں۔ وہی کریں جو خدا کی بادشاہت کی تعمیر و ترقی کا باعث ہے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔آپ کی تہذیب و ثقافت میں کون سی چیزیں ٹھوکر کا باعث ہو سکتی ہیں ؟

☆۔ایک دوسرے کے تعلق سے حساس ہونے اور ریاکار ہونے کے درمیان کیا فرق پایا جاتا ہے ؟

☆۔آپ کے پاس کون سی آزادی ہے جو آپ کے بھائی یا بہن کے پاس نہیں ہے ؟ آپ کے بھائی کے پاس کون سی آزادی ہے جو آپ کے پاس نہیں ہے ؟

☆۔ پولس رسول اس حصہ میں کون سے رہنما اصول ہمیں بتاتے ہیں؟

☆۔ کیا ہم سچائی سے کہہ سکتے ہیں کہ جو کچھ آپ کرتے ہیں وہ ایمان سے کیا جاتا ہے؟

☆۔ کیا جو کچھ آپ کرتے ہیں وہ مسیح میں کسی بھائی یا بہن کے لئے ٹھوکر کا باعث ہے؟ وضاحت کریں۔

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔ اس آزادی کے لئے خداوند کی شکر گزاری کریں جو اُس نے ہمیں عطا کی ہے۔ مسیح کے بدن میں مختلف طرزِ فکر رکھنے والے لوگوں اور طرح طرح کی نعمتوں اور خدمتوں کے لئے بھی اُس کی شکر گزاری کریں۔

☆۔ مسیح کے بدن میں موجود اختلافات کے لئے اور زیادہ برداشت اور صبر و تحمل کا روّیہ اپنانے کی توفیق مانگیں۔

☆۔ اپنے ارد گرد موجود مسیحی لوگوں کے لئے اور بھی زیادہ حساس روّیہ مانگیں جو مختلف چیزوں کو آپ کی نظر سے نہیں دیکھتے۔

☆۔ خداوند سے درخواست کریں کہ وہ آپ کی زندگی میں موجود کوئی ایسی چیز دکھائے جو کسی کے لئے مشکل یا ٹھوکر کا باعث بن رہی ہے۔ خداوند سے درخواست کریں کہ وہ آپ کو حکمت اور دانائی بخشے تاکہ آپ اس صورتحال کو بہتر بنا سکیں۔

یگانگت میں قائم رہنا

رومیوں 15:1-7

رومیوں کے نام لکھے گئے پولس رسول کے خط کا پہلا حصہ اس نجات کی بات کرتا ہے جو ہمیں مسیح کے بدن میں لے کر آئی۔ اس خط کا بقیہ حصہ اس بدن میں زندگی بسر کرنے اور ایک مخصوص طرزِ عمل اور طرزِ فکر اپنانے کی بات کرتا ہے۔ خدا کے فرزند ہوتے ہوئے ہمیں طرح طرح کی نعمتیں اور خدمتیں ملی ہیں تاکہ ہم ایک دوسرے کے لئے حوصلہ افزائی اور تازگی کا باعث ہو سکیں۔ ہمیں ان نعمتوں کا استعمال کیسے کرنا ہے؟ اس تعلق سے بھی مختلف طرزِ فکر پایا جاتا ہے اور پھر یہ کہ ہم نے مسیح میں حاصل شدہ آزادی سے کیسے لطف اندوز ہونا ہے؟ مسیح کے بدن میں بھی اس تعلق سے اختلاف رائے پایا جاتا ہے۔ اس کے باوجود ہمیں یگانگت کے لئے جدوجہد کرنی ہے۔

یگانگت کا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ ہم سب کے اعتقادات ایک جیسے ہوں۔ اور اس کا ہر گز یہ بھی مطلب نہیں کہ ہمارا طرز عمل بھی ایک جیسا ہو۔ ہماری خدمتیں ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ ہمارا مسیحی طرزِ فکر بھی ایک دوسرے سے مختلف ہوتا ہے۔ اس کا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ جو کچھ ہم چاہتے ہیں اور کس طرح سے ہم خوش و خُرم رہ سکتے ہیں، ان ہی باتوں کو ہم

نے اپنے ایمان اور اعتقاد کا حصہ بنایا ہوا ہے۔ کچھ بنیادی اصول ہیں جن سے ہمیں لپٹے رہنا ہے۔ ہم سب کو خداوند پر ایمان رکھنا چاہیئے اور اس کام کو بھی قبول کرنا چاہیئے جو اس نے ہمارے لئے صلیب پر سرانجام دیا ہے۔ ہمیں نجات کی پیش کش کو بھی قبول کرنا چاہیئے جو خدا کے فضل سے مسیح یسوع کے وسیلہ سے ہمیں عطا ہوئی ہے۔اوراس نجات کی پیش کش کو قبول کرتے ہوئے ہمیں خدا کے خاندان میں نئے سرے سے پیدا ہو جانا چاہیئے۔

لازم ہے کہ ہم اُس کی خداوندیت اور اُس کے کلام کے اختیار کے سامنے جھک جائیں۔ اگرچہ ہم مختلف طرزِ فکر رکھتے ہیں۔ تو بھی مسیح کے ساتھ ہمارا ایک مشترکہ رشتہ ہے۔ ہم سب کی یہی خواہش اور آرزُو ہے کہ ہم خداوند اپنے خدا کی تعظیم کریں۔ مسیح میں ہماری یگانگت ہے اور جو کچھ اُس نے ہمارے لئے صلیب پر سرانجام دیا ہے۔ اُس کے ساتھ ہم متفق ہیں۔ آنے والی آیات میں، پولس رسول بتاتے ہیں کہ کس طرح ہم اس یگانگت کو قائم رکھ سکتے ہیں۔

کمزوروں کی غلطیوں کو برداشت کریں۔(1آیت)

اوّل۔ پولس رسول پہلی آیت میں مضبوط ایمانداروں کو اس بات کے لئے ابھارتے ہیں کہ وہ کمزور ایمانداروں کی غلطیوں کو برداشت کریں ۔ نئے یا کمزور ایماندار وں کے ساتھ بڑی برداشت اور تحمل کے ساتھ کام کرنا پڑتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ انہیں سچائی کی پہچان واضح طور پر نہ ہو۔ ہو سکتا ہے کہ اُن میں روحانی پختگی کم جبکہ روحانی جوش وجذبہ بہت زیادہ ہو۔ ہو سکتا ہے کہ ابھی تک گناہ آلودہ عادات و اطوار اُن پر غالب آتے ہوں۔ بعض اوقات ہم یہی توقع کر رہے ہوتے ہیں کہ دوسرا شخص راتوں رات بالکل بدل جائے۔ حالانکہ چاہیئے تو یہ کہ ہم صبر و تحمل سے کام لیتے ہوئے محبت، ترس اور اظہارِ اُلفت کریں اور اس شخص کے ساتھ اپنے مراسم

اور تعلقات بہتر بنائیں تاکہ درجہ بدرجہ اُس کی تعمیر و ترقی میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔ پختہ اور بالغ مسیحی بھی بعض دفعہ روحانی زندگی میں کمزور پڑ جاتے ہیں۔ بعض لوگوں کو اپنی کئی ایک عادات، روّیوں پر غالب آنے میں برسوں لگ جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں پر نکتہ چینی کرنے یا کوئی فردِ جرم عائد کرنے کی بجائے محبت سے ان کی ہمت افزائی کریں تاکہ وہ تعمیر ہوتے جائیں۔ کیونکہ الزام تراشی، نکتہ چینی اور فردِ جرم عائد کرنے سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ اس طرح تو معاملات اور تعلقات بگڑ جاتے ہیں۔ خدا نے ہمیں اس لئے بلایا ہے تاکہ ہم ایک دوسرے کی برداشت کریں۔ بالکل جس طرح اُس نے ہمیں برداشت کیا ہے۔

" برداشت کرنا" اس لفظ کا یونانی زبان میں ترجمہ ہے۔ بوجھ اُٹھانا۔ تحمل سے برداشت کرنا۔ " یعنی ہمیں لوگوں کو ناکام ہونے کا بھی موقع دینا ہے۔ اس بات کو سمجھیں اور قبول کریں کہ کوئی بھی مسیحی کامل نہیں ہے۔ تاہم کاملیت کی راہ پر ہم جانفشانی کرتے رہتے ہیں۔ ہم ناکامیوں کے باوجود ایک دوسرے کو قبول کر لیتے ہیں۔ ضرورت تو یہ ہے کہ ہم لوگوں کو ناکامیوں، خطاؤں اور غلطیوں کے باوجود قبول کر لیں لیکن ہم اُن میں کاملیت تلاش کر رہے ہوتے ہیں۔ ایسا نہ کریں، لوگوں کو جیسے وہ ہیں قبول کر لیں، اُن کی ہمت افزائی کریں، اُن کی تعمیر و ترقی کا باعث ہوں۔

ہو سکتا ہے کہ آپ ایسی کلیسیاؤں میں گئے ہوں جہاں پر کسی بھی قسم کی غلطی کی بالکل گنجائش نہیں ہوتی۔ ایسی کلیسیاؤں میں فوری طور پر فردِ جرم عائد کر دی جاتی ہے۔ ایسے لوگوں کے اپنے ہی ضابطے اور معیار ہوتے ہیں۔ جب اُنہیں محسوس ہوتا ہے کہ کچھ غلط ہو رہا ہے تو وہ بلا تاخیر لوگوں کو نظم و ضبط سکھانے لگ جاتے ہیں۔ اس طرح تعمیر و ترقی نہیں بلکہ بے دلی اور

حوصلہ شکنی پیدا ہوتی ہے۔ ہمارے خاندانوں میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ اگر ہم اپنے گھرانے کے افراد میں ہمیشہ غلطیاں نکالتے رہیں تو پھر بہت جلد کشید گی، حوصلہ شکنی اور بے دلی پیدا ہو جائے گی۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی کوشش ہی ترک کر دیں کیونکہ اُن کے دل میں یہ بات بیٹھ جائے گی کہ وہ اس معیار تک کبھی پہنچ ہی نہیں پائیں گے جو ہم نے ان کے سامنے رکھ دیا ہے۔ نئے ایمانداروں کی غلطیاں نکالنے کی بجائے، اُن کی غلطیوں کو بڑے صبر و تحمل سے برداشت کریں۔ ایک دوسرے کی تعمیر و ترقی کا باعث ہوں۔

ہمیں یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ " کمزوری اور ناکامیاں" جن کا مقدس پولس رسول پہلی آیت میں ذکر کر رہا ہے وہ باغیانہ روّیے یا نافرمانی نہیں ہیں۔ ہم سب خدا کے معیار اور مقام سے گر چکے ہیں جو اس نے ہمارے لئے مقرر کیا ہے۔ ہم اپنی مسیحی زندگی میں کبھی نہ کبھی ضرور گرے ہوں گے۔ جب ہم گرتے ہیں تو اُٹھ بھی کھڑے ہوتے ہیں۔ ہم اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہیں۔ ہم غالب آنے کے لئے خداوند کی طاقت اور توانائی کے طالب ہوتے ہیں۔ کچھ ایسے لوگ بھی ہوتے ہی جنہیں اپنے گناہ سے بڑی محبت ہوتی ہے۔ اور وہ اپنی زندگی سے اپنی کمزوریوں اور غلطیوں کو دُور ہی نہیں کرنا چاہتے۔ یہ باغیانہ اور دانستہ نافرمانی ہوتی ہے۔

دانستہ نافرمانی اور کمزوریوں میں امتیاز کرنا ہمیشہ آسان نہیں ہوتا جن کا مقدس پولس رسول یہاں پر ذکر کر رہے ہیں۔ تاہم کسی شخص کے روّیے سے ان دونوں چیزوں میں امتیاز کرنا آسان بھی ہو جاتا ہے۔ کیا وہ شخص اپنی زندگی سے سچی توبہ کا اظہار کرتا ہے جب اسے معلوم ہو جاتا ہے کہ اس سے غلطی سرزد ہوئی ہے؟ کیا ایسا شخص یہ کہتا ہے کہ وہ آئندہ ایسا نہیں کرے

گا؟ اگر ہم نے یگانگت میں قائم رہنا ہے، تو پھر ہمیں کمزوروں کی غلطیوں کو برداشت کرنا ہو گا۔

صرف اپنی خوشی کے طالب ہونا چھوڑ دیں۔ (1-5 آیات) پولس رسول پہلی آیت میں دوسرے اصول کو ہماری توجہ کا مرکز بناتے ہیں۔ یہاں پر وہ ہمیں بتاتے ہیں کہ اگر ہم مسیح کے بدن میں یگانگت پیدا کرنا چاہتے ہیں تو پھر ہمیں یہ روّیہ ترک کرنا ہو گا کہ ہم صرف اور صرف اپنی خوشی کے ہی طالب ہوں۔ صرف اپنے مفاد کو ذہن میں رکھتے ہوئے زندگی بسر کرنا کس قدر آسان ہوتا ہے۔ ہمارا یہ ایمان ہے کہ ہماری روحانی تعلیم کا معیار دُرست ہے اور سب کو اس کے ساتھ متفق ہونا چاہیئے۔ ہم تو یہی چاہتے ہیں کہ ہر شخص ہمارے جیسا طرزِ زندگی اپنائے اور ہر ایک چیز کو ہماری نظر ہی سے دیکھے۔

مقدس پولس رسول ہمیں مسیح کے نقش قدم پر چلنے کے لئے کہتے ہیں۔ اور اُس کے ساتھ ہی وہ یہ چاہتے ہیں کہ ہم اپنے مفادات کو دوسروں کے مفاد پر قربان کر دیں۔ 3 آیت میں مقدس پولس رسول کہ خداوند یسوع اپنی خوشی پوری کرنے کے لئے اس دنیا میں نہیں آئے تھے۔ خداوند یسوع اپنی زمینی زندگی کے دوران اپنی خوشی اور آرام کے طالب ہوئے بغیر دوسروں کی خدمت میں لگے رہے۔ خداوند نے باپ کی فرمانبرداری میں زندگی بسر کی۔ وہ دوسروں کے لئے زندہ رہے۔ خداوند نے ہماری ضروریات کے لئے اپنی ضروریات اور خودی کا انکار کیا۔ بے آرامی، بے گھر، روپے پیسے، دوست احباب اور آرام و راحت کے بغیر زندگی بسر کی۔ خداوند یسوع نے اپنا سب کچھ دوسروں کی برکت اور بحالی کے لئے استعمال کیا۔ خداوند یسوع نے ہمیں پیروی کے لئے ایک نمونہ دیا۔ اُس نے بے عزتی برداشت کی اور دُکھ برداشت کئے۔

تاکہ ہم اُس کے نمونے کو دیکھ کر اُس کی پیروی کریں۔ اپنی خودی کا انکار کرنا آسان نہیں ہوتا۔ دوسروں کے مفاد کو مدِ نظر رکھتے ہوئے زندگی بسر کرنا آسان نہیں ہوتا۔ لیکن پولس رسول ہمیں ثابت قدم اور قائم رہنے کے لئے اُبھارتے ہیں کیونکہ خداوند یسوع نے بھی سب کچھ ہمارے لئے برداشت کیا تھا۔

دوسروں کے لئے قربانی کی زندگی بسر کرنا ہمیشہ آسان نہیں ہوتا۔ مقدس پولس رسول ہمیں یاد کراتے ہیں کہ کلام مقدس میں سے ہمیں ایک اُمید ملتی ہے۔ اور وہ ایماندار جو ہم سے پہلے ہو گزرے ہیں ہمیں پیروی کے لئے ایک نمونہ دے گئے۔ خدا ہمیں برداشت اور ہمت دے گا (5 آیت)

اب سوال یہ ہے کہ اگر ہم اپنے مفاد کو ترک کر دیں، اپنی ضروریات کو مدِ نظر نہ رکھیں تو پھر ہماری ضروریات کیسے پوری ہوں گی؟ اگر ہم ہر وقت قربانی کے لئے تیار رہیں تو کون ہماری فکر کرے گا؟ ہم کس طرح ایسے اپنی زندگی بسر کرنا جاری رکھ سکتے ہیں؟ مقدس پولس رسول 5 آیت میں اس سوال کا جواب دیتے ہیں۔ وہ ہمیں بتاتے ہیں کہ خدا ہی ہمیں برداشت اور ہمت دے گا۔ جب آپ کو آگے بڑھنے کے لئے توانائی کی ضرورت ہو گی، خدا ہمیں قوت مہیا کرے گا۔ جب ضرورت ہو گی کہ خدا آپ کو تسلی اور اطمینان بخشے، جب آپ دوسروں کے لئے قربانی دیں گے اور اس وقت آپ کو کسی کی طرف سے تسلی کی ضرورت ہو گی تو پھر خدا آپ کو تسلی اور اطمینان سے بھر دے گا۔ چونکہ خدا ہماری ضروریات کا خیال رکھتا ہے۔ اس لئے ہم اپنی توجہ دوسروں کی ضروریات پوری کرنے پر مرکوز کر سکتے ہیں۔ اگر ہم مسیح کے بدن میں یگانگت چاہتے ہیں۔ تو پھر نہ صرف ہمیں ایک دوسرے کی برداشت کرنی اور ایک

دوسرے کی غلطیوں کے باوجود قبولیت کا رویہ اپنا ہو گا بلکہ ہمیں دوسروں کی خدمت، تعمیر و ترقی کے لئے جینے والا روّیہ اپنانا ہو گا۔ ہمیں دوسروں کی ضروریات کو مد نظر رکھنا ہو گا۔ ہم دوسروں کی ضروریات کو اپنی ضروریات سے مقدم اور اہم جاننا ہو گا۔ خدا ہمیں طاقت، ہمت دینے کا وعدہ کرتا ہے تاکہ ہم اُس پر توکل اور بھروسہ کرنا جاری رکھ سکیں۔ تصور کریں کہ کلیسیا میں یہ تعلیم کیسا فرق اور تبدیلی پیدا کرے گی۔ یہ سادہ سے اصول کلیسیا، خاندان اور ایک قوم میں زبردست تبدیلی کا پیشہ خیمہ ہو سکتے ہیں۔ خدا کو جلال دینا اپنا ترجیح بنائیں

(آیت 6)

مسیح کے بدن یعنی کلیسیا کا نصیب العین یکدل اور یک زبان ہو کر خداوند کی ستائش اور اُس کے نام کو جلال دینا ہی ہے۔ (آیت 6) ہم بطور ایک بدن کیسے خدا کو جلال دے سکتے ہیں؟ اگر ہم دوسروں کی غلطیاں نکالنے، دوسروں پر فردِ جرم عائد کرنے اور ایک دوسرے کو رد کرنے میں مصروفِ عمل ہوں گے، اور برداشت کا کوئی نام و نشان بھی ہم میں نہیں ہو گا تو پھر خدا کی ستائش اور اُس کے نام کو کیسے جلال ملے گا؟ اگر ہم اپنے مفاد کے لئے جیتے رہے، اپنی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے زندگی بسر کرتے رہے، تو پھر کیسے مسیح کا بدن ترقی کرے گا؟ کیسے خدا کا نام ہماری کلیسیا، ہمارے خاندانوں اور شخصی زندگیوں میں عزت اور جلال پائے گا؟ کلیسیا میں ہمارے تعلقات اور خداوند کے نام کو جلال دینے میں ایک گہرا تعلق پایا جاتا ہے۔ ایک بدن جس میں تفرقے ہوتے ہیں، خداوند یسوع کے نام کو جلال نہیں دے سکتا۔ ہم اس دُنیا کے سامنے خدا کے نام کے لئے رسوائی کا باعث ہوتے ہیں۔ ہم لڑتے جھگڑتے اور ایک دوسرے پر

تنقید کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے اظہار محبت نہیں کرتے تو ہم خداوند کے نام کے لئے بُزرگی اور عزت کا باعث نہیں ہوتے۔

ایک دوسرے کو قبول کرلیں۔(7آیت)

آخر پر، مقدس پولس رسول اس حصہ کو ایک زبردست بیان کے ساتھ ختم کرتے ہیں۔" ایک دوسرے کو قبول کرلو۔" بالکل ایسے ہی جیسے مسیح نے ہمیں قبول کرلیا۔

"پس جس طرح مسیح نے خدا کے جلال کے لئے تم کو اپنے ساتھ شامل کرلیا اُسی طرح تم بھی ایک دوسرے کو شامل کرلو۔"

غور کریں کہ خداوند کی ستائش کرنے اور ایک دوسرے کو قبول کرنے کے درمیان کیسا تعلق پایا جاتا ہے۔ ہمیں ایک دوسرے کو قبول کرنے کے لئے بلایا گیا ہے تاکہ خداوند کی ستائش ہو۔ جب ہم مسیح میں اپنے بھائیوں اور بہنوں سے پیار کرتے ہیں تو ہم باپ کو جلال دیتے ہیں۔ایک دوسرے کو قبول کرنے اور خدا کو جلال دینے کے درمیان تعلق پر غور کریں۔

ہم نے اسی طرح سے ایک دوسرے کو قبول کرنا ہے جیسے مسیح نے ہمیں قبول کرلیا ہے۔اس نے ہمیں اس وقت قبول کیا جب ہم گنہگار ہی تھے۔(رومیوں 8:5) خداوند نے اس وقت ہمارے لئے جان قربان کی جب ہم گنہگار ہی تھے۔جی ہاں خداوند یسوع کا ہمارے لئے ایسا طرزِ عمل تھا۔اس نے ہماری ساری ناکامیوں اور خطاؤں کے باوجود ہمیں قبول کرلیا۔جب ہمیں اس طرح قبول کیا گیا ہے تو کس طرح ہم مسیح میں اپنے بھائیوں کو قبول کرنے سے انکار کرسکتے ہیں؟

چند غور طلب باتیں

☆۔دانستہ طور پر گناہ کرنے اور اپنے جسم میں کمزور شخص ہوتے ہوئے کسی گناہ کو کرنے میں کیافرق ہے؟ہم ان دونوں گناہوں میں کس طرح امتیاز کر سکتے ہیں؟

☆۔کیا آپ مسیح میں کسی بھائی یا بہن کے تعلق سے صبر و تحمل کا مظاہرہ کرنے میں ناکام ہوئے؟کسی شخص کو صبر و تحمل سے برداشت کرنے اور اُس پر اُنگلی اٹھانے میں کیا فرق ہے؟

☆۔آپ کس طرح کسی شخص کی کمزوری کو عملی طور پر برداشت کر سکتے ہیں؟کیا کسی کو برداشت کرنے کا مطلب ہے کہ آپ اس شخص کے گناہوں کو نظرانداز کر رہے ہیں؟

☆۔آپ نے کس حد تک اپنے لئے زندگی گزاری ہے؟آپ کس طرح دوسروں کے لئے زیادہ سے زیادہ خدمت کر سکتے ہیں؟

☆۔ثابت قدمی سے خدمت کرنے والوں کے لئے خدا کے کون سے وعدے ہیں؟(5آیت) یہ وعدے ہمیں کس طرح اور بھی زیادہ قربانی دے کر خدمت کرنے کے لئے آزاد کرتے ہیں؟

☆۔خداوند یسوع نے آپ کو کیسے قبول کیا تھا؟اس سے ہم ایک دوسرے کو قبول کرنے کے تعلق سے کیا سیکھتے ہیں؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔ مسیح میں اپنے بھائیوں اور بہنوں کے تعلق سے خداوند سے اور زیادہ صبر و تحمل مانگیں۔

☆۔خداوند کی شکر گزاری کریں کہ اُس نے اس زمین پر انسانوں کے درمیان زندگی بسر کی۔ خداوند کی شکر گزاری کریں کہ جب ہم قربانی دینے والی زندگی گزارتے ہیں تو ہمارے لئے اُس کے وعدے موجود ہیں کہ وہ ہم سے دستبردار نہ ہوگا اور ہمیں اور زیادہ توفیق بخشتا رہے گا۔

☆۔خداوند سے کہیں کہ وہ شخص آپ کو دکھائے جس کو آج کل آپ برداشت نہیں کر پارہے ۔اس شخص کو برداشت کرنے اور اُس کے لئے باعث برکت ہونے کے لئے خداوند سے توفیق مانگیں تاکہ آپ اُس کی زندگی میں اُس کے کمزور حصوں کو بھی مسیح کی محبت میں قبول کر سکیں۔

☆۔اس باب میں زندگی کے جو علاقہ جات ہم زیرِ بحث لائے ،اور آپ اُن میں ناکام ہوئے، خداوند سے ایسے وقتوں کے لئے معافی مانگیں جب آپ نے اپنی ناکامی سے خداوند کے منصوبوں اور اس کی مرضی کو پورا نہ کیا۔

باب 40

غیر اقوام میں پولس رسُول کی خدمت

رومیوں 15:8-21

رومیوں کے نام لکھے گئے خط کے اس حصہ میں، پولس رسول اپنی خدمت کی مخصوص رویا پر بات کرتا ہے۔ اس حصہ میں اس نے شخصی خدمت پر بات چیت کی ہے۔ یہاں پر پولس رسول غیر اقوام کے لئے اپنی بلاہٹ اور بوجھ کو بیان کرتا ہے۔ اس وجہ سے یہودی لوگوں کے ساتھ اکثر پولس رسول کی بحث شروع ہو جاتی تھی۔ اور اس وجہ سے پولس رسول کو بہت سے دکھ اور ایذاہ رسانی کا بھی سامنا کرنا پڑا۔

پولس رسول کی قوت اور اُس کے اندر پائی جانے والی تحریک مسیح سے ملاقات کی وجہ سے پیدا ہوئی۔

وہ اُنہیں یاد کراتا ہے کہ مسیح یسوع خدا کے اس وعدہ کی تکمیل کے لئے یہودیوں کا خادم بن گیا جو خدا نے انبیا کی معرفت کیا تھا۔ غور کریں۔ 9 آیت پر۔ خداوند یسوع یہودیوں کے وسیلہ سے اس دنیا میں آیا تاکہ غیر اقوام بھی خدا کی تعریف کریں۔ پولس رسول اس بات کا قائل تھا کہ یسوع نہ صرف یہودیوں کے لئے آیا بلکہ غیر قوموں کے لئے بھی آیا تھا۔ وہ ہر نسل کا نجات دہندہ تھا۔ وہ اس لئے آیا تاکہ زمین کی سب قومیں خدا کی سچائی کو جانیں اور نجات پائیں۔

یہ صرف پولس رسول کی رائے نہیں تھی۔ وہ یہودیوں کی کتاب مقدس سے اس بیان کی تائید کرتا ہے۔ وہ 2 سموئیل 22 باب میں سے حوالہ دیتا ہے جہاں پر داؤد اپنے دشمنوں سے رہائی پانے کے بعد یہ لکھتا ہے۔" اس لئے اے خداوند میں قوموں کے درمیان تیری شکر گزاری اور تیرے نام کی مدح سرائی کروں گا۔"(50آیت)

کیونکر داؤد نے روح کی تحریک سے غیر قوموں کے درمیان خدا کی پرستش اور ستائش کرنے کے لئے اپنے اندر بڑا زبردست جوش وجذبہ محسوس کیا؟اس نے اس لئے ایسا محسوس کیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ غیر قومیں بھی اسرائیل کے خداوند خدا کے زبردست فضل کے بارے میں سنیں گی۔ خدا کے دل کی یہی لالسا تھی کہ غیر اقوام بھی خدا کے فضل اور رحم کو سمجھیں اور جانیں۔ مقدس پولس رسول استثنا 32:43 کا بھی حوالہ دیتا ہے۔

"اَے قوموں اُس کے لوگوں کے ساتھ خوشی مناؤ۔"

ایک بار پھر خدا کے روح کی تحریک سے پرانے عہد نامہ کا مصنف غیر قوموں کو مدعو کرتا ہے کہ وہ آکر یہودیوں کے ساتھ خدا کی ستائش کریں۔ یہ بات تو بالکل واضح ہو چکی کہ خدا نے ارادہ کر لیا تھا کہ وہ غیر قوموں پر بھی اپنا فضل اور رحم جاری کرے گا۔ خدا کا بندہ داؤد عہدِ عتیق میں سے مزید حوالہ جات پیش کر کے اپنے اس بیان کی تصدیق کرتا ہے۔ 11 ویں آیت میں وہ زبور 117:1 کا حوالہ دیتا ہے۔

اَے قومو!، سب خداوند کی حمد کرو۔ اَے اُمتو سب اُس کی ستائش کرو۔

12 ویں آیت میں یسعیاہ 11:10 کا حوالہ دیتا ہے۔

"لوگ یسی کی اس جڑ کے طالب ہوں گے جو لوگوں کے لئے ایک نشان ہے اور اُس کی آرام گاہ جلالی ہو گی۔

اس آخری آیت کے لئے تھوڑی تشریح و تفسیر کی ضرورت ہے۔ مرد خدا یسعیاہ اس بات کو واضح کرتا ہے کہ " یسی کی جڑ" کھڑی ہو گی جو قوموں پر حکمرانی کرے گی۔ یسّیؔ داؤد کا باپ تھا جو کہ خدا کا برگزیدہ بادشاہ اور مسیح - خداوند یسوع کے آباؤ اجداد میں سے تھا۔ یہودی صدیوں سے مسیح کی آمد کے منتظر تھے۔

غور کریں کہ یسعیاہ بیان کرتا ہے کہ مسیح نہ صرف اسرائیل پر حکمرانی کرے گا بلکہ پوری دُنیا پر حاکم ہو گا۔ بالخصوص یسعیاہ بیان کرتا ہے کہ غیر قومیں اس سے اُمید رکھیں گی۔ غیر قوموں کے لئے خدا کی محبت کی یہ زبردست مثال ہے۔ خدا نے ارادہ کر لیا تھا کہ وہ اپنی نجات کو پوری نجات تک پہنچائے گا۔ اُس کی یہ آرزُو اور تمنا تھی کہ غیر اقوام اس کے پاس آ کر نجات پائیں۔

اس بات سے یہ واضح ہو جاتی ہے کہ پولس رسول اس خدمت کے تعلق سے کتابِ مقدس میں تحقیق کیا کرتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اُس کی خدمت خدا کی طرف سے ہے۔ اُسے اپنی خدمت کے لئے خدا کے کلام سے اطاعت حاصل تھی۔ اس بنا پر وہ اپنی بلاہٹ کے لئے پُر اعتماد ہو کر بڑی دلیری سے آگے بڑھ سکتا تھا۔

13 ویں آیت سے ہم معلوم کرتے ہیں کہ غیر اقوام کے لئے پولس رسول کی دُعا یہ ہے کہ خدا کی اُمید اُنہیں خوشی اور اطمینان سے اُس وقت بھر دے گی جب وہ اُس پر توکل اور بھروسہ کریں گے۔ وہ چاہتا تھا کہ وہ غیر قومیں نجات کی اس اُمید کے ساتھ آگے بڑھیں۔ غور کریں

کہ پولس رسول کی اپنے قارئین کے لئے یہ دُعا ہے کہ وہ اُمید اور ایمان سے لبریز رہیں۔ جب کوئی شخص روح سے معمور ہوتا ہے تو پھر ہی وہ کامیابی سے خدمت کر سکتا ہے۔ میں نے اپنی زندگی کا بہت زیادہ حصہ روح کی معموری کے بغیر خدمت کرتے ہوئے گزارا۔ میں نے اپنے آپ کو خالی اور شکستہ حال دیکھا۔ میں نے اپنی ساری توانائیاں صرف کر ڈالی اور پھر نڈھال ہو کر بیٹھ گیا۔ میں اس لئے خالی اور ناتواں ہو گیا کیونکہ میں خداوند کی طرف سے مسلسل روح کی معموری کا طالب نہیں ہوا تھا۔ جب ہم روح القدس، خدا کی محبت اور اُس کی طاقت اور توانائی اور زندہ اُمید سے معمور ہو جاتے ہیں، تب ہی ہم بڑی قوت اور قدرت سے اُس کی حقیقی خدمت کر سکتے ہیں۔

پولس رسول کی اپنے قارئین کے لئے یہی دُعا ہے کہ نہ صرف وہ روح القدس کی قوت اور قدرت کے سبب سے امید سے معمور ہو جائیں بلکہ وہ اس اُمید سے لبالب بھر جائیں۔ اس اُمید سے بکثرت معمور ہو کر وہ دوسروں کی خدمت کریں۔

14ویں آیت سے ہم اس بات کو نوٹ کرتے ہیں کہ پولس رسول اس بات کا قائل تھا کہ اس خط کے پڑھنے والے نیکی سے معمور ہوں اور علم و معرفت میں کامل ہوں اور ایک دوسرے کو نصیحت کریں۔ ان میں مسیح کی خوشخبری کی مؤثر منادی کرنے کے لئے کسی چیز کی کمی نہ رہے۔ اس خط میں پولس رسول روم کی کلیسیا سے مختلف معاملات پر بڑی دلیری سے بات کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ اُس نے اُنہیں اس نجات کی یاد دہانی کرائی جو شریعت کے بغیر خداوند یسوع مسیح پر ایمان لانے سے اُنہیں ملی تھی۔ اُس نے اُنہیں اپنی اپنی نعمت اور خدمت کے مطابق خدا کا کام کرتے رہنے کے لئے اُبھارا۔ اُس نے اُنہیں مسیح کے بدن میں یگانگت کو قائم رکھنے کے

لئے بھی کہا۔ اُس نے اُنہیں تعلیم دی کہ نجات صرف یہودیوں کے لئے نہیں ہے بلکہ یہ نجات غیر اقوام کے لئے بھی ہے۔ اب وہ اُنہیں حکم کر رہا ہے کہ وہ روح کی قوت سے لبریز ہوتے چلے جائیں۔ اور یہودیوں اور غیر اقوام میں مسیح کے نام سے خدمت کریں۔

16 ویں آیت میں پولس رسول روم کے ایمانداروں کو بتاتا ہے کہ وہ غیر قوموں کا مقروض ہے۔ خدا نے اُسے غیر قوموں کا رسول ہونے کے لئے بلایا تھا۔ اس کی دلی آرزو یہی تھی کہ غیر قومیں خدا کے حضور مقبول قربانی ٹھہریں۔ وہ روح القدس سے معمور ہو جائیں۔ پولس رسول اس بلاہٹ کے لئے بھی خدا کا شکر گزار تھا۔ (17 آیت) غیر قوموں کے لئے نجات کے اس خیال کو یہودیوں نے قبول نہ کیا بلکہ اُس کی مخالفت کی۔ جس کام کے لئے خدا نے پولس رسول کو بلایا تھا وہ اس سے شرمایا نہیں۔ وہ غیر قوموں سے محبت کرتا تھا۔ وہ اُن کے لئے جان تک قربان کر دینے کے لئے تیار تھا۔ 18 ویں آیت میں وہ اس سارے کام کے لئے بھی خدا کی ستائش کرتا ہے جو خدا نے اُس کے وسیلہ سے غیر قوموں کے درمیان کیا تھا۔ غور کریں کہ پولس رسول اپنی خدمت کی کامیابی کے لئے اپنے آپ کو جلال نہیں دیتا۔ خدا نے غیر قوموں کے درمیان خدمت کرنے کے لئے پولس رسول کی رہنمائی کی تھی۔ وہ اس خدمت کو پورا کرنے کے لئے روح القدس سے معمور ہو گیا۔ خدا نے بڑے معجزات اور نشانات کے وسیلہ سے اپنی قدرت کو غیر قوموں میں ظاہر کیا تھا۔ (19 آیت) خدا نے اسے تقویت اور مالی وسائل عطا کئے تا کہ وہ یروشلیم، الرکم اور دوسری جگہوں پر سفر کر کے جائے اور وہاں خوشخبری کی منادی کرے۔ خدا نے اسے موقع دیا کہ وہ نئے علاقوں تک رسائی حاصل کرے جہاں انجیل کی منادی نہیں کی گئی تھی۔ (21 آیت) خدا اُسے کامیاب دیکھ کر خوش تھا۔ خدا

ہی ساری عزت اور جلال کے لائق تھا۔ اپنی زندگیوں کے لئے خدا کی بلاہٹ کو جاننا زبردست بات ہے۔ اگرچہ پولس رسول کو اپنی بلاہٹ میں مشکلات اور مسائل کا سامنا رہا۔ تو بھی ہر طرح کے حالات و واقعات میں پولس رسول کا دل شکر گزاری اور ستائش سے معمور رہتا تھا۔ پیدائش ہی سے پولس رسول اس خاص خدمت کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ اب وہ خدا کی تابعداری میں زندگی بسر کر رہا تھا، وہ خدا کے اطمینان، خوشی اور شادمانی سے معمور دل رکھتا تھا۔ مصیبتیں بڑھتی گئیں، اکثر وہ خطرات میں بھی گھرا رہتا تھا۔ لیکن وہ ٹھیک اسی جگہ پر ہی تھا جہاں خدا اسے چاہتا تھا کہ وہ ہو۔ کیا آپ اسی جگہ پر ہیں جہاں خدا آپ کو دیکھنا چاہتا ہے؟ کیا آپ اپنے لئے خدا کی بلاہٹ میں اُس کی خدمت کرتے ہوئے اطمینان اور شادمانی سے معمور ہیں؟

اس حوالہ میں، پوری دُنیا کے لئے خدا کے دل کی آرزُو دیکھنے کو ملتی ہے۔ وہ صرف یہودیوں کا ہی نہیں بلکہ پوری دُنیا کا بھی خدا ہے۔ وہ سب قوموں کا رب ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ پولس رسول کس قدر اپنے دل میں قائلیت رکھتا تھا کہ خدا نے اُسے غیر قوموں کے درمیان خدمت کے لئے بلایا ہے۔ وہ اپنی بلاہٹ سے واقف تھا۔ وہ اپنی بلاہٹ سے آشنا تھا۔ وہ خدا کے روح سے لبریز تھا۔ اور جہاں کہیں خدا نے اُسے بھیجا اس نے روح کے بہاؤ میں خدمت کی۔ اُس کی خدمت کو ہر جگہ ہی قبول اور پسند نہیں کیا جاتا تھا لیکن اُس نے کبھی بھی ہمت نہ ہاری۔ بلکہ دلیری سے آگے بڑھ کر خدمت کی اور روح القدس کو بڑی قدرت سے کام کرتے ہوئے دیکھا۔ جب پولس رسول نے اپنی زندگی اور خدمت پر غور کیا، تو پولس رسول حیران رہ گیا کہ خدا نے اُس کے وسیلہ سے کیسے کیسے کام کئے ہیں۔ اُس کا دل شادمانی اور شکر گزاری سے بھر گیا

کہ خدا نے اُسے اپنا خادم مقرر کیا تھا۔ یہ کس قدر پُر مسرت حقیقت ہے کہ ہم بھی وہ وسیلے ہیں جن کے ذریعہ سے خدا اپنے پاک روح کی قدرت سے کام کرتا ہے۔ جب ہم اُس بلاہٹ کے مطابق دلیری سے آگے بڑھتے ہیں جو خدا ہماری زندگیوں پر رکھی ہوئی ہے تو ہم توقع کر سکتے ہیں کہ خدا کا پاک روح ہمارے وسیلہ سے عظیم کام کرے گا۔ کبھی بھی ایسے لوگوں کے سبب سے بے دل نہ ہوں جو آپ کی خدمت کو قبول نہیں کرتے۔ خدا کے پاک روح کو موقع دیں کہ آپ کو اپنی حضوری سے لبریز کر دے۔ خاموش رہیں اور پاک روح کو موقع دیں کہ وہ آپ کو استعمال کرے۔ ایک وسیلہ ہونے پر مطمئن ہوں۔ جو کچھ خداوند کرتا ہے، اُسے دیکھیں اور اس کام کے لئے خداوند کو جلال دیں۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ آپ کی زندگی میں خدا کی کیسی بلاہٹ پائی جاتی ہے؟

☆۔ کیا آپ کو خدا کی بلاہٹ پر کبھی شک ہوا ہے؟ کس وجہ سے آپ کو خدا کی بلاہٹ پر شک ہوتا ہے؟

☆۔ کیا آپ نے کبھی اپنی انسانی طاقت سے خدمت کی ہے؟ یہاں پر ہم پولس کے تعلق سے کیا سیکھتے ہیں کہ وہ کس طرح خدمت کرتا تھا؟

☆۔ جب خدا برکت دیتا ہے تو یہ آزمائش کس قدر آسان ہوتی ہے کہ ہم اس برکت کے لئے خدا کی بجائے اپنے آپ کو جلال دیں۔ اس حوالہ میں ہم پولس رسول کے تعلق سے کیا سیکھتے ہیں؟

☆۔ جس خدمت کو آپ کر رہے ہیں، کیا آپ اس تعلق سے اپنے دل میں اطمینان محسوس کرتے ہیں؟

☆۔ کیا یہی وہ خدمت ہے جو خدا آپ سے لینا چاہتا ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔ خداوند سے اپنی خدمت کی بلاہٹ کی گہری یقین دہانی مانگیں۔

☆۔ خداوند سے ایسے وقت کے لئے معافی مانگیں جب آپ نے اپنی بلاہٹ پر شک کیا اور ایمان سے آگے نہ بڑھ سکے۔

☆۔ جو کچھ آپ نے اب تک خداوند کی خدمت کے لئے کیا ہے، اس کے لئے شکر گزاری کریں کہ یہ سب کچھ آپ کی زندگی میں اس کے کام کا نتیجہ ہے۔

☆۔ خداوند سے درخواست کریں کہ وہ آپ کو اور زیادہ اپنے مسح، حکمت اور توانائی سے بھر دے تاکہ آپ اُن لوگوں کی اور زیادہ مؤثر خدمت کر سکیں جنہیں خدا آپ کی زندگی میں لے کر آتا ہے۔

باب 41

میرے لئے دُعا کریں

رومیوں 15:23-33

خط کے اختتام کی طرف بڑھتے ہوئے پولس رسول مستقبل کے تعلق سے اپنے منصوبے بیان کرتا ہے۔ تاکہ روم میں موجود کلیسیا کے ایماندار پولس رسول کی اُن کے لئے محبت اور اُن کو ملنے کے لئے اُس کے ارادے اور منصوبے سے آگاہ اور واقف ہو جائیں۔ وہ اپنے سفر کے لئے اُنہیں دُعا کرنے کے لئے بھی کہتا ہے۔

23 آیت میں مقدس پولس رسول اپنے قارئین کو بتاتا کہ جن علاقوں میں اس نے کام شروع کیا تھا، وہاں اس نے اپنے کام کو مکمل کر لیا ہے۔ اگرچہ ابھی ان علاقوں میں کچھ کام ہونا باقی بھی تھا خدا پولس رسول کے ذمہ کچھ اور کام بھی لگا رہا تھا۔ 20 آیت میں پولس رسول کے وہاں سے آگے بڑھ جانے کی وجہ یہ خواہش دیکھتے ہیں کہ وہاں پر بھی وہ مسیح کو پیش کر سکے جہاں ابھی تک لوگ مسیح سے ناآشنا تھے۔

پولس رسول نے وہاں خوشخبری کی منادی کرنا اور پھر انجیل کی منادی کا مزید کام ان لوگوں کے سپُرد کرنا تھا جنہوں نے پولس رسول کی منادی کے نتیجہ میں خداوند یسوع کو جاننا اور قبول کر لینا تھا۔ اُس نے ایمانداروں کی ایک جماعت قائم کی اور اُنہیں انجیل کی منادی جاری رکھنے کے

لئے نصیحت اور ہمت افزائی کی۔ یہ ہی اُس کی خدمت کی رویا تھی۔ اُس نے وہاں منادی کرنی تھی جہاں لوگ مسیح کو نہیں جانتے تھے۔ اُس نے ایمانداروں کی ایک جماعت قائم کرنی تھی اور اُن کے ذمہ انجیل کی منادی کا کام لگا کر آگے بڑھ جانا تھا۔ پولس رسول اپنی رویا اور بلاہٹ کو جانتا تھا۔

یہ معلوم کر کے کہ اُس نے اُس کام کو مکمل کر لیا ہے جس کے لئے خدا نے اُسے بلایا تھا، اب پولس رسول نے وہاں سے چلے جانے کا فیصلہ کیا تھا۔ کئی برسوں سے اُس کی آرزُو تھی کہ وہ روم جائے۔ (23 آیت) لیکن اُسے موقع نہیں ملا تھا۔ لیکن اب اُسے موقع مل ہی گیا تھا۔ اُس نے سپین جاتے وقت اُن کے پاس جانے کا منصوبہ بنایا تھا۔ وہ یہ چاہتا تھا کہ وہاں کی کلیسیا میں سفر میں آگے بڑھتے ہوئے اُس کی معاونت اور مدد کرے۔ یہ تو نہیں بتایا گیا کہ پولس رسول ان سے کیسی مدد اور معاونت کی توقع کر رہا تھا۔ غور کریں کہ پولس رسول کی یہ تمنا تھی کہ وہ ان کے ساتھ کچھ وقت گزارے اور اُن کی رفاقت سے لطف اندوز ہو۔ دورانِ خدمت گزرے برسوں مجھے بھی سفر کرنے کا موقع ملا، میں نے بھی کئی ایک ایسے ایمانداروں کی رفاقت سے برکت پائی جنہیں میں اس سے پہلے کبھی نہیں ملا تھا۔ مختلف ممالک کے یہ ایماندار میری لئے بڑی ہمت افزائی اور برکت کا باعث ہوئے۔ مجھے یقین ہے کہ ایک بار پھر سے پولس رسول روم کے ایمانداروں کی رفاقت سے برکت اور تازگی پانا چاہتا تھا۔ اگرچہ روم کی کلیسیا میں جانا پولس رسول کے ارادے میں شامل تھا۔ فی الحال وہ یروشلیم جانے کے لئے کمر بستہ تھا۔ اُس کے ذمہ شہر کے ایمانداروں کو کچھ ہدیہ پہنچانا تھا۔ ہم اس ہدیئے کے تعلق سے اعمال 17:24 میں پڑھتے ہیں۔ مکدنیہ اور اخیہ کے مقدسین نے یروشلیم کے غریب

مقدسین کے لئے کچھ ہدیہ بھیجا تھا۔ پولس رسول کو مکدنیہ اور آخیہ کے ایمانداروں کی طرف سے یہ ہدیہ یروشلیم کے غریب ایمانداروں تک لے کر جانے کا شرف حاصل ہوا تھا۔ یہ بات کس قدر حوصلہ افزا ہے کہ مکدنیہ اور آخیہ کے ایمانداروں کو نہ صرف اپنی ضروریات زندگی کی فکر تھی بلکہ وہ یروشلیم کے ایسے ایمانداروں کی ضروریات کے لئے بھی فکر مند تھے جن کے ساتھ وہ کبھی ملے بھی نہیں تھے۔ یہ دینداری اور روحانی بلوغت کا ایک نشان تھا۔ یہ طرزِ فکر ہمارے لئے ایک سبق ہونا چاہئے۔

27آیت میں مقدس پولس رسول ہمیں بتاتے ہیں کہ وہ روپیہ پیسہ جو وہ یروشلیم سے لے کر آیا تھا، نیک نیتی اور نیک تمناؤں کے ساتھ دیا گیا تھا۔ تاہم یہودی لوگ یروشلیم کے ایمانداروں کے مقروض بھی تھے۔ اُن غیر قوم والوں نے یروشلیم کے مسیحیوں سے ہر طرح کا فائدہ اُٹھایا تھا۔ اُن کی معرفت ہی اُنہوں نے انجیل کا پیغام سنا تھا۔ اب اُن کی ضرورت کے وقت ، غیر اقوام والے یہودی قوم کی محتاجی کی حالت میں اُن کی جسمانی ضروریات پوری کرنے سے اُن کی مدد اور معاونت کر سکتے تھے۔ جب پولس رسول نے معلوم کر لیا کہ

یروشلیم کے ایمانداروں نے یہ ہدیہ وصول کر لیا ہے تو پھر اُس نے روم جانے کا پروگرام بنایا۔ (28آیت)

ہم صرف تصور ہی کر سکتے ہیں کہ اس ہدیہ سے یروشلیم کے ایمانداروں تک کیا پیغام پہنچا ہو گا۔ غیر اقوام سے مسیح پر ایمان لانے والے اُن کی مدد کر رہے تھے۔ یہ غیر اقوام والے اُن سے محبت رکھتے تھے۔ مسیح میں یہودی اور غیر قوم کی تقسیم اور تفریق ختم ہو گئی تھی۔

پولس رسول نے روم کے ایمانداروں کو بتایا کہ جب وہ اُن کے پاس آیا تو کثرت سے برکت لے کر آیا۔ ((29آیت)ہمیں یہاں پر یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ برسوں سے پولس رسول کے دل میں یہ خواہش تھی کہ وہ روم کے ایمانداروں کو جا کر ملے۔ لیکن اُس کے لئے دروازہ نہیں کھلا تھا۔

تاہم پولس رسول پُر اعتماد تھا کہ وہ دن آئے گا جب خدا پورے طور پر روم جانے کے لئے دروازہ کھولے گا اور وہ اُس کے سفر کو مبارک ٹھہرائے گا اور وہ روم کے ایمانداروں کے پاس برکت لے کر جائے گا۔ پولس رسول نے یہ نہ سمجھ سکا کہ خدا برکت تو دے گا لیکن اس کی سوچ کے مطابق نہیں۔ پولس رسول روم میں قیدی کی حیثیت سے گیا تھا۔ وہاں روم میں پولس رسول کو بہت سے رومی افسرانِ بالا کو خوشخبری سنانے کا موقع ملا۔ اُسے بہت سی کلیسیاؤں کو خط لکھنے کا بھی موقع ملا۔ یہ وہی خط ہیں جو بعد ازاں بائبل مقدس کا حصہ بنے اور جنہیں ہم آج کے دور کے ایماندار اپنی روزمرہ زندگی میں پڑھتے ہیں۔ روم کے قید خانہ سے لکھے جانے والے پولس رسول کے خطوط نے بے شمار زندگیوں کو چھوا ہے۔ اگرچہ پولس رسول نے تو اس طرح سے بابرکت سفر کا منصوبہ نہیں بنایا تھا اور نہ ہی اُس کے وہم گمان میں تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن تو بھی مسیح کی کثرت کی برکت ہر طرح کی صورتحال میں اس کے ساتھ رہی اور وہ دوسروں کے لئے باعث برکت ہوا۔

پولس رسول نے روم کے ایمانداروں سے کہا کہ اس کے لئے دُعا کی جائے تاکہ وہ یہودیہ کے علاقہ کے غیر ایمانداروں سے چھڑایا جائے۔ خدا تو پہلے ہی سے پولس رسول کو یہ بتا اور دکھا رہا تھا کہ وہاں پر اُس کے لئے حالات سازگار نہیں ہوں گے کیونکہ وہاں پر کچھ ایسے لوگ تھے جو

اُس کی خدمت کو بالکل بھی پسند نہیں کرتے تھے۔ پولس رسول روم کے ایمانداروں کو دُعائیہ درخواست بھیجتا ہے کہ اس کے لئے دُعا کی جائے تاکہ وہ اس بُرے وقت میں محفوظ رہے۔ وہ یہ بھی دُعا کرتا ہے کہ یروشلیم میں اس کی خدمت وہاں کے ایمانداروں کے لئے باعث برکت ٹھہرے۔

اس حصہ میں پولس رسول کی آخری درخواست یہ تھی کہ روم کی کلیسیا یہ دُعا کرے کہ وہ خدا کی مرضی سے اُن کے پاس آسکے۔ یقیناً یہ وقت اس کے لئے تازگی کا وقت ہونا تھا۔ غور کریں کہ وہ خدا کی مرضی کے تحت ان کے پاس جانے کا خواہاں تھا۔ وہ خدا کے ٹھہرائے ہوئے وقت پر ہی ان کے پاس جانا چاہتا تھا۔ وہ خدا کی رہنمائی اور ہدایت کے مطابق ہی اُن کے ہاں جانے کا خواہشمند تھا۔ وہ اُن ایمانداروں سے روحانی تازگی پانا چاہتا تھا۔ اور وہ خود بھی اُن کے لئے تازگی کا باعث ہونا چاہتا تھا۔ غور کریں کہ پولس رسول کو خدمت میں دوسرے ایمانداروں کی طرف سے تازہ دم ہونے کی ضرورت تھی۔ مختلف علاقوں کے ایماندار اُس کے ساتھ دُعاؤں میں کھڑے تھے۔ وہ اس سے کلام کی باتیں سنتے تھے، اُس کی ہمت افزائی کرتے تھے۔ اور اُس کی خدمت میں اس کے لئے قوت اور تقویت کا باعث ہوتے تھے۔ ہم جو اس وقت خدمت کر رہے ہیں ہمیں بھی اس ضرورت کا احساس ہونا چاہیئے کہ نہ صرف دوسرے ایماندار ہمارے لئے دُعا کریں بلکہ بوقت ضرورت ہمارے لئے تازگی کا باعث ہوں۔ خدا نہیں چاہتا کہ ہم اکیلے ہی خدمت میں اِدھر اُدھر دوڑتے بھاگتے پھریں۔

اس حوالہ سے ہم پولس رسول کے تعلق سے کئی ایک باتیں سیکھتے ہیں۔ وہ اپنی زندگی میں خدا کی بلاہٹ سے واقف تھا اور نہیں چاہتا تھا کہ کسی طور پر بھی وہ اپنی توجہ اور دھیان کسی اور

طرف کرے۔ وہ روم میں جا کر خدمت کرنے کا خواہاں تھا لیکن خدا کی طرف سے برکت اور رہنمائی کے لئے اس نے برسوں انتظار کیا۔ اس نے وقت سے پہلے زبردستی یہ دروازہ نہ کھولا۔ اس نے اس کے لئے دعا کی ضرورت کو بھی پہچانا۔

پولس رسول نے اپنے تجربہ اور روح القدس کی طرف سے ملنے والی نعمتوں پر بھروسہ نہ کیا۔ بلکہ اپنے دُعائیہ ساتھیوں کے سامنے یہ درخواست رکھی۔ پولس رسول کی خدمت اس کے تجربہ کی بنا پر کامیاب نہ تھی۔ بلکہ دُعا اور رُوح القدس کی قوت اور قدرت اور رہنمائی کے باعث پولس رسول خدمت کے میدان میں کامیاب اور کامران تھا۔ پولس رسول نے منصوبہ جات تو بنائے لیکن انہیں خدا کے سپرد کیا۔ ہمیشہ اس کی توقع اور سوچ کے مطابق نہیں ہوتا تھا۔ وہ ایک قیدی کی حیثیت سے روم گیا نہ کہ ایک آزاد مشنری کے طور پر۔ اس نے اس سلسلہ میں خدا پر توکل اور بھروسہ کیا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ خدا کی راہیں کامل ہیں۔ بالآخر پولس رسول کی روح اُن لوگوں سے مل کر تازہ دم ہوئی جو اُس کی خدمت میں پس پردہ اس کی مدد اور معاونت کر رہے تھے۔ ابتدائی کلیسیا میں پولس بڑا اہم شخص تھا۔ لیکن وہ کبھی اس ضرورت سے کوتاہ نظر نہ ہوا کہ دوسروں کو اُس کی کس قدر ضرورت ہے۔ خدا کرے کہ ہم ان اصولوں کو اپنی زندگی اور خدمت کا حصہ بنا سکیں جو ہم نے یہاں پر سیکھے ہیں۔

چند غور طلب باتیں

☆۔آپ کی زندگی میں خدا کی طرف سے کون سی بلاہٹ ہے؟ کیا آپ کبھی اس بلاہٹ سے آگے پیچھے ہوئے؟

☆۔ مسیح خداوند کے ساتھ چلتے ہوئے کیا آپ کبھی دوسروں کی خدمت سے تازہ دم ہوئے؟ آپ کی زندگی میں کون سا ایسا شخص ہے جس کے پاس آپ تقویت، توانائی یا تازہ دم ہونے کے لئے جاتے ہیں؟

☆۔ بعض اوقات خدا کا مقصد ہمارے مقصد اور ارادے سے قطعی مختلف ہوتا ہے۔اس حوالہ میں ہم اس تعلق سے کیا سیکھتے ہیں؟ خدا کے وقت کا انتظار کرنا کس قدر آسان ہے؟ یہ کیوں کر اہم بات ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

خداوند کی شکر گزاری کریں کہ وہ اپنے طریقہ سے ہمیں خدمت میں استعمال کرنا چاہتا ہے؟

خداوند کی شکر گزاری کریں ایسے لوگوں کے لئے جو آپ کی خدمت اور مسیح خداوند کے ساتھ چلنے میں آپ کے لئے روحانی تازگی اور ہمت افزائی کا باعث ہوئے؟☆۔خداوند سے فضل اور توفیق مانگیں تاکہ آپ اُس کے مقصد اور ارادے پر اپنی توجہ مرکوز رکھ سکیں۔خداوند سے ایسی قوت اور توانائی مانگیں تاکہ آپ بھی خدمت میں دوسروں کی ہمت بندھا سکیں اور اُن کے لئے تازگی کا باعث ہو سکیں۔

باب 42

سلام دُعا

رومیوں 16: 1-27

رومیوں کے خط کے آخری حصہ میں، پولس رسول اُن لوگوں کو سلام دُعا لکھتا ہے جن کو وہ کلیسیا میں جانتا تھا۔ پولس رسول اپنے واقف ایماندار ساتھیوں کو سلام دُعا لکھنے سے نہ صرف اس کلیسیا کے لئے اپنا اظہار محبت کرتا ہے بلکہ وہ ایک ایک ایماندار کے لئے بھی اپنی محبت اور توجہ کو ظاہر کرتا ہے۔

وہ کنخریہ کی کلیسیا سے تعلق رکھنے والی بہن فیبے کی تعریف کرنے سے اس حصے کا آغاز کرتا ہے۔ کنخریہ کرنتھس کے مشرق میں واقع تھا۔ کرنتھس میں بھی پولس رسول نے کچھ عرصہ خدمت کی تھی۔ جب پولس کرنتھس میں خدمت کرتا تھا تو بہن فیبے کی وہیں پولس رسول سے ملاقات ہوئی تھی۔ فیبے کنخریہ کی کلیسیا میں خادمہ (ڈیکن) تھی۔ یوں لگتا ہے کہ وہ روم کی طرف سفر کر رہی تھی۔ پولس رسول اس کے تعلق سے اچھے الفاظ استعمال کرتا ہے اور کلیسیا سے درخواست کرتا ہے کہ وہ بہن کنخریہ کو ایسے ہی قبول کریں یا اُس کا استقبال کریں جیسے خدا کے کسی خادم کو پرجوش انداز سے خوش آمدید کہا جاتا ہے۔ پولس رسول کلیسیا سے درخواست کرتا ہے کہ اس کی ہر ممکن مدد کی جائے اور جو چیزیں اُس کو خدا کے کام کو کرنے کے

لئے درکار ہیں دی جائیں۔ پولس رسول کلیسیا سے درخواست کرتا ہے کہ اس کا پورے طور پر خیال رکھا جائے کیونکہ شخصی طور پر وہ پولس کی بڑی معاون رہی تھی۔ (2آیت) اس کے ساتھ ہی پولس رسول اس بات کی بھی توقع کرتا ہے کہ بہن کنخریہ روم کی کلیسیا کے لئے باعث برکت ثابت ہو گی۔

اس کے بعد پولس رسول پرسکلہ اور اکولہ کو سلام دُعا بھیجتا ہے۔ یاد رہے کہ یہ جوڑا پولس رسول کا ہم خدمت تھا۔ ہم سب سے پہلے اعمال 18:18 میں اس جوڑے کا ذکر پڑھتے ہیں۔ پولس رسول خاص طور پر اس جوڑے کا مشکور تھا کیونکہ اُنہوں نے پولس رسول کے لئے اپنی جان نثار کر رکھی تھی۔ یہ جوڑا روم میں خدمت کر رہا تھا اور اُن کے گھر پر ہی کلیسیا فراہم ہوا کرتی تھی۔ (5آیت)

پولس رسول دوسرے بہت سے ایمانداروں کے ساتھ بھی رابطہ کرتا ہے جو اُس کے ہم خدمت تھے۔ وہ اپینتس کو بھی سلام بھیجتا ہے۔ جس نے آسیہ کے صوبہ میں سب سے پہلے خداوند کو قبول کیا تھا۔ وہ مریم کو بھی سلام بھیجتا ہے جو کہ روم کی کلیسیا کے لئے بڑی جانفشانی سے کام کر رہی تھی۔ (6آیت) وہ اندرنیکسؔ کو بھی سلام کہتا ہے جو نہ صرف اس کا رشتہ دار تھا بلکہ اس کے ساتھ قید بھی ہوا تھا۔ پولس رسول کے مطابق اندرنیکسؔ اور یونیاس سب رسولوں میں مقبول اور عزیز تھے۔ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے پولس رسول سے بھی پہلے خداوند کو قبول کر لیا تھا۔ (7آیت)

اس خط میں امپلیاطس کو بھی سلام لکھا جاتا ہے جس سے پولس خداوند میں محبت رکھتا تھا۔ پولس رسول استخس کو بھی یاد کرتا ہے جو کہ اُس کا عزیز دوست تھا۔ (9آیت) پولس رسول

کلیسیا سے کہتا ہے کہ وہ اُربانس کے گھرانے کو بھی سلام کہیں۔اس کے ساتھ اپلیس کو بھی سلام لکھا گیا جو کہ پولس رسول کا رشتہ دار تھا۔ اَرستُوبُلس کے گھرانے کو بھی سلام پہنچایا گیا۔ اسی طرح نرکسُس اور پیاری پرسس کے گھرانے کو بھی سلام لکھا گیا جو کہ خداوند میں بڑی جانفشانی اور محنت کرنے والی خاتون تھی۔ پولس رسول رُوفس کو بھی سلام کہتا ہے۔ ترُوفینہ اور ترُوفوسہ کو سلام بھیجتا ہے۔اس کے ساتھ ہی وہ رُوفس کی ماں کو بھی سلام کہتا ہے۔ جسے وہ اپنی ماں سمجھتا تھا۔ 14 اور 15 آیات میں دیگر لوگوں کو بھی سلام بھیجا گیا۔ یہاں پر کچھ اور لوگوں کے ناموں کی فہرست بھی دیکھنے کو ملتی ہے جنہیں پولس رسول نے سلام بھیجا۔ اس سے خط اور بھی شخصی نوعیت کا ہو گیا۔ پولس رسول اپنے ساتھیوں کے لئے اپنی محبت اور فکر کو ظاہر کرتا ہے۔

پولس رسول روم کے ایمانداروں سے کہتا ہے کہ وہ پاک بوسہ لے کر ایک دوسرے کو سلام کہیں۔ جب میں بحر ہند میں ری یونین کے جزیرہ پر رہتا تھا تو غیر ملکی یا اجنبی کے ساتھ مصافحہ کرنا ایک رواج تھا۔ اس کے برعکس، اگر ہم گھرانے کے رُکن یا قریبی دوست سے سلام دُعا لیتے تھے تو دونوں رُخساروں پر بوسہ لیا جاتا تھا۔ روم کے مسیحی بھی اسی طرح سے ایک دوسرے کے ساتھ سلام دُعا لیتے تھے کیونکہ وہ بھی ایک ہی روحانی گھرانے سے تعلق رکھتے تھے۔ سلام دُعا کے اس انداز سے مسیح میں اُن کے بندھن کی یاد تازہ ہو جاتی تھی۔ اس انداز سے خدا کے گھرانے میں اُن کی یگانگت کی بھی نمائندگی ہوتی تھی۔

16 آیت میں پولس رسول مسیح کی تمام کلیسیاؤں کی طرف سے سلام دُعا بھیجتا تھا۔ وہ اُن کی نمائندگی کرتے ہوئے روم کی کلیسیا سے بات چیت کرتا اور اُن کے لئے تمام کلیسیاؤں کی

محبت کو بیان کرتا ہے۔ اگرچہ وہ آپس میں کبھی بھی ملے نہیں تھے۔ تاہم مسیح کی محبت نے انہیں ایک دوسرے کے قریب کر دیا تھا۔ ہو سکتا ہے کہ آپ نے ایمانداروں کے ساتھ اس یگانگت کو محسوس کیا ہو گا۔ ایسے اوقات بھی ہوتے ہیں جب میں کسی ایماندار سے ملتا ہوں تو میں فوراً مسیح کی طرف سے ایک بندھن کی وجہ سے پیدا ہونے والے رشتہ کو محسوس کرتا ہوں۔

17 آیت میں، پولس رسول کلیسیا کو اُبھارتا ہے کہ وہ تفرقے ڈالنے والوں پر کڑی نظر رکھیں۔ دشمن کو مسیح کے بدن میں یگانگت کا علم ہے۔ وہ اس یگانگت کو ختم کرنے کے لئے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتا کیونکہ وہ کلیسیا جس میں تفرقہ پڑ جاتا ہے۔ خدمت کرنے کے قابل نہیں رہتی۔ یہ بے اتفاقی، شخصی اختلافات، تعلیمی اختلافات اور پرستش اور ستائش کرنے کے مختلف اندازوں اور طریقہ کار کے باعث پیدا ہوتی ہے۔ پولس رسول مسیح کی کلیسیا کو ایسے لوگوں سے دُور رہنے کی تنبیہ کرتا ہے جو مسیح کے بدن میں یگانگت کو برباد کرتے ہیں۔ وہ کلیسیا کو ابھارتا ہے کہ ایسی کلیسیا بنے جیسی کلیسیا خدا اسے بنانا چاہتا ہے۔

پولس رسول ہمیں تعلیم دیتا ہے کہ تفرقے ڈالنے والے لوگ خداوند کے کام کے تعلق سے فراخ دل نہیں ہوتے۔ بلکہ ایسے لوگوں کے دل خدا کے کام کے لئے بند ہو چکے ہوتے ہیں۔ وہ اپنے نقطہ نظر کو ہی درست سمجھتے ہیں۔ خداوند چاہتا ہے کہ ہم اُس پر توکل اور بھروسہ کریں نہ کہ طریقوں اور روایتوں پر ہمارا تکیہ اور بھروسہ ہو۔ اس کے برعکس، تفرقے ڈالنے والے لوگ مفاد پرست ہوتے ہیں۔ وہ اپنی دلچسپی کا کام کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو خدا کی راہنمائی اور مسیح کے بدن میں یگانگت کی بہ نسبت رسموں اور روایتوں کی بڑی فکر ہوتی ہے۔ پولس رسول روم کی کلیسیا کو نصیحت کرتا ہے کہ وہ ایسے لوگوں سے خبردار رہیں۔

پولس رسول کو ان اچھی باتوں کا بھی علم تھا جو روم کی کلیسیا کے بارے میں کہی جارہی تھیں۔ (19آیت) اگرچہ کلیسیا سچائی کی تابعداری میں زندگی بسر کررہی تھی، پولس رسول چاہتا تھا کہ وہ نیکی کے اعتبار سے دانش مند بنیں۔ نیکی کے اعتبار سے سمجھدار اور دانا ہوئے بغیر تابعداری ممکن ہے۔ لیکن اکثر ان دونوں باتوں میں امتیاز کرنا مشکل ہوتا ہے۔ رسولوں پر اکثر ایسی آزمائش آتی تھی کہ وہ ایسی خدمت کے میدان میں اُتر پڑیں جس کے تعلق سے ان کی زندگی میں کوئی واضح بلاہٹ نہیں تھی۔ ہر قسم کے مواقع خدا کی طرف سے نہیں ہوتے۔ پس لازم ہے کہ ہم خدا کی مرضی اور مقصد اور روزمرّہ زندگی میں اُس کے منصوبے کے تعلق سے امتیاز کرنے کے لئے حکمت کو استعمال کریں۔

مقدس پولس رسول روم کے ایمانداروں کو نصیحت کرتا ہے کہ وہ بدی کے اعتبار سے بالکل بھولے بن جائیں بالفاظ دیگر، جہاں تک گناہ کا تعلق ہے، اُنہیں اس سے منہ موڑ کر خداوند کے طالب ہونا تھا۔ پولس رسول روم کے ایمانداروں سے کہتا ہے کہ وہ ہر طرح کی بدی سے دُور بھاگیں۔ پولس رسول روم کے ایمانداروں کی ہمت افزائی کرتا ہے کہ خدا شیطان کو ان کے پاؤں تلے کچلوادے گا۔ روم حکومتی اور مذہبی سرگرمیوں کا ایک ایسا مرکز تھا جو مسیحیت کو بالکل بھی پسند نہیں کرتا تھا۔ شیطان کے زور میں، یہاں کی کلیسیا پر بڑے ظلم ڈھائے گئے۔ ایمانداروں کو ایذارسانی کا سامنا کرنا پڑا۔ پولس رسول نے نبوتی طور پر بتایا کہ وہ دن دور نہیں جب شیطان کو کچل دیا جائے گا۔ (20آیت) پولس رسول تیمتھیس کی طرف سے بھی سلام دعا بھیجتا ہے جو کہ اُس کا ہم خدمت تھا۔ وہ لوُکیس کی طرف سے بھی سلام دُعا لکھتا ہے۔ جیسن اور سوسپطرس کو بھی اس خط میں سلام لکھا گیا۔ 22ویں آیت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ

روم کی کلیسیا کے نام یہ خط پولس رسول نے اپنے ہاتھ سے نہیں لکھا تھا۔ بلکہ یہ خط پولس رسول نے ترطس سے لکھوایا تھا۔ 22 آیت میں ترتیُس کلیسیا کو اپنی طرف سے بھی سلام دعا لکھتا ہے۔ مزید سلام دعا 23 آیت میں بھی دیکھنے کو ملتا ہے جہاں پر گُیس کی طرف سے بھی کلیسیا کو سلام دعا بھیجا جاتا ہے۔ گُیس نے بھی پولس رسول کی بڑی مہمانداری کی تھی۔ اس کے بعد ارتُس، جوکہ کا بھائی ہے وہ بھی کلیسیا کو سلام دُعا بھیجتا ہے۔

پولس رسول آخری برکت کے ساتھ خط کو اختتام پذیر کرتا ہے۔ وہ کلیسیا کو خداوند یسوع کے سپرد کرتا ہے جو واحد ایسی ہستی ہے جو کلیسیا کی حفاظت اور نگہبانی کر سکتی ہے۔ صرف خداوند یسوع ہی کلیسیا کو ایمان میں مضبوط کر سکتا ہے۔ غور کریں کہ اُنہوں نے انجیل کے وسیلہ سے ایمان میں مضبوط ہونا تھا جو کہ برسوں سے پوشیدہ تھی۔ انجیل کی خوشخبری اگرچہ پہلے پوشیدہ تھی لیکن اب اُن پر ظاہر ہوگئی تھی۔ پولس رسول چاہتا تھا کہ وہ سچائی کی حقیقت کو سمجھیں، پہچانیں اور قبول کر کے اس کے مطابق اپنا طرزِ زندگی بنائیں۔ تاکہ خدا کے جلال کے لئے اُن کی روشنی دوسروں کے سامنے چمکے۔ وہ چاہتا تھا کہ وہ انجیل کی سچائی میں قائم اور ثابت قدم رہیں۔ تاکہ روزِ عدالت پاک لوگوں کے طور پر خدا کے سامنے کھڑے ہو سکیں۔ وہ چاہتا تھا کہ انجیل کا پیغام زمین کی سب قوموں تک پہنچے تاکہ بہت سے لوگ مسیح کو جانیں اور پہچانیں۔ آج بھی یہ ضرورت اپنی جگہ پر قائم ہے۔

چند غور طلب باتیں

☆۔ شخصی طور پر ہر ایک ایماندار کے لئے یہ حوالہ پولس کے دلی جذبات کے بارے میں ہمیں کیا سکھاتا ہے؟

☆۔اس حوالہ سے پولس رسول کے دوسرے کے ساتھ مل جل کر خدمت کرنے کے بارے میں کیا معلومات ملتی ہیں؟اکیلے خدمت کرنے کی کوشش کے تعلق سے یہ حوالہ ہمیں کیا سکھاتا ہے؟

☆۔یہ حوالہ مسیح کے بدن میں یگانگت کی اہمیت کے بارے میں کیا سکھاتا ہے؟

چند اہم دُعائیہ نکات

☆۔کیا مسیح کے بدن(کلیسیا) میں کچھ ایسے لوگ ہیں جنہیں آپ کو پیار کرنا مشکل لگتا ہے؟

☆۔ایسے لوگوں کے لئے کچھ دیر کے لئے دُعا کریں جو مسیح کے بدن میں تفرقہ ڈالنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔دُعا کریں کہ خدا اُنہیں اپنے بھائیوں اور بہنوں کے لئے محبت سے بھر دے۔

☆۔خداوند سے دُعا کریں کہ آپ کو اور زیادہ انجیل کی سچائی کے مطابق زندگی بسر کرنے کی توفیق بخشے۔خداوند سے اپنے اردگرد کے لوگوں تک انجیل کا پیغام لے کر جانے کی توفیق مانگیں۔

لائٹ ٹو مائے پاتھ بک ڈسٹری بیوشن۔ کینڈا

یہ تحریر کرنے اور تقسیم کرنے والی منسٹری ہے جو کہ ایشیا، لاطینی امریکہ اور افریقہ میں ضرورت مند مسیحی کارکنان تک کتابوں کے وسیلہ سے رسائی حاصل کر رہی ہے۔ ترقی پذیر ممالک میں بہت سے مسیحی ایماندار اور کارکنان ایسے ہیں جن کے پاس بائبل ٹریننگ حاصل کرنے یا مسیحی لٹریچر (کُتب) حاصل کرنے کے لئے مالی وسائل نہیں ہیں جس سے وہ اپنی خدمت میں آگے بڑھ سکیں یا شخصی طور پر اپنے لئے روحانی توانائی کا سامان مہیا کر سکیں۔ ایف۔ وین۔ میکلائیڈ ایکشن انٹرنیشنل منسٹری کا رُکن ہے۔ وہ اسی ہدف کے ساتھ کُتب تحریر کرتا ہے کہ دنیا بھر میں ضرورت مند پاسبانوں اور مسیحی کارکنان کے درمیان تقسیم کر سکے۔

آج کے دن تک ساٹھ سے زائد ممالک (بشمول پاکستان) مصنف کی دس ہزار سے زائد کُتب منادی، تعلیم دینے اور مقامی ایمانداروں کی شخصی حوصلہ افزائی کے ساتھ ساتھ سیمنارز اور دیگر پروگرامز میں بھی زیر استعمال ہیں۔ اب تک کئی ایک زبانوں میں کُتب کا ترجمہ ہو چکا ہے اور ہو بھی رہا ہے۔ مقصد اور نصیب العین یہی ہے کہ زیادہ سے زیادہ ایمانداروں کے لئے مصنف کی کتب کو دستیاب کیا جا سکے۔ لائٹ ٹو مائے پاتھ ایمان پر چلنے اور آگے بڑھنے والی خدمت ہے۔ ہم LTMP بک ڈسٹری بیوشن دُنیا بھر میں کتب کے تراجم، اشاعت اور تقسیم کے لئے مالی وسائل کی فراہمی کے لئے خدا پر توکل اور بھروسہ کرتے ہیں۔ آپ سے درخواست کی جاتی ہے کہ آپ کتب کے تراجم، اشاعت اور تقسیم کے لئے درکار مالی ضروریات کو اپنی شخصی اور اجتماعی دُعاؤں یں یاد رکھا کریں۔ خداوند آپ کو برکت دے۔ اگر آپ کسی بھی طور سے اس خدمت میں حصہ دار بننا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔

مترجم۔ عمانوایل داؤد